قواطع البشر

عن أنواع الشر

طبع في المطبع مفيد عام الكائن
في بلدة آگره في سنة ١٣٠٤
الهجرية

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی حمی حومۃ الکبائر بقوامع النصوص الزواجر ونوامیس عدلہ القویمۃ التی عن ان یلوبذلک الحمی اذا لم یخشوا من غضب الالہ ولم یسیروا الی سوابغ رحمتہ ورضاہ والصلوۃ والسلام علی سید رسلہ وخاتم انبیائہ ومصطفاہ وعلی آلہ وصحبہ وکل من نحا منحاہ **امابعد** عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دن ہم پاس رسول خدا صلعم کے بیٹھے تھے کہ ناگاہ ایک آدمی آیا جسکے کپڑے بہت سفید اور بال بہت سیاہ تھے اوسپر کوئی اثر سفر کا نظر نہین آتا تھا اور نہ ہم مین کوئی اوسکو پہچانتا تھا وہ حضرت کے پاس زانو سے زانو ملا کر بیٹھا اور اپنے ہاتھ گھٹنون پر رکھکر کہا ای محمد صلعم خبر دو مجھکو اسلام سے یعنی اسلام کیا چیز ہے فرمایا اسلام یہ ہے کہ گواہی دے تو اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد رسول ہین اللہ کے اور پڑھا کر تو نماز اور دیا کر زکوۃ اور روزہ رکھہ تو رمضان کا اور حج کر گھر کا اگر وہان تک تو راہ پا سکے اوسنے کہا تمنے سچ کہا ہمنے تعجب کیا کہ یہ شخص پوچھتا ہے اور پھر تصدیق کرتا ہے کہا خبر دو مجھکو ایمان سے یعنے وہ کیا چیز ہے فرمایا ایمان یہ ہے کہ یقین لائے تو اللہ پر اور اوسکے فرشتون اور کتابون اور رسولون اور دن آخرت پر اور تقدیر کے

خیر و شر پر کہا تمنے سچ کہا خبر دو مجکو احسان سے یعنی وہ کیا شئے ہے فرمایا احسان یہ ہے کہ عبادت کرے تو اللہ کی گویا تو اوسکو دیکھ رہا ہے اور اگر تو اوسکو نہین دیکھتا ہے تو وہ تجھے دیکھتا ہے الحدیث مسلم اس حدیث کے آخر مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے کہا اے عمر تو جانتا ہے یہ سائل کون تھا مینے کہا اللہ و رسول جانین فرمایا یہ جبرئیل ہین تمہارے پاس آئے تا کہ تمہین تمہارا دین سکھلائین انتہی اس حدیث کو اہل حدیث حدیث جبرئیل علیہ السلام کہتے ہین یہ حدیث دلیل قاطع و برہان ساطع ہے اس بات پر کہ ملت اسلامیہ عبارت ہے درستی سے اِن تین چیزون کی انمین سے اگر ایک شئے بھی فوت ہو جاویگی تو انسان مسلمان نہوگا پھر جب یہ تینون چیزین کسی شخص مین جمع ہون تو اوسپر واسطے ابقاء اسلام کے بچنا اضداد سے اِن چیزون کے بھی واجب ہے کیونکہ اگر وہ اضداد اسلام و ایمان و احسان سے نہ بچیگا تو اصل ملت مین خلل و نقصان پیدا ہوگا اسلام کی ضد کفر ہے توحید کی ضد شرک ہے ایمان کی ضد انکار رسالت و یوم آخر و انکار خیر و شر قدر وغیرہ ہے احسان کی ضد ریا و سمعہ ہے اسلام عبارت ہے اعمال صالحہ سے ایمان عبارت ہے تصدیق قلبی و اقرار لسانی سے احسان عبارت ہے اخلاص نیت و عمل صواب سے پھر گناہ اگر ان تینون چیزون کو بگاڑ دیتے ہین ان تینون چیزونکی رونق اور حسن عاقبت جب ہی ہوتی ہے کہ بعد قبول و التزام ان ہر سہ شئے کے گناہون سے بچتا رہے عبادت و مناجات سے لذت اوٹھالے جو شخص گناہو نمین پھنسا رہتا ہے اوسکو کچھ مزہ طاعت کا نہین ملتا ہے اگر ایمان صحیح رہا اور بعد عذاب و عقاب کے آگ سے نجات پاکر بہشت مین بھی گیا تو بھی وہی بات رہی جو کسی شخص غیور تجربہ کار نے کہی ہے بہشتی کہ

باین سوائی دست بہم دہد بتر از دوزخ ست ؎

کسے کز لذت طاعت بود محروم مسن ضامن		کہ بگذارند در جنت و لیکن با داغ حرمانش

اسلئے ہر مسلمان مومن محسن پر واجب ہے کہ جسطرح حسنات کو معلوم کرے اوسی طرح سئیات کا بھی عالم ہو جائے کیونکہ جسطرح بدون معلوم کرنے حسنات کے درستی عبادت کی نہین کر سکتا ہے جس سے جنت ملتی ہے اسیطرح بغیر دریافت کرنے سئیات کے معاصی سے بچ نہین سکتا جس سے

مستحق جہنم کا ہوتا ہے سو واسطے بیان کبائر باطنہ یعنی ذنوب قلوب کی قبل اس کے مین نے رسالہ
قوامع الانسان عن اتباع خطوات الشیطان لکہا ہے اوسمین گنتی اون کبائر کی ۷۰ کبیرہ تک
پہنچی ہے اب اس رسالہ مین کہ گویا دوسرا حصہ کبائر ظاہرہ کا ہے بیان بقیہ کبائر صوریہ یعنی افعال
جوارح کا کیا جاتا ہے انکی گنتی چارسو ایک کبیرہ تک پہنچتی ہے یہ کبائر اگرچہ رتبہ مین کبائر باطنہ سے
کم مین واسطے کہ ان کبائر کے کرنے سے فسق و ظلم ثابت ہوتا ہے لہذا وہ کبائر حسیات کو کہا جاتے ہین
لکن یہ کبائر بہی فی نفسہ ایسے بڑے ہین کہ ذکر انکا ہمراہ شرک و کفر کے آیا ہے عبد اللہ بن عمر کہتے
ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کبائر یہ ہین اشراک باللہ عقوق والدین قتل النفس یمین غموس رواہ
البخاری روایت متفق علیہ ہین ایک سے یمین غموس کے شہادت زور آئی ہے ابوہریرہ کا
لفظ یہ ہے تم بچو سات موبقات سے کہا وہ کیا ہین فرمایا شرک باللہ سحر اکل ربا اکل مال یتیم تولی یوم الزحف
کے قذف کرنا محصنات مومنات غافلات کو متفق علیہ یہ حدیثین دلیل ہین اسبات پر کہ خطرہ ان معاصی
کا بہی بہت بڑا ہے اسلئے کہ حضرت نے انکو ہمراہ اشراک باللہ کے ذکر کیا ہے پہر بعض کبائر ایسے
بہی ہین کہ وہ سرحد کفر تک پہنچا دیتے ہین اگرچہ مذہب اہل سنت کا یہ ہے کہ مرتکب کبیرہ کا فر نہین ہوتا ہے
لکن کبیرہ کبیرہ مین فرق ہے کبہی بعض اعمال کفر کو بہی کبیرہ بولتے ہین سو ایسا کبیرہ اگر ایمان کو کہو دے تو
کیا دور ہے عیاذا باللہ اس جگہ مقصود ہمارا یہ ہے کہ ہم کبائر ظاہرہ کو گن کر ترتیب وار ابواب فقہ
پر نہایت اختصار کے ساتہ ذکر کرین جو بندہ نے رسالہ اولی مین وقت شمار کرنے کبائر باطنہ کے کیا تہا
اور نا طول اسمین نہ دین اسلئے کہ وہ تعداد مین کمتر تہے اور یہ گنتی مین بیشتر ہین کہان چہیاسٹہ کبائر
اور کہان چارسو ایک کبائر یہی تفصیل انکی سو وہ کتاب زواجر پر محول ہے بہر حال واسطے اجتناب
کرنیکے معاصی سے یہ بہی غنیمت ہے کہ علم اجمالی کل سیئات کا مع نام ونشان ومقام کے معلوم ہو جاوے
اس رسالہ کا نام قواطع البشر عن انواع الشر رکہا گیا ہے رسالہ اولی مین اختلاف اقوال کا بابت حد
کبیرہ و تعداد کبائر مذکور ہو چکا ہے اس جگہ بحوالہ اسامی اہل علم پہر کلام حد و تعداد مذکور پر اختصار آ
کیا جاتا ہے کیونکہ بغیر معلوم ہوتے صفت و عدد کبائر کے حقیقت معاصی کی ظاہر نہین ہو سکتی ہے

فرق صغیرہ وکبیرہ کا دریافت نہین ہو سکتا ہے اسلئے یہان مقدمہ مین تعریف وتعدید کبائر کی لکھی گئی بعدہ ابواب فقہ پر ضبط کبائر کا کیا گیا ہی خاتمہ کتاب کو فضائل ومتعلقات توبہ پر تمام کیا گیا ہے و للہ الحمد آج ۱۸ صفر روز دوشنبہ ۱۳۰۳ ہجری کو لکھنا اس رسالہ کا شروع کیا ہے رب یسر وتمم بالخیر وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

مقدمہ ایک جماعت اہل علم نے کہا ہے کہ گناہون مین کوئی سا گناہ بھی صغیرہ نہین ہے سارے معاصی کبیرہ ہین صغیرہ اسلئے کہتے ہین کہ دوسرا گناہ اوس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے ابن فورک نے اپنی تفسیر مین اسی قول کو اختیار کیا ہے اور آیت ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ کی تاویل خلاف ظاہر تنزیل کی ہے استاد ابو اسحق اسفراینی اور قاضی ابوبکر باقلانی وامام الحرمین کا قول کتاب ارشاد مین وابن قشیری کا قول کتاب مرشد مین اور اشاعرہ کا قول نزدیک ابن فورک کے بھی یہی ہے کہ سارے معاصی کبائر ہوتے ہین تقی الدین سبکی نے اسپر اتفاق شافعیہ کا نقل کیا ہے مگر جمہور علما کا یہ قول ہے کہ گناہ دو طرح کے ہین ایک صغیرہ دوسرے کبیرہ جمہور کی دلیل یہ ہے کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اس آیت مین ذنوب وآثام وسیئات کے تین مرتبہ بتلائے ہین بعض معاصی کو فسق ٹھیرایا ہے نہ بعض کو یہ دلیل ہے تقسیم پر دوسری آیت مین کہا ہے الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم اس سے معلوم ہوا کہ لمم صغائر ہوتے ہین اسی طرح حدیث مین بھی آیا ہے کہ کبائر سات ہین یا نو یا زیادہ اگر سارے گناہ کبائر ہوتے تو حاجت تخصیص بعض ذنوب کی ساتھہ کبیرہ ہونیکے کیا تھی غرضکہ جسکا مفسدہ بڑا ہے وہ کبیرہ ہے اور جسکا فساد کم ہے وہ صغیرہ ہے یہ آیت ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیئاتکم دلیل صریح ہے اس بات پر کہ گناہ دو طرح کے ہوتے ہین ایک کبائر دوسرے صغائر اسی لئے غزالی نے کہا ہے لا یلیق انکار الفرق بین الکبائر والصغائر وقد عرفا من مدارک الشرع

ف حد کبیرہ مین اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہوتا ہے جسکے مرتکب پر بالخصوص کوئی وعید شدید بنص کتاب و سنت آئی ہو یہ قول رو مند کا ہے دوسرا قول یہ ہے کہ جس معصیت پر حد واجب ہے وہ کبیرہ ہوتی ہے

یہ قول بغوی کا ہے رافعی نے کہا یہ حد اونکی حد سے اصح ہے اگرچہ میل علما کا طرف ترجیح قول اول کے ہے صاحب حاوی صغیر نے جزم کیا ہے رجحان قول اول کا اذرعی نے کہا ہے قول ثانی کو ترجیح کمال شباہت ہے تیسرا قول یہ ہے کہ جس چیز کی تحریم پر اللہ نے قرآن میں نص کی ہے یا اسکی جنس میں حد واجب آتی ہے یا وہ کام مخالف اجماع کے ہے وہ کبیرہ ہے چوتھا قول یہ ہے کہ جس گناہ میں گناہ کرنے والا کم بیچے پروائی کرتا ہے تو وہ کبیرہ ہے اس قول کو ابن قشیری نے مرشد میں اور سبکی نے اختیار کیا ہے برماوی نے کہا ہے متاخرین نے اسکو ترجیح دی ہے بعض محققین نے لکھا ہے یہ قول جامع جملہ تعریف ہے پانچواں قول یہ ہے جس گناہ سے حد واجب آوے یا وعید مترتب ہو وہ کبیرہ ہے اسکو ماوردی نے حاوی میں ذکر کیا ہے چھٹا قول یہ ہے کہ جو چیز لعینہ حرام اور فی نفسہ منہی ہو وہ کبیرہ ہے یہ قول حلیمی کا ہے وہ کہتے ہیں کوئی گناہ ایسا نہیں جسمیں صغیرہ کبیرہ نہو جبر کفر کے کہ وہ اکبر کبائر ہے وہاں کوئی نوع صغیرہ کی نہیں ہے ساتواں قول یہ ہے کہ کبیرہ وہ فعل ہے جسکو قرآن میں حرام کہا ہے یعنی بلفظ تحریم اور وہ چار چیزیں ہیں جیسے گوشت خوک اکل یتیم وغیرہ لیکن یہ حصر ممنوع ہے آٹھواں قول یہ ہے کہ کبیرہ کی کوئی حد حاصر نہیں ہے بلکہ اللہ نے اوسکو مخفی رکھا ہے تاکہ لوگ ہر گناہ منہی عنہ سے بچتے رہیں ایسا نہو کہ صغائر میں گھس پڑیں واحدی کا قول یہی ہے مگر یہ بات کچھ ٹھیک نہیں پڑتی کبیرہ کے لئے حد معلوم ہے نواں قول حسن و ابن جبیر و مجاہد و ضحاک کا ہے کہ کل ذنب اوعد فاعلہ بالنار یعنی جس گناہ پر فاعل کے لئے وعدہ آگ کا ہے وہ کبیرہ ہے دسواں قول ابن عبد السلام کا یہ ہے کہ مفسدۂ گناہ کو مفاسد کبائر منصوصہ پر عرض کرے اگر اوسے کم نکلے تو وہ صغیرہ ہے ورنہ کبیرہ ہے لیکن اذرعی نے اسپر اعتراض کیا ہے گیارہواں قول ابن الصلاح کا ہے جسکو جلال بلقینی سے نقل کیا ہے کہ جو گناہ اتنا بڑا ہو کہ اوسپر اطلاق کبیرہ کا ہو سکے وہ کبیرہ ہے اوسکی کچھ علامتیں ہیں جیسے ایجاب حد و وعید نار و وصف فاعل بہ فسق و لعن ابن عباس نے کہا ہے الکبائر کل ذنب ختمہ اللہ بنار او غضب او لعنۃ او عذاب رواہ ابن جریر ابن حجر مکی زواجر میں کہتے ہیں کہ معقود ان ساری حدود سے فقط تقریب ہے نہ

یہ حدود جامع منہین ہین وکیف یمکن ضبط ما لا طمع فی ضبطه ف تعداد کبائر مین اختلاف ہے ابن عباس اور ایک جماعت نے کہا ہے کبائر وہ ہین جنکا ذکر اول سورۂ نسا مین آیا ہے بعض نے کہا کبائر سات ہین بدلیل خبر صحیحین اجتنبوا السبع الموبقات لکن اسمین کوئی دلیل حصر کبائر پر نہین ہے اگرچہ علیؓ وعطا وعبید اسی کے قائل ہین کسی نے کہا پندرہ ہین کسی نے کہا چودہ ہین کسی نے کہا چار ہین ابن مسعود نے کہا تین ہین دوسرا قول انکا یہ ہے کہ دس ہین ابن عباس نے کہا ستر ہین سعید بن جبیر نے کہا سات سو ہین یعنے باعتبار اصناف انواع کے دیلمی نے کہا ہے اپنی تالیف مین بڑی کوشش سے اونکو گنا تو چالیس سے زیادہ پایا شیخ الاسلام علائی نے اس باب مین ایک جزء لکھا ہے وہ افعال جنکو حدیث مین کبیرہ کہا ہے اونکو یکجا گنا ہے وہ سب پچیس ۲۵ ہین پھر کہا ھی مجموع ما فی الاحادیث منصوصا علیه انه کبیرة لکن زواجر مین کچھ اور بھی منصوصات بڑھا کر تنیس کبیرہ گنے ہین اور جن حدیثون سے علائی نے استدلال کیا ہے اونکو ذکر کیا ہے ابو طالب مکی نے کہا ہے کبائر سترہ ہین اسکے بعد زواجر مین بیان تحذیر کا معاصی صغیر وکبیر سے بذکر احادیث کیا ہے پھر یہ کہا ہے کہ بڑا زاجر ذنوب سے خوف اللہ کا اور ڈر اوسکے انتقام وسطوت کا اور حذر اوسکے عقاب وغضب وبطش سے ہے فلیحذر الذین یخالفون عن امره ان تصیبھم فتنة او یصیبھم عذاب الیم وباللہ التوفیق

کتاب الطہارۃ

باب برتنون کا

فصل کھانا پینا ظروف زر وسیم مین گناہ کبیرہ ہے

حدیث ام سلمہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے جو شخص کھاتا پیتا ہے برتنون مین سونے چاندی کے

وہ اپنے پیٹ مین آگ جہنم کی بھرتا ہے رواہ مسلم وابن ماجة طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ جو
کرتو پھر ڈالے نسائی کا لفظ انس سے یہ ہے کہ نہی کی ہے اکل وشرب سے ظروف زر وسیم مین اور
نہی مین تحریم ہوتی ہے یہ تحریم مرد عورت دونون پر یکسان ہے صلاح الدین علائی نے اسکو کبیرہ
کہا ہے جلال بلقینی بھی اسکے قائل ہین لیکن اذرعی وجمہور کہتے ہین صغیرہ ہے قول اول اولی
وارجح ہے زواجر مین کہا ہے کہ ذکر کھانے پینے کا اس حدیث مین مثال ہے ورنہ سائر وجوہ استعمال
کے ملحق ہین ساتھ اوسکے اور مراد برتن سے ہر وہ چیز ہے جسکو واسطے کسی استعمال کے بنایا
ہے اس صورت مین سلائی سرمہ کی اور سرمہ دانی اور خلال اور سلائی کان کے میل نکالنے کی
بھی اسی حکم مین داخل رہیگی انتہی پھر مسائل متفرقہ فقہ ذکر کئے ہین لیکن اہل حدیث کا یہ مختار ہے
کہ استعمال زر وسیم کا اکل وشرب مین منع ہے نہ ہر شئے مین اسکی تفصیل روضہ ندیہ مین لکھی گئی ہے
اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین بھی مذکور ہے **ف** حیلہ استعمال ظروف نقدین کا یہ
بنایا ہے کہ اوسمین سے چیز کو دست چپ یا دوسرے ظرف مین لیکر پھر دست راست سے استعمال
مین لاوے کیونکہ اسکو عرف مین استعمال ظرف نقد نہین کہتے ہین سو یہ حیلہ اگرچہ حرمت مباشرت
استعمال ظرف سے مانع ہے لیکن حرمت استعمال وضع مظروف سے ظرف مین اور حرمت اتخاذ ظرف
کے لئے کافی نہین ہے زواجر مین کہا ہے فتامل ذلک فانه مهم وربما یتوهم من کلام
نفع هذه الحیلة فی الاکل انتهی مین کہتا ہون کہ یہ حیلہ بالکل لغو ہے اسلئے کہ جب ایک
ہاتھ مین لیکر دوسرے ہاتھ پر اوسمین سے کوئی چیز رکھی تو استعمال ظرف کا ہوگیا تا آنکہ خود اوسکے
اندر نہ کھایا نہ اوس سے کچھ پیا اس سے کیا ہوتا ہے اصح قول اس باب مین وہی قول اہل حدیث
کا ہے واللہ اعلم

باب بھول جانا کسی حرف یا آیت قرآن کا گناہ کبیرہ ہے

حدیث انس مین مرفوعًا آیا ہے دکھائے گئے مجھکو گناہ میری امت کے نہین دیکھا مین نے کوئی

گناہ بڑا اس سے کہ ایک آدمی کو کوئی سورت یا آیت قرآن کی دیگئی ہو پہر وہ اوسکو بھول جائے رواہ
الترمذی والنسائی لکن ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے نووی نے اوس کے اسناد کو
ضعیف بتایا ہے مراد ضعف سے انقطاع ہے نہ ضعف راوی اور مطلب راوی اکثر ارسال کرتا ہے
اور سند ابو داؤد مین یزید راوی ضعیف ہے ابن عدی نے اوسکو شیعۂ اہل کوفہ سے گنا ہے ابو داؤد
کا لفظ سعد بن عبادہ سے یہ ہے نہین ہے کوئی آدمی جو قرآن پڑھتا ہو پہر اوسکو بہول جائے مگر ملیگا وہ
اللہ سے دن قیامت کو اجذم ہوکر معلوم ہوا کہ نسیان قرآن کا گناہ کبیرہ ہے رافعی اسی طرف گئے
ہین علائی نے نووی سے نقل کیا ہے اختیار ہی ان نسیان القرآن من الکبائر لحدیث فیہ
انتہی اجذم کہتے ہین دست بریدہ کو قالہ ابو عبید ابن قتیبہ نے کہا ہے اجذم یہان بہ معنے
مجذوم ہے ابن الاعرابی نے کہا ہے اجذم کے یہ معنی ہین کہ نہ اوسکے لئے کوئی حجت ہو اور نہ اوس مین
کوئی خیر اسی طرح سوید بن غفلہ نے بہی کہا ہے بلقینی و زرکشی کہتے ہین مراد وہ نسیان ہے جو تکاسل
و تہاون سے ہو ابو شامہ شیخ نووی و تلمیذ ابن الصلاح کہتے ہین مراد نسیان سے ترک عمل ہے قرآن
کی شان دن قیامت کو دو طرح ہوگی ایک یہ کہ وہ شفیع ہوگا واسطے اوس قاری کے جسنے عمل
کرنا اوسپر فراموش نہین کیا ہے دوسرے شاکی ہوگا ناسی کا جسنے تہاون کیا ساتھ اوسکے اور
اوسپر عمل نہ کیا ایک تہاون یہ ہے کہ تلاوت کرنا بھول گیا ہے ف ـــ قرطبی نے کہا کوئی
کہے حفظ جمیع قرآن کا کچھ واجب نہین ہے تو پہر تغافل حفظ پر کیا ذم ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ
جو قرآن کو جمع کرتا ہے وہ اپنی ذات و قوم مین عالی رتبہ ہوجاتا ہے اور جو اوسکو حفظ کرلیتا ہے اوسکے
دونون پہلو مین نبوت مندرج کردیجاتی ہے اوسکو اہل اللہ اور خاصۂ خدا کہتے ہین سو جب رتبہ
ٹہیر الثواب لغایۃ عقوبت مناسب ہوئی انتہی ❊

فصل جھگڑنا و حجت کرنا قرآن مین اور آیا واسطے طلب شہرہ و غلبہ کے کبیرہ ہے

حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے تم مجادلہ نکرو قرآن مین کیونکہ جدال کرنا اوسمین کفر ہے رواہ الطیالسی

والبیہقی ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ جدال کرنا قرآن میں کفر ہے رواہ الحاکم ابوداود کا
لفظ یہ ہے المراء فی القرآن کفر بچرجری کا لفظ ابوسعید سے یہ ہے کہ منی زبانی ہے جدال سے قرآن
مین ابن عمرو کا لفظ یہ ہے چھوڑ دو تم جھگڑا قرآن مین مت اگلی امتوں پر لعنت ہوئی یہان تک کہ وہ
مختلف ہوئے قرآن مین بیشک جھگڑا قرآن مین کفر ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ تم ممارات کرو قرآن
مین بیشک مراء قرآن مین کفر ہے اس باب مین اور بہت سی حدیثین آئی ہین **ف** ـــ نووی نے
مین کہا ہے بیٹے نہین دیکھا کہ کسی نے اسکو کبیرہ گناہو مراء فی القرآن کا نام کفر رکھنا
دلیل ظاہر ہے اسکے کبیرہ ہونے پر حدیث بخاری مین آیا ہے ابغض الرجال عند اللہ الالد
الخصم یعنی بڑا دشمن خدا کا وہ شخص ہے جو بڑا جھگڑالو ہو سو جبکہ مطلق خصومت کا یہ حکم ہے
تو مخاصم فی القرآن بالاولیٰ صاحب کبیرہ ٹھیریگا جدال و مراء قرآن مین اگر موڈی طرف اعتقاد
ناقص حقیقی یا اختلال نظم کی ہے تو کفر حقیقی ہے اور اگر لوگون کو وہم مین ڈالنا ہے یا کسی
شبہ مین پھانسنا تو کبیرہ غلیظہ ہے گو کفر نہو **حکایت** ایک شخص نے اس آیت کا
سوال کیا تھا فاقبل بعضہم علی بعض یتساءلون مع **قولہ تعالیٰ** فلا انساب بینہم
ولا یتساءلون اور اس آیت کا **قولہ تعالیٰ** الیوم نختم علی افواہہم وتکلمنا ایدیہم
وتشہد ارجلہم مع **قولہ تعالیٰ** یوم تشہد علیہم السنتہم وایدیہم وارجلہم
وقولہ تعالیٰ ھذا یوم لا ینطقون عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو مار پیٹ کر مدینہ سے
نکال دیا حالانکہ یہ ایک ادنی شبہ تھا اسلیے کہ اونکو یہ خوف ہوا کہ کہین یہ دروازہ مراء و جدال کا
کتاب اللہ مین کھل نہ جائے اور لوگ قرآن منزہ مکرم مین اعتقاد کسی نقص کا کرنے لگین ه

سرچشمہ باید گرفتن بمیل	چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل

ف ـــ روایات محمول ہین اختلاف احوال ہو واقف عرصات پر کہ کسی جگہ ایسا ہوگا اور کسی
جگہ ویسا ہر حال جدال قرآن مین یا تو کفر ہے یا کبیرہ ہے انتہی حدیث کا لفظ تو یہی ہے کہ کفر ہے
یعنی جبکہ بارادہ قہر و غلبہ و اباحت بدعت ہو **ف** ـــ حدیث مین آیا ہے جسنے قرآن پڑھا اسلئے

کہ لوگون کا مال کہاسٔے وہ آویگا دن قیامت کو اوسکا منھہ ایک استخوان بے گوشت ہوگا رواہ البیہقی
ابی ابن کعب نے ایک آدمی کو قرآن سکہایا تہا اوسنے تحفہ مین ایک کمان انکو بہیجی انہون نے حضرت
سے پوچہا فرمایا اگر تو اوسکو لیتا تو ایک کمان آگ کی لیتا رواہ البیہقی وضعفہ ابو نعیم کا لفظ یہ
ہے جسنے قرآن پر اُجرت لی اوسنے اپنی نیکیان دنیا مین جلد لے لین قرآن اوس سے دن قیامت
کو حجت کریگا ایک جماعت نے مطابق ظاہر ان احادیث کی استیجار کو تعلیم قرآن کے لئے حرام
کہا ہے اور اکثر نے جائز کہا ہے بدلیل حدیث ان احق ما اخذ تم علیہ اجرا کتاب اللہ

باب قضا کرنا حاجت کا راہ مین گناہ کبیرہ ہے

ابو ہریرہ مرفوعًا کہتے ہین جسنے ڈالا پاخانہ اپنا راہ پر مسلمانون کے اوسپر لعنت ہے اللہ اور
فرشتون اور سارے لوگون کی رواہ الطبرانی والبیہقی بسند رواتہ ثقات الا
محمد بن عمرو الانصاری طبرانی کا لفظ بسند حسن یہ ہے جسنے ایذا دی مسلمانون کو اونکی
راہون مین واجب ہوئی اوسپر لعنت اونکی خطیب کا لفظ یہ ہے جسنے پاخانہ پہیر کنارہ نہر
پر جہان وضو کیا جاتا ہے یا پانی پیا جاتا ہے اوسپر لعنت ہے اللہ و ملائکہ و سارے آدمیون کی احمد
کا لفظ یہ ہے بچو تم تین ملاعن سے پاخانہ پہرنا نیچے سایہ کے یا راہ مین یا مجمع آب مین مسلم مین ذکر
دو لاعنین کا آیا ہے ایک تخلی کرنا طریق مین دوسرے سایہ مین **ف** لعن کا آنا علامت ہے
کبیرہ ہونے کی لکن ائمہ شافعیہ کہتے ہین کہ چونکہ حدیث اول ضعیف ہے اسلئے اصح یہ ہے کہ یہ فعل
مکروہ ہے یعنی حرام انتہی مگر حدیث مسلم کی صحیح ہے اس وجہ سے اوسکا کبیرہ ہونا ارجح ٹہیر یگا

فصل پرہیز نکرنا پیشاب سے بدن یا کپڑے مین گناہ کبیرہ ہے

صحیحین مین آیا ہے کہ حضرت کا گذر دو قبر پر ہوا اونکو عذاب کیا جاتا تہا فرمایا انمین ایک
چغلخور تہا دوسرا پیشاب سے پرہیز نکرتا تہا دوسری حدیث مین آیا ہے عامہ عذاب قبر

بول سے ہوتا ہے اسکی سند لا بأس بہ ہے تیسری حدیث کا لفظ یہ ہے اکثر عذاب قبر کا بول سے
ہوتا ہے چوتھی حدیث مین آیا ہے کہ پیشاب سے پہلا حساب بندہ کا قبر مین بابت اسی بول
کے ہوگا ف ـــــ ان حدیثون مین تصریح ہے اس بات کی کہ عدم تنزہ بول سے کبیرہ ہے
ایک جماعت شافعیہ نے اسکی تصریح کی ہے سب سے سابق اس باب مین بخاری ہین
انھون نے ترجمہ باب کا یون لکھا ہے باب من الکبائر ان لا یستتر من البول سو جبکہ
حکم بول کا یہ ہے تو عدم تنزہ فنا لگے سے اولی کبیرہ ٹھیریگا اسلیئے انسان کو فعل فائط مین مبالغہ
کرنا متعین ہے قدرے استنجا کرے تاکہ جو نجاست تھنا مین شرح حلقہ دبر مین ہو وہ
دہل جاوے اکثر لوگ جو استنجا نہین کرتے ہین اور محل کو اچھی طرح نہین دہوتے وہ
نماز بحالت نجاست پڑہتے ہین حکایت ائمہ نے کہا ہے کہ ابن ابی زید مالکی کو خواب
مین دیکھا پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا کہا کس بات پر کہا میننے اپنے
رسالہ مین بذیل باب الاستنجا یہ لکھا تھا وان یسترخی قلیلا انتہی سب سے پہلے یہ
بات انہین نے لکھی تھی انسان جب اپنے ارخا کا قصد کرتا ہے تو تھنا حیف و تحتی فم دبر
مین پانی پہنچ جاتا ہے اور تنقیہ کامل ہو جاتا ہے بخلاف اوس عمل کے جو بدون اسی ارخا
کے کیا جاتا ہے ؀

باب وضو کا

ترک کرنا کسی شئے کا واجبات وضو سے گناہ کبیرہ ہے حدیث مین آیا ہے جسنے خلال نکیا
اپنی انگلیون کا پانی سے تو خلال کریگا اللہ اوسکو دن قیامت کے آگ سے رواہ الطبرانی
فی الکبیر صحیحین مین ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً آیا ہے ویل للاعقاب من النار دوسرا لفظ یہ ہے
ویل للعراقیب من النار احمد کا لفظ یہ ہے حضرت نے نماز مین سورہ روم پڑھی کچھ شبہہ
لگا فرمایا شیطان نے مجکو شبہہ لگا دیا قرات مین بسبب اون لوگون کے جو آتے ہین نماز کو

بغیر وضو کے تم جب نماز کو آؤ تو اچھی طرح وضو کرو اسکی سند صحیح ہے ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے تمام نہین ہوتی نماز کسیکی جب تک کہ وہ اچھی طرح وضو نکرے جسطرح کہ اللہ نے حکم دیا ہے الحدیث رواہ بسند جید حدیث طبرانی مین بسند لا باس بہ مرفوعاً آیا ہے تخلیل وضو کی یہی مضمضہ و استنشاق ہے اور خلال کرنا ہے اونگلیو نمین اور تخلیل طعام کے صاف کرنا ہے منہہ کا کوئی شئے دونون فرشتون پر اس سے زیادہ سخت تر نہین ہے کہ وہ درمیان دانتون کے کوئی طعام دیکہین اور وہ کہڑا نماز پڑہتا ہو ف ـــــ ان حدیثون سے وعید شدید تارک غسل دست وپا پر مستفاد ہوتی ہے تقبیر واجبات وضو کا اسی پر قیاس کیا گیا ہے مجہسے پہلے اسکو کسی نے کبیرہ نہین گنا انتہی +

باب نہانے کا خشک رہنا بعض بدن کا غسل جنابت مین گناہ کبیرہ ہے

علی مرتضی مرفوعاً کہتے ہین جسنے چہوڑی جگہہ ایک بال کی اپنے بدن مین جنابت سے اوسکے ساتھ آگ مین ایسا اور ایسا کیا جائیگا علی کہتے ہین اسیلئے مین اپنے موی سر کا دشمن ہون اور وہ اپنے بال کاٹ ڈالتے تھے یعنی سر منڈواتے تھے رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجۃ وابن ابی شیبۃ ابن جریر کا لفظ مرفوعاً وموقوفاً یہ ہے ہر بال کے نیچے ناپاکی ہے بیہقی نے مرسلاً وابن جریر نے موصولاً اتنا اور زیادہ کیا ہے تم تر کرو بال کو صاف کرو کہال کو احمد کا لفظ یہ ہے ابی عائشہ ہر بال پر جنابت ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے ڈرو تم اللہ سے اور اچھی طرح نہاؤ یہ امانت تمپر لادی گئی ہے یہ سریرت تمہارے پاس امانت رکہی گئی ہے ف ـــــ اول حدیث وعید شدید ہے اور اس سے کبیرہ ہونا اسکا ظاہر ہوتا ہے خصوصاً اسوجہ سے کہ ترک غسل مستلزم ہے ترک نماز کو



فصل ننگا ہونا بلا ضرورت نگے اور داخل ہونا حمام میں بغیر ازار کے گناہ کبیرہ ہے

حدیث ابن ماجہ مین آیا ہے باتین نکرین دو آدمی وقت پاخانہ پھرنیکے کہ ہر ایک دوسرے کے ستر کو دیکھتا ہو کیونکہ اللہ اس حرکت پر اونکو دشمن رکھتا ہے ابن السکن و ابن قطان کا لفظ یہ ہے جب پاخانہ پھرین دو آدمی تو ہر ایک دوسرے سے چھپ جاوے تیسری حدیث مین آیا ہے ننگا در کھو اپنے ستر کو مگر اپنی جورو اور لونڈی سے کہا اگر بعض لوگ بعض مین ہون یعنے مجمع ہو فرمایا اگر تجھسے بن سکے کہ کوئی تیرے ستر کو نہ دیکھے تو تو مت دکھا کہا بہلا اگر اکیلا ہو فرمایا اللہ احق ہے نسبت لوگون کے کہ اوس سے شرم کرین رواہ احمد و اھل السنن الاربعۃ چوتھی حدیث کا لفظ یہ ہے اللہ پردہ دار ہے حیا و ستر کو دوست رکھتا ہے تم مین جب کوئی نہائے تو چھپ جائے رواہ احمد و ابی داؤد و النسائی جابر بن صخر نے کہا ہے ہم منع کیے گئے ہین کہ کوئی ہمارا ستر دیکھے رواہ الحاکم طبرانی کا لفظ ابن عباس سے یہ ہے مجکو منع کی گئی ہے کہ مین برہنہ چلون ترمذی کا لفظ یہ ہے دور رہو تم برہنگی سے تمہارے ساتھ وہ ہے جو جدا نہین ہوتا تمسے مگر وقت پاخانہ پھرنے کے اور وقت جانے مرد کے پاس اپنی بی بی کے سو تم اون سے شرم کرو اور اونکا اکرام رکھو **حکایت** ابن جریج نے کہا مجکو یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آئے ایک مزدور ننگا نہا تا تھا فرمایا مین دیکھتا ہون کہ تجکو خدا سے شرم نہین آتی ہے تو اپنی مزدوری لے اور جا رواہ عبد الرزاق نسائی و ترمذی و حاکم کا لفظ یہ ہے جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ اور دن آخرت پر وہ نجاوے حمام مین مگر ازار پہنے ہوئے اور نہ داخل کرے اپنی بی بی کو حمام مین ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے قریب ہے کہ فتح ہونگی شہر زمین عجم کی تم وہان گھر پاؤ گے جنکو حمامات کہتے ہین سو نجاوین اوسمین مرد مگر ازار سمیت اور منع کرو عورتون کو وہانکے جانیسے مگر بیمار یا نفاس والی ایک روایت صحیح مین آیا ہے حمام حرام ہے میری امت کی عورتون پر کہتے ہین عمر بن عبد العزیز نے اسی روایت کے سبب سے

عورتون کو حمام مین جانیسے منع کردیا تھا سنن اربعہ کا لفظ یہ ہے بر اگھر حمام ہے جسمین آوازین بلند ہوتی ہین عورات مکشوف ہوتے ہین زواجر مین اسجگہ بہت سی حدیثین بہ مقدمہ حمام کے لکھی ہین اور یہ حدیث روایت کی ہے لعن اللّٰہ الناظر والمنظور الیہ حاکم کا لفظ یہ ہے کہ ناف سے زانو تک ستر ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ ران مسلمان کی ستر ہے حاکم کا لفظ یہ ہے کہ چھپا اپنی ران کو ران عورت ہے ترمذی کا لفظ یہ ہے الفخذ عورة ابوداؤد و ابن ماجہ و حاکم کا لفظ یہ ہے مت کھول اپنی ران اور نہ دیکھ تو ران کسی شخص مردے زندے کی حاکم کا لفظ یہ ہے ستر مرد کا مرد پر جیسے ستر عورت کا مرد پر اور ستر عورت کا عورت پر جیسے ستر عورت کا مرد پر یعنی ہر ستر کا دیکھنا حرام ہے **ف** مقتضی ان احادیث کا یہ ہے کہ کشف عورت صغری یا کبری کا سامنے کسیکے سوائے بی بی یا لونڈی کے حلال نہین ہے کبیرہ ہے ابراہیم حلبی نے کہا ہے کشفہا فسق بین الناس المغلظة والمخففة فی الحمام وغیرہا مغلظہ سے مراد سبیلین ہین شافعی کے نزدیک ایسے شخص کی گواہی درست نہین ہے جو حمام مین ننگا جاوے سو یہ کبیرہ کی شان ہے اسیطرح دیکھنا کسی کے ستر کا کبیرہ ہے بحدیث لعنت ناظر و منظور اسی طرح دیدہ و دانستہ کسی اجنبی عورت یا امرد کی طرف بغیر حاجت نظر کرنا گناہ کبیرہ ہے ۱۲

باب حیض کا صحبت کرنا زن حائض سے گناہ کبیرہ ہے

ابوہریرہ مرفوعًا کہتے ہین جو کوئی آیا پاس حائض کے اوسکی فرج مین یا کسی عورت کی دبر مین یا کسی کاہن کے پاس گیا تو وہ منکر ہوا اوس چیز کا جو محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم پر اتری ہے رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی ترمذی نے کہا بخاری نے اس حدیث کو ضعیف الاسناد کہا ہے اور نسائی نے اسکو ابوہریرہ سے موقوفًا روایت کیا ہے **ف** محاملی و شافعی نے اسکو کبیرہ گنا ہے ؎



کتاب الصلوٰۃ

ترک کرنا کسی نماز فرض کا عمداً گناہ کبیرہ ہے

قال تعالیٰ ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین
وکنا نخوض مع الخائضین احمد کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ بین الرجل وبین الکفر ترک
الصلوٰۃ یعنی آدمی اور کفر کے درمیان میں یہی ترک کرنا نماز کا فرق ہے مسلم کا لفظ یہ ہے
بین الرجل وبین الشرک والکفر ترک الصلوٰۃ یعنی درمیان مرد اور شرک یا کفر کے ترک کرنا صلوٰۃ
کا ہے ابوداؤد ونسائی کا لفظ یہ ہے نہیں ہے درمیان بندہ اور کفر کے یعنی کچھ فرق مگر چھوڑنا
نماز کا ترمذی کا لفظ یہ ہے درمیان کفر وایمان کے ترک کرنا صلوٰۃ کا ہے ابن ماجہ کا لفظ
یہ ہے درمیان عبد وکفر کے یہی ترک کرنا نماز کا ہے اسکو ترمذی وغیرہ نے صحیح کہا ہے حاکم نے
کہا ولا نعرف له علة دوسرا لفظ یہ ہے وہ عہد جو درمیان ہمارے اور اونکے ہے نماز ہے
جسنے اوسکو ترک کیا وہ کافر ہوا طبرانی کا لفظ باسناد لا باس بہ یہ ہے جسنے ترک کیا نماز کو عمداً تو وہ
کھلا کافر ہوگیا دوسرا لفظ یہ ہے درمیان عبد وکفر یا شرک کے ترک صلوٰۃ ہے جب نماز چھوڑ دی
تو کافر ہوگیا تیسرا لفظ یہ ہے لیس بین العبد والشرک الا ترک الصلوٰۃ فاذا ترکها فقد
اشرک چوتھا لفظ یہ ہے رسیاں اسلام کی اور قواعد دین کے تین ہیں جنپر بنیاد ہے اسلام کی
جسنے ایک کو بھی اونمیں سے ترک کیا وہ کافر حلال الدم ہوگیا گواہی دینا کلمہ لا الہ الا اللہ کی
نماز فرض پڑھنا روزہ رمضان کا رکھنا اسکی سند حسن ہے پانچواں لفظ یہ ہے جسنے ترک کیا ایک
کو اونمیں سے وہ کافر باللہ ہوا قبول نہیں ہے اوس سے فرض نہ نفل حلال ہوا اوسکا خون
ومال اسکی سند بھی حسن ہے عبادہ بن صامت کا لفظ یہ ہے مت چھوڑو نماز کو جسنے اسکو
ترک کیا عمداً وہ ملت سے نکل گیا رواہ الطبرانی باسناد لا باس بہ ترمذی کہتے ہیں حضرت

کے اصحاب کسی شئے کے ترک کو اعمال مین سے کفر نہین جانتے تھے سوا نماز کے طبرانی کا لفظ یہ ہے
جسنے ترک کیا نماز کو عمداً تو بری ہوگیا اوس سے ذمہ اللہ کا اسکی سند لا بأس بہ ہے بخاری کا لفظ
تاریخ مین علی مرتضی سے موقوفاً یون ہے من لم یصل فهو کافر ابن عباس کا لفظ یہ ہے
جسنے نماز ترک کی وہ کافر ہوا ابن مسعود کا لفظ یہ ہے جسنے نماز ترک کی وہ بے دین ہے ابو الدرداء
کا لفظ یہ ہے لا ایمان لمن لا صلوٰة له یعنی بے نماز بے ایمان ہوتا ہے حضرت نے فرمایا ہے
ان تارك الصلوٰة كافر رواه محمد بن نصر اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین وابن حزم
مین کہا ہے رای اہل علم کی عہد نبی صلعم سے ابتک یہی ہے کہ تارک نماز کا عمداً بغیر عذر یہانتک
کہ وقت نماز کا جاتا رہے کافر ہو جاتا ہے ایوب نے کہا ہے ترک کرنا نماز کا کفر ہے اسمین اختلاف
نہین ہے انتہی معلوم ہوا کہ بعضا کبیرہ کفر بھی ہوتا ہے بعض فقہاء نے ان حدیثون کی تاویل
کی ہے لیکن وہ تاویل بے دلیل و بلا موجب ہے جبکہ نماز کے فرض کرنیوالے نے اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر جگہہ اپنی حدیث مین ترک نماز کو کفر اور تارک نماز کو کافر کہا ہے
اور صحابہ نے درمیان اسلام و کفر کے یہی فرق قرار دیا ہے تو اب کیا گنجایش تاویل کی باقی
رہی ہے بلکہ یہی حکم بعینہٖ تارک صوم و زکوٰۃ و حج کا بھی ہے باوجود مقدرت و استطاعت کے
جبکہ بلا عذر اونکو ترک کر دے کیونکہ بنیاد اسلام کی انہین چار رکن پر ہے سب ارکان کا ایک ہی
حکم ہے بلا تفاوت ✤

فصل

تاخیر کرنا نماز کا وقت سے یا مقدم کرنا اوسکو وقت پر بغیر کسی عذر کے جیسے سفر و مرض ہے گناہ
کبیرہ ہے قال تعالی فخلف من بعدهم خلف اضاعوا الصلوٰة واتبعوا الشهوات
فسوف يلقون غيا الا من تاب ابن مسعود نے کہا مراد اضاعت سے اسجگہ بالکل ترک
کرنا نماز کا نہین ہے بلکہ تاخیر کرنا نماز کا وقت سے ہے سعید بن مسیب امام التابعین نے کہا ہے

اضاعت یہ ہے کہ ظہر نہ پڑہے یہانتک کہ عصر آجاوے عصر نہ پڑہے یہانتک کہ مغرب آجاوے مغرب نہ پڑہے یہانتک کہ عشا آجاوے عشا نہ پڑہے یہانتک کہ صبح ہوجاوے سورج نکل آوے سو جو کوئی مریگا اور وہ اس حالت پر ہوگا اور اوسنے توبہ نہین کی ہے تو اللہ نے اوسکو وعید غی کی سنائی ہے غی ایک جنگل ہے جہنم مین بہت گہرا سخت عقاب والا وقال تعالی یاایھا الذین آمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک ھم الخاسرون ایک جماعت مفسرین نے کہا ہے کہ مراد ذکر اللہ سے اسجگہ نماز پنجگانہ ہے تو جو کوئی اداکرنے نماز سے وقت نماز پر بوجہ مال یا خرید فروخت یا صنعت یا اولاد کے باز رہتا ہے تو وہ خاسر ہے اسی لئے حضرت نے فرمایا ہے کہ اول حساب بندہ کا دن قیامت کو اوسکے عمل مین سے اسی نماز کا ہوگا اگر اچھے نکلی رستگار ہوا بہرا پار رہا اگر نکمی نکلی خائب و خاسر ہوا

	روز محشر کہ جانگداز بود		اولین پرسش نماز بود	

وقال تعالی فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون حضرت نے فرمایا یہ وہ لوگ ہین جو نماز کو وقت نماز سے تاخیر کرکے پڑہتے ہین دیر مین ادا کرتے ہین وقال تعالی ان الصلوۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے ایک دن ذکر نماز کا کیا فرمایا جسنے محافظت کی اوسپر ہوگا واسطے اوسکے نور و برہان و نجات دن قیامت کو اور جسنے محافظت نہ کی اوسپر نہوگا واسطے اوسکے نور اور نہ برہان اور نہ نجات وہ ہوگا اوسدن ساتھہ قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف کے اخرجہ احمد بسند جید والطبرانی وابن حبان فی صحیحہ بعض علما نے کہا ہے حشر اونکا اسکے ہمراہ یون ہوگا کہ اگر نماز سے بسبب مال کے باز رہا ہے تو مشابہ قارون کے ہوا اور اگر بسبب ملک کے باز رہا ہے تو مشابہ فرعون کے ہوا اور اگر بسبب وزارت کے باز رہا ہے تو مشابہ ہامان کے ہوا اور اگر بسبب تجارت کے باز رہا ہے تو مشابہ ابی بن خلف کے ہوا وہ تاجر تھا کفار مکہ کا انتہی غرضکہ جو سبب باعث اسکے شغل کا نماز سے ہوگا اور جو کام اوسکو نماز پڑہنے سے وقت پر روکیگا اوسکا حشر ساتھہ اوسی کے ہمجنس کے طور پر آویگا یہ حدیث بھی دلیل ہے کفر تارک نماز پر عمداً شعیب بن سعید نے کہا ہے جسنے

اپنے باپ سے کہا اے باپ اللہ کہتا ہے الذین ھم عن صلاتھم ساھون ہم مین وہ کون ہے
جسکو سہو نہین ہوتا ہے یا وہ حدیث نفس نہین کرتا ہے کہا یہ بات نہین ہے یہ سہو اضاعت وقت
ہے روایۃ ابو یعلی بسند حسن ویل کہتے ہین شدت عذاب کو یا ایک دشت ہے جہنم مین اگر سارے
پہاڑ دنیا کے اوسمین رکھے جاوین تو سب رکے سب اوسمین پگل جاوین یعنے شدت گرما سے یہ بیابان
مسکن ہوگا اون لوگون کا جو نماز مین تہاون وتاخیر کرتے ہین وقت سے مگر یہ کہ کوئی توبہ کرے
اللہ سے اور پشیمان ہو اپنی حرکت پر فوت وترک نماز عصر پر بہت دھمکی آئی ہے صحاح ستہ مین آیا ہے
کہ جسکی نماز عصر فوت ہوئی گویا اوسکا مال واہل لٹ گیا ایک حدیث مین تارک نماز کو شقی محروم
کہا ہے حکایت بعض سلف نے اپنی بہن کو دفن کیا قبر مین ایک ہتیلی مال کی رہگئی معلوم
نہوا جب یاد آئی جاکر قبر کہود دی دیکہا کہ آگ بہڑک رہی ہے قبر کو بند کرکے پاس مان کے آیا اور
کہا اے مان بہن کا حال کہو اوسکی قبر سے آگ بہڑک رہی ہے اوسنے کہا وہ نماز مین کاہلی کرتی تہی
وقت سے تاخیر کرکے پڑہتی تہی زواجر مین کہا ہے کہ یہ حال اوسکا ہے جو نماز دیر لگاکر پڑہتا ہے
پہر کہو اوسکا کیا حال ہوگا جو سرے ہی سے نماز نہین پڑہتا ف ان حدیثون سے صاف
معلوم ہوا کہ ترک کرنا نماز کا اور وقت سے پہلے یا پیچہے بلا عذر پڑہنا گناہ کبیرہ ہے صاحب عدہ
اسکے مقر ہین ف صحابہ ومن بعدہم کا اختلاف ہے کفر تارک الصلوۃ مین احادیث
مصرحہ بکفر وشرک وخروج ملت وبراءت ذمہ خدا ورسول وحبط عمل وبد دینی وبے ایمانی
تارک نماز کی اوپر گذر چکی ہین ایک جماعت صحابہ وتابعین ومن بعدہم نے اخذ بظاہر احادیث
کیا ہے کہتے ہین جسنے ترک کیا نماز کو متعمدًا یہانتک کہ سارا وقت اوسکا نکل گیا وہ کافر
مُراق الدم ہے عمر وعبد الرحمن بن عوف ومعاذ بن جبل وابو ہریرہ وابن مسعود وابن عباس
وجابر بن عبد اللہ وابو الدرداء وغیرہم اسی طرف گئے ہین احمد بن حنبل وابن راہویہ وابن مبارک وایوب سختیانی
ونخعی وحکم بن عیینہ وابو داؤد طیالسی وابو بکر بن ابی شیبہ وزہیر بن حرب وغیرہم کا بہی یہی
مذہب ہے یہ سب ائمہ قائل ہین کفر تارک عمد نماز وا باحت خون کے ابن حزم کہتے ہین عمر سے

یمون بن مروی ہے پہر بعض اشخاص مذکورین کا ذکر کیا ہے کہ وہ سب اسکے قائل تہے کہ تارک
عمداً ایک نماز کا یہانتک کہ وقت نکل گیا وہ فر مرتد ہے پہر کہا ولا نعلم لھولاء الصحابۃ مخالفاً
انتہی محمد بن نصر مروزی نے اسحق سے نقل کیا ہے کہ کان رأی اھل العلم من لدن النبی صلعم
ان تارکھا عمداً من غیر عذر حتی یذھب وقتھا کافر انتہی پہر شافعی اور دوسرے
لوگ سو اگرچہ وہ قائل عدم کفر ہین جبکہ مستحل ترک نہو لیکن اسبات کے وہ بہی قائل ہین کہ وہ
ترک پر ایک نماز کے قتل کیا جاویگا جبکہ اوسکو وقت نماز پر کہا ہے کہ تو نماز پڑہ اور اوسنے
نہ پڑہی پہر کہا پہر نماز تو اوسکی گردن تلوار سے ماری جاوے انتہی اور وہ اس لایق بہی نہین
رہتا ہے کہ مقابر مسلمین مین دفن ہو **ف** حدیث صحیح مین آیا ہے حکم کرو تم اپنی اولاد
کو نماز کا اور وہ ہفت سالہ ہون اور مارو اونکو جبکہ وہ دہ سالہ ہون اور الگ سلاؤ اونکو خطابی
نے کہا ہے یہ حدیث دلیل ہے اغلاظ عقوبت تارک نماز پر جبکہ وہ تارک عاقل بالغ ہو بعض
اصحاب شافعی نے احتجاج کیا ہے اس حدیث سے وجوب قتل پر کہ جب نا بالغ مستحق ضرب
کے ٹہیرا تو بالغ اس سے زیادہ مستحق عقوبت کا ہوگا سو بعد ضرب کے کوئی شئے قتل سے زیادہ تر
سخت نہین ہے انتہی لیکن زواجر مین کہا ہے فیہ ما فیہ پہر کہا ہے کہ دلیل واسطے قتل کے
احادیث صحیحہ سابقہ ہین جنہین ذکر برارت ذمہ خدا و رسول اور عدم عہد کا آیا ہے کیونکہ وہ ظاہر
یا صریح ہین اہدار دم مین اور اہدار کو وجوب قتل لازم ہے تارک زکوٰۃ اسلئے مقتول نہین
ہوتا ہے کہ اوس سے لینا زکوٰۃ کا مقاتلہ کرکے ممکن ہے اسیطرح تارک صوم کیونکہ اوسکو حبس
کرکے مفطرات جیسے کہانا پینا ہے روک سکتے ہین اسیطرح تارک حج کیونکہ حج تراخی پر ہے
اور قضا حج کی اوسکے ترکہ سے ممکن ہے مگر نماز کا حال ایسا نہین ہے اسلئے عقوبت ترک کی سوا
قتل کے اور کچہ مناسب نہوئی اور جسوقت کہ مقاتلہ واسطے تخلیص زکوٰۃ کے ٹہیرا تو قتل
تارک نماز کا لوگون کو ڈرا دہمکا کر بلاولی جائز ہوگا انتہی +

فصل سونا چھت پر بے اوٹ کے کبیرہ ہے

حدیث مرفوع ابو داؤد مین آیا ہے جو شخص سویا پشت پر ایسے گھر کی کہ اوسکے لئے روک نہین ہے یعنی بے منڈیر کی چھت ہے تو بری ہوا اوس سے ذمہ لفظ حدیث کا حجار ہے اور دوسری روایت مین حجاب آیا ہے ترمذی کا لفظ بسند غریب یون ہے کہ منع فرمایا ہے حضرت نے اس بات سے کہ سوئے کوئی آدمی سطح غیر محجور علیہ پر طبرانی کا لفظ یہ ہے جو کوئی سویا سطح بے دیوار پر پھر مرگیا تو اوسکا خون رائگان ہے ف بہت سے متاخرین نے ان حدیثون سے سونے کو سطح غیر محفوظ پر منجملہ کبائر کے گنا ہے صاحب زواجر کہتے ہین لیکن یہ اخذ صحیح نہین ہے بلکہ مکروہ بکراہت تنزیہ ہے اور جسنے اسکو کبیرہ کہا ہے اوسکے قول پر سوار ہونا دریا کا وقت ہیجان کے بالاولی کبیرہ ہوگا کیونکہ یہ رکوب حرام ہے *

فصل

ترک کرنا کسی واجب نماز کا جو کہ مجمع علیہ یا مختلف فیہ ہے جیسے ترک کرنا طمانینت کا رکوع وسجدہ وغیرہ مین گناہ کبیرہ ہے ـ حدیث ترمذی و دار قطنی و بیہقی مین مرفوعاً آیا ہے کافی نہین ہے نماز مرد کی یہانتک کہ سیدھا کرے اپنی پشت کو رکوع سجود مین اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے اہل سنن کا لفظ یہ ہے منع کیا ہے حضرت نے نقرۂ غراب وافتراش سبع سے اور اس بات سے کہ مسجد مین ایک جگہہ اپنے لئے ٹھیرالے جسطرح کہ اونٹ کا تھان ہوتا ہے رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان ایضاً دوسری حدیث کا لفظ یہ ہے کہ برا چور وہ ہے جو نماز کو چراتا ہے پوچھا نماز کی چوری کیا ہے فرمایا تمام نکرنا رکوع وسجدہ کا یا سیدھا نکرنا پشت کا رکوع سجود مین دربارۂ عدم اتمام رکوع وسجود احادیث وعید شدید بہت آئی ہین صحابہ جس شخص کو دیکھتے کہ نماز مین رکوع وسجدہ پورا نہین کرتا ہے تو یون کہتے لو مات ہذا مات

لمی عید صلاۃ کھمل بھملا یعنی اگر یہ شخص مرجاویگا تو نامسلمان مریگا ف اسکا گنتا
کبائر مین واضح ہے اگرچہ معلوم نہین ہے کہ کسینے اسکو ذکر کیا ہو کیونکہ یہ وعید شدید دلیل ہے اسبات
کہ ترک کرنا کسی واجب نماز کا جو کہ مجمع علیہ ہے مستلزم ہے ترک صلوٰۃ کو اور گناہ کبیرہ ہے
اسیطرح اور واجب مختلف فیہ کا جو کہ نزدیک کسیکے واجب ہے ❊

باب شروط نماز کا

وصل و وشم و وشر و تنمیص کرنا یا کرانا گناہ کبیرہ ہے حدیث صحیحین مین آیا ہے لعنت کرے اللہ
واصلہ مستوصلہ واشمہ مستوشمہ پر دوسرے الفاظ ابن مسعود سے یون ہے متنمصات متفلجات مغیرات
پر جو کہ ان کامون کو واسطے اظہار حسن کے کرتے ہین ایک روایت مین اتنا اور صوارت آیا ہے شیخین
معاویہ سے راوی ہین کہ انہون نے سال حج مین منبر پر کھڑے ہو کر ایک مٹھی بال لیکر کہا
اے اہل مدینہ تمہارے علما کہان ہین مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے نہین ہلاک ہوئے بنی اسرائیل
مگر جبکہ انکی عورتون نے اسکو اختیار کیا یعنی بال کا بال سے جوڑنا دوسرے لفظ مین یہ ہے کہ
معاویہ نے ایک مشت بال لیکر کہا مین نہین جانتا کہ کوئی ایسا کرتا ہو مگر یہود جب یہ خبر حضرت کو
پہنچی اوسکا نام زور رکھا یعنی فریب ہی تھی الفاظ یہ ہے کہ ایک دن معاویہ نے کہا تم لوگون نے بری
وضع اختیار کی ہے حضرت نے زور سے منع کیا ہے قتادہ نے کہا یعنی وہ کترن جسنے عورتین اپنے
بال بڑہاتی ہین مراد اس سے وہاں ہے طبرانی کا لفظ مرفوع جسکی سند مین ابن لہیعہ ہی یون آیا ہے
کہ حضرت ایک مٹھی بھر بال لیکر باہر آئے فرمایا بنی اسرائیل کی عورتون نے اسکو اپنے سرون مین
جوڑا تہا اور پر لعنت کی گئی اور مساجد حرام ٹھیرین وصل کہتے ہین بال جوڑنیکو وشم کہتے ہین گودنے
کو تنمص کہتے ہین ابرو کے باریک کرنے کو یا چہرہ سے بال اوکھیڑنے کو تفلج کہتے ہین دانت ریتنے
کو ف یہ سب کام واسطے خوبصورتی کے کئے جاتے ہین یہ سب کبائر ہین یہی قول ہے
جلال بلقینی وغیرہ کا اور یہ ظاہر ہے اسلئے کہ امارات کبیرہ سے ایک لعن بہی ہے سوان سب امور

پر احادیث مین لعنت آئی ہے ✤

فصل نمازی کے سامنے سے نکلنا کبیرہ ہے

صحاح ستہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ اگر جانے گزرنیوالا سامنے سے نمازی کے کہ اوسپر کیا گناہ ہے
تو کھڑا رہنا چالیس برس تک بہتر ہے واسطے اوسکے اس گزرنیسے الخ کے لفظ مین سو برس کا
ذکر بھی آیا ہے شیخین کا لفظ یہ ہے جب نماز پڑھے کوئی تم مین کا طرف ستره کے پھر کوئی اوسکے
سامنے سے نکلنا چاہے تو اوسکے سینہ مین دھکا دے اگر نہ مانے تو اوس سے مقاتلہ کرے
وہ شیطان ہے **ف** اس فعل کو بعض ائمہ نے بسبب اس وعید شدید کے کبیرہ گناہ ہے
یہ بھی معلوم ہوا کہ شرط تحریم کی یہ ہے کہ نماز طرف سترہ کے پڑھتا ہو سو وہ ساتر نزدیک ہمارے
دیوار یا کھمبا یا عصا یا متاع مجموع ہے اگر عاجز ہو تو مصلی کو بچھا دے اگر اس سے بھی عاجز ہو تو
ایک خط کھینچ دے طولاً یمین یا یسار سے یہ بھی شرط ہے کہ اوس ساتر سے قریب ہو اسطرح پر کہ
درمیان اوسکے اور درمیان اوسکے عقب کے تین گز سے زیادہ نہو اور طول دیوار یا کھمبا یا لاٹھی
کا دو تہائی گز ہو یا زیادہ اور راہ مین نہ کھڑا ہو جیسے مطاف مین وقت طواف خلق کے اور سامنے
اوسکے صف مین کوئی فرجہ نہو اگرچہ اوس سے دور ہو پس اگر کوئی شرط انمین سے منتفی ہوگی تو
گزرنا سامنے سے حرام نہوگا بعض نے کہا ہے کہ حرام گزرنا ہے محل سجود مین ایک جماعت ائمہ
شافعیہ اسی پر ہے ✤

باب نماز جمعہ کا

اطباق یعنی اتفاق کرنا کسی ایک گاؤن یا شہر والون یا اہل قصبہ کا ترک جماعت نماز فرض پر
نمازہای پنجگانہ سے باوصف پائے جانے شروط وجوب جماعت کے گناہ کبیرہ ہے حدیث
مرفوع صحیحین مین آیا ہے میننے چاہا کہ حکم اقامت نماز کا دون پھر کسی ایک شخص کو امر دون کہ وہ

کہ وہ لوگوں کو نماز پڑہا دے پہر کچہ لوگوں کو اپنے ہمراہ مع ہیزم کے طرف اون لوگونکے لیجاؤں
جو حاضر جماعت نہیں ہوتے ہیں اونکے گہر آگ سے جلادوں احمد و ابوداؤد و نسائی و ابن خزیمہ
و ابن حبان کا لفظ ابو الدرداء سے یہ ہے کہ حضرت فرماتے تھے نہیں ہیں تین آدمی کسی گاؤنمیں
اور ضرور ہوتے ہیں کہ قائم نہیں کیجاتی اونمیں نماز لیکن غالب ہوجاتا ہے اونپر شیطان لازم
ہے تمپر جماعت کرنا نہیں کہاتا بہیڑیا مگر اوسی بکری کو جو الگ ہوجاتی ہے رزین نے اتنا اور
زیادہ کیا ہے کہ انسان کا بہیڑیا شیطان ہے جب اوسکو اکیلا پاتا ہے کہا لیتا ہے حاکم کا لفظ
مستدرک میں یہ ہے تین آدمی ہیں جنپر خدا نے لعنت کی ہے ایک وہ شخص جو مقدم ہوا قوم
پر اور وہ لوگ اوس سے ناخوش ہیں دوسرے وہ عورت جو سو رہی اور خاوند اوسکا اوس پر خفا
ہے تیسرے وہ شخص جسنے حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح سنا اور قبول نکیا یعنے مسجد میں
نگیا حدیث شیخین میں متخلف کو جماعت سے منافق معلوم النفاق فرمایا ہے ابوداؤد کا لفظ
یہ ہے اگر تم چہوڑو گے سنت اپنے نبی کی تو تم کافر ہوجاؤ گے احمد و طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ پوری
جفا اور پورا کفر و نفاق یہ ہے کہ اللہ کی منادی کو سنے کہ وہ نماز کو بلاتا ہے اور ہیرنہ جاوے طبرانی کا
لفظ یہ ہے کافی ہے مومن کو اتنی شقاوت و خیبت کہ اذان سنے اور نہ جاوے کعب احبار نے کہا ہے
یہ آیت و قد کانوا یدعون الی السجود وھم سالمون حق میں تارک جماعت کے اوتری ہے
اس سے بڑہکر اور کیا وعید ہوگی ابراہیم تیمی نے کہا یعنے وہ پکارے جاتے تہے نماز فرض
کو اذان و اقامت سے اور اچہے خاصے تہے مگر حاضر نہوتے ابن المسیب نے کہا حی علی الصلوۃ
حی علی الفلاح سنتے تہے جواب نہ دیتے تہے حالانکہ صحیح سلامت ہے کٹے پٹے تہے ابن عباس
نے تارک جماعت کو ناری کہا ہے علی مرتضی نے کہا ہمسایۂ مسجد کے نماز نہیں ہوتی مگر مسجد
میں ہمسایۂ مسجد وہ ہے جو اذان سنتا ہے **حکایت** حاتم اصم نے کہا ایکبار مجہسے نماز
جماعت فوت ہوگئی تنہا ابو اسحق بخاری نے میری تعزیت کی اگر بیٹا میرا مرجاتا تو دس ہزار
آدمی سے زیادہ میری تعزیت کرتے یہ اسلئے ہے کہ مصیبت دین کی نزدیک لوگوں کے

مصیبت دنیا سے آسان تر ہوتی ہے **حکایت** ابن عمر کہتے ہین عمر اپنے باغ کو گئے تھے وہان
پھر کر آئے لوگ نماز عصر کی پڑھ چکے تھے کہا انا للہ الخ مجھسے جماعت نماز عصر کے وقت فوت ہوگئی
مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ یہ باغ میرا صدقہ ہے مساکین پر یعنی بطور کفارۂ غفلت مذکور کے اوسکو
وقف کردیا ابن عمر کہتے ہین ہم جب کسی انسان کو جماعت نماز عشا و صبح مین نہ پاتے تو اوسکے
ساتھ بدگمان ہوتے کہ کہین وہ منافق نہو کیونکہ حضرت نے فرمایا ہے کہ یہ دونون نمازین
منافقین پر بہت بھاری ہوتی ہین اور اگر جانتے کہ اونمین کیا ہے تو پیٹ کے بل دوڑے
آتے **ف** ـــــ یہ حدیثین دلیل ہین مذہب احمد وغیرہ پر جو کہ جماعت کو فرض عین کہتے
ہین اونسے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ترک جماعت کبیرہ ہے اگرچہ معلوم نہین ہے کہ کسی نے یہ
تصریح کی ہو گو ہمارے مذہب مین فرض کفایہ ہے یہی قول راجح ہے امام کو پہنچتا ہے کہ
وہ ترک جماعت پر مقاتلہ کرے رافضی کا یہ کہنا کہ جماعت سنت ہے اور مقاتلہ نہ چاہئے اور
یہی راجح ہے ٹھیک نہین ہے کیونکہ بعض احادیث مین اس ترک پر لعنت بھی آئی ہے اور
لعنت نشان ہے کبیرہ ہونیکا اس سے ظاہر ہوا کہ ترک کرنا جماعت کا کبیرہ ہے جب کسی شہر کے
لوگ مثلاً ایک نماز کے نماز پنجگانہ مین سے ترک کرنے پر اتفاق کرلینگے تو وہ سب کے سب فاسق
ہوجائینگے کیونکہ یہ ظاہر دلیل ہے تہاون بالدین پر ذہبی نے ترک جماعت کو کبیرہ گناہ
مگر اس لفظ سے کہ اصرار کرنا ترک نماز جماعت پر بغیر عذر کے کبیرہ ہے لکن زواجر مین کہا ہے
کہ یہ حکم بنا بر مذہب احمد پر چلتا ہے کہ وہ جماعت کو ہر واحد پر فرض عین بتاتے ہین نہ ہمارے
مذہب پر کیونکہ ہمارے نزدیک فرض کفایہ ہے یا سنت ہر فرض کفایہ جسکے ساتھ غیر اوسکا
قائم ہوا اور ہر سنت جسکو دوسرا کرے اوسکے ترک سے کوئی اثم نہین آتا ہے چہ جاے اسکے
کہ وہ کبیرہ ہوا انتہی لکن تحقیق نزدیک ائمہ حدیث کے یہ ہے کہ جماعت نماز کی سنت مؤکدہ ہے
تارک دائمی اوسکا بلا عذر مخالف سنت ہوگا واللہ اعلم ✤

فصل

امامت کرنا انسان کا ایسی قوم کے لیے جو اوس سے کراہت کرتی ہے گناہ کبیرہ ہے حدیث حاکم اوپر گزر چکی ہے کہ تین آدمیون پر اللہ لعنت کرتا ہے اونمین سے ایک وہ شخص ہے کہ تقدم کرے قوم پر اور وہ قوم اوس سے کارہ ہو ترمذی کا لفظ یہ ہے تین آدمی ہین کہ اونکی نماز اونکے کانون سے تجاوز نہین کرتی ہے اونمین ایک امام قوم ہے جس سے وہ قوم ناخوش ہے ابوداؤد وابن ماجہ کا لفظ یہ ہے ثلاثة لا یقبل اللہ منہم صلاة من تقدم قوما وھم لہ کارھون ف۔ بعض ائمہ شافعیہ نے جزم کیا ہے ساتھہ کبیرہ ہونے اس فعل کے لکن زواجر مین اس جزم کو عجیب کہا ہے انھنے امامت کو مکروہ ٹھیرایا ہے اور کہا ہے کہ اگر ان حدیثون کو اسپر حمل کرین کہ کوئی شخص وظیفہ کسی امام کا بادہ تعدی قہراً چھین کر امام بنجائے تو البتہ کبیرہ ہوسکتا ہے اسلئے کہ غصب منصب کا بہ نسبت غصب مال کے اولی تر ہے اور بابت غصب مال کے تصریح کبیرہ ہونے کی آئی ہے انتہی لکن لعنت نشان ہے تکبیرہ کا اسکا جواب زواجر مین کچھہ نہین دیا ہے حالانکہ کئی جگہہ اسی ورود لعنت سے استدلال کبیرہ ہونے پر کیا ہے واللہ اعلم ؂

فصل قطع کرنا صف کا اور برابر نکرنا صفوف کا کبیرہ ہے

حدیث مین آیا ہے جسنے وصل کیا صف کا وصل کریگا اوسکو اللہ اور جسنے قطع کیا صف کو قطع کریگا اوسکو اللہ رواہ الجماعة والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم ابن خزیمہ کا لفظ یہ ہے مختلف نہو تم کہ مختلف ہوجاوین دل تمہارے اللہ و فرشتے رحمت بھیجتے ہین اون لوگون پر جو وصل کرتے ہین صفوف اول کا شیخین وغیرہما کا لفظ یہ ہے تم برابر کیا کرو صفون کو ورنہ خلاف کر دیگا اللہ درمیان تمہاری صورتون کے ابوداؤد وابن حبان

کا لفظ یہ ہے تم سیدہا کرو اپنی صفون کو ورنہ مخالفت کردیگا اللہ تمہارے دلون مین احمد وغیرہ کا لفظ یہ ہے لتسوّن الصفوف اولیطمسن الوجوہ او لتغمضن ابصارکم او لتخطفن ابصارکم **ف** اسکا کبیرہ گنا بحکم وعید شدید حدیث اول کے ہے اسلئے کہ قطع اللہ بمعنی لعنہ اللہ ہے یا قریب باینمعنی ہے اور امارات کبیرہ ہونیسے ایک لعن بہی ہے اور تہدید بہ مخالفت یا طمس یا مسخ بہی اسی پر دلیل ہے لکن ہمنے نہین دیکہا کہ کسینے اسکو کبیرہ گنا ہو ہمارے نزدیک یہ کام مکروہ ہے نہ حرام چہ جای اسکے کہ کبیرہ ہو ہان حدیث ابو داؤد مین آیا ہے لا یزال قوم یتاخرون من الصف الاول حتی یؤخرھم اللہ فی النار ابن خزیمہ و ابن حبان کا لفظ یہ ہے حتی یخلفھم اللہ فی النار یہ وعید بہت سخت ہے لکن ائمہ نے یہ سمجہا ہے کہ یہ احادیث بالاجماع اپنے ظاہر پر نہین ہین بلکہ یہ تغلیظات واسطے زجر کے ہین خلل صفوف سے اور واسطے آمادہ کرنے کے ہین اکمال و تسویہ صفوف پر جہانتک کہ ممکن ہو۔

فصل مسابقت کرنا امام پر کبیرہ ہے

صحاح ستہ مین مرفوعاً آیا ہے کیا نہین ڈرتا ایک تم مین کا اس بات سے کہ جب اوٹہاوے سر اپنا رکوع یا سجدہ سے قبل امام کے یہ کہ کردے اللہ اوسکے سر کو سر گدہے کا یا کردے صورت اوسکی گدہے کی صورت طبرانی کا لفظ باسناد حسن یہ ہے کس چیز نے امن دیا ہے ایک کو تم مین سے جبکہ اوٹہائے وہ سر اپنا قبل امام کے اس بات سے کہ کردے اللہ سر اوسکا کتے کا سر اسکو ابن حبان نے بہی روایت کیا ہے دوسری حدیث مین جسکی سند حسن ہے یون آیا ہے جو شخص کہ نیچا اونچا کرتا ہے سر اپنا قبل امام کے اوسکا ماتہا ہاتہ مین شیطان کے ہے **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح مفاد ان حدیثون کا ہے اسلئے بعض متاخرین نے اسکو کبیرہ گنا ہے ابن عمر کہتے ہین ایسے شخص کی نماز نہین ہوتی ہے خطابی نے کہا ہے عامہ

اہل علم کہتے ہین کہ نماز تو ہوگئی لیکن مسیئی ہوا اکثر کا یہ قول ہے کہ اعادہ مسجد نکرے اور جب امام سر
اوٹھالے تب یہ اپنا سر اوٹھالے بقدر ترک کے انتہی ہمارا مذہب یہ ہے کہ رفع یا قیام یا گرنا سجدہ
مین قبل امام کے مکروہ تنزیہی ہے اور عود کرنا اوسکا طرف امام کے مسنون ہے اگر مقتدی اوس
رکن کے اندر باقی رہے والا فلا حدیث کو اس حالت پر محمول کرنا کچہ بعید نہین ہے یہ معصیت کبیرہ ہی

فصل آنکھ اوٹھانا طرف آسمان کے اور التفات اور اختصار کرنا نماز مین کبیرہ ہے

بخاری مین مرفوعًا آیا ہے کیا حال ہے لوگون کا کہ آنکھ اوٹھاتے ہین طرف آسمان کے اپنی نماز
مین پہر بیان کیا سختی کی کہ فرمایا باز رہین وہ اس سے ورنہ اوچک لیجاویگی آنکھین اونکی مسلم
کا لفظ یہ ہے اولا ترجع الیہم حدیث عائشہ مین تلفت کو نماز مین اختلاس کہا شیطان کا نماز
سے بندہ کے فرمایا ہے رواہ البخاری احمد واہل سنن کا لفظ یہ ہے اللہ متوجہ رہتا ہے بندہ پر نماز
مین جب تک کہ وہ التفات نہین کرتا ہے جب التفات کیا اللہ نے اپنا منہہ اوس سے پہیر لیا
اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے حدیث احمد مین بسند حسن ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ منع کیا مجکو حضرت
نے نقرہ دیک سے اور اقعاء کلب اور التفات ثعلب سے بخاری کا لفظ ابو ہریرہ سے یہ ہے کہ منع کیا ہے
خصر سے نماز مین مسلم کا لفظ یہ ہے نہی ان یصلی الرجل مختصرًا یعنی کمر پر ہاتھ رکہنے کر
ابن خزیمہ وابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ اختصار نماز مین راحت اہل نار ہے **ف** اہل علم
نے ان تینون کو کبیرہ گنا ہے لیکن معتمد یہ ہے کہ اسمین حرمت بہی نہین ہے چہ جائے اسکے کہ
کبیرہ ہون یہ مکروہات کراہت تنزیہی ہین +

فصل

قبور کو مساجد ٹہیرانا اونپر چراغ جلانا اور انکو اوثان بنانا اور انکا طواف کرنا استلام کرنا اونکی طرف
نماز پڑہنا کبائر مین حدیث طویل کعب بن مالک مین مرفوعًا آیا ہے سن رکہو تم سے پہلے جو امتین

تھین وہ قبور انبیار کو مساجد ٹھیراتی تھین مین تمکو اس سے منع کرتا ہون پھر تین بار کہا اللھم
انی بلغت پھر تین بار کہا اللھم اشھد طبرانی کا لفظ یہ ہے نماز نہ پڑھو طرف قبر کے اور نہ
قبر پر ابن عباس کا لفظ یہ ہے لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زائرات
قبور کو اور اونکو جو قبرون پر مسجدین بناتے ہین اور چراغ جلاتے ہین رواہ احمد واھل السنن
الاربعة وابن حبان مسلم کا لفظ یہ ہے خبردار رہو جو لوگ تمسے پہلے تھے وہ قبور انبیار
کو مساجد ٹھیراتے تھے مین منع کرتا ہون تمکو اس کام سے احمد کا لفظ یہ ہے شرار ناس وہ
ہین جو قبرون کو مسجدین ٹھیراتے ہین احمد وحاکم واہل سنن کا لفظ یہ ہے ساری زمین مسجد ہے
مگر مقبرہ وحمام شیخین وابو داؤد کا لفظ یہ ہے قتل کرے اللہ یہود کو اونہون نے قبور انبیاء کو
مسجد ٹھیرایا ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے لعنت کرے اللہ یہود ونصاری پر جنھون نے قبور انبیاء کو
مساجد ٹھیرایا رواہ مسلم واحمد عن اسامة والشیخان والنسائی عن عائشة
دوسری حدیث مین آیا ہے اونمین جب کوئی مرد نیک مرجاتا تو اوسکی قبر پر مسجد بناتے اور اومین
اونکی صورتین بناتے یہ بدترین خلق ہین نزدیک اللہ کے دن قیامت کو رواہ احمد والشیخان
والنسائی احمد وطبرانی کا لفظ یہ ہے شرار مردم وہ لوگ ہین جو قبور کو مساجد ٹھیراتے ہین
ابن سعد کا لفظ یہ ہے تم سے پہلے لوگ قبور انبیار وصلحا کو مساجد ٹھیراتے تھے تم قبور کو مساجد
نہ ٹھیراؤ مین تمکو اس کام سے منع کرتا ہون عبد الرزاق کا لفظ یہ ہے بنی اسرائیل نے قبور انبیار
کو مساجد ٹھیرایا تھا اللہ نے اونکو لعنت کی **ف** بعض شافعیہ نے ان ہر شش چیز کو
کبیرہ گناہ ہے گویا ماخذ اس حکم کا یہی احادیث ہین قبر کا مسجد ٹھیرانا تو ظاہر ہے اسلئے کہ اس
فعل پر لعنت آئی ہے اور کرنے والا اس کام کا ساتھ قبور انبیاء کے بدترین خلق ہے نزدیک
خدا کے دن قیامت کو مطلب یہ ہے کہ قبر پر یا قبر کے پاس نماز نہ پڑھو اسیلئے شافعیہ نے کہا ہے
کہ حرام ہے نماز پڑھنا قریب قبور انبیار اولیاء کے تبرکا واعظاما اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اسی پر
قیاس ہر تعظیم قبر کا کیا جاتا ہے جیسے چراغ جلانا طواف کرنا یہ اخذ کچھ بعید نہین ہے حدیث

مذکور مین چراغ جلانے پر لعنت آئی ہے رہا اونچی ٹہیرانا قبر کا سو حدیث مین آیا ہے لا تتخذوا قبری وثنا یعبد بعدی یعنی تم میری قبر کی ویسی تعظیم نکرو جیسے غیر تھارے اوثان کی تعظیم کرتے ہین سجدہ وغیرہ سے سو یہ کبیرہ ہے بلکہ شرک ہے اور اگر مراد مطلق تعظیم ہے جسکا اذن نہین ہے تو اوسکے کبیرہ ہونے مین بُعد ہے ہان بعض حنابلہ نے کہا ہے قصد کرنا آدمی کا نماز کو پاس کسی قبر کے تبرک کی راہ سے عین مُحادّہ ہے ساتھہ اللہ و رسول کے اور ابداع ہے دین مین جسکا اللہ نے حکم نہین دیا ہے بلکہ حضرت نے اوس سے منع کیا ہے اعظم محرمات و اسباب شرک سے اجماعاً نماز پڑہنا ہے نزدیک کسی قبر کے اور اوسکو مسجد ٹہیرانا یا اوسپر عمارت بنانا اور قول بکراہت محمول ہے غیر ذلک پر اسلئے کہ علما کے ساتھہ یہ گمان جائز نہین ہے کہ جس فعل کے فاعل پر حضرت سے تواتر لعنت آئی ہے وہ اوسکو جائز رکہین بلکہ اوس عمارت اور قباب کے ہدم کرنے مین مبادرت کرنا واجب ہے اسلئے کہ انکا ضرر مسجد ضرار سے بہی زیادہ تر ہے کیونکہ انکی بنا معصیت رسول صلعم پر ہے اور حضرت نے ان کامون سے منع کیا ہے اور قبور مشرفہ کے ڈہانے کا حکم دیا ہے دور کرنا ہر قندیل و چراغ کا قبر پر سے واجب ہے اور وقف و نذر کرنا اوسپر صحیح نہین ہے انتہی +

فصل انسان کا تنہا سفر کرنا گناہ کبیرہ ہے

حدیث مین آیا ہے حضرت نے لعنت کی ہے اوسپر جو اکیلا جنگل مین جاتا ہے رواہ احمد بسند صحیح لفظ حدیث کا یہ ہے لعن رسول اللہ راکب الفلاۃ وحدہ بخاری وغیرہ کا لفظ یہ ہے اگر لوگ جان لین کہ تنہائی مین کیا ہے جو مین جانتا ہون تو کوئی سوار اکیلا رات کو نہ چلے ایک شخص سفر سے آیا حضرت نے فرمایا تو کسکے ساتھہ آیا کہا کسیکے ساتھہ بہی نہین یعنے اکیلا آیا ہون فرمایا ایک راکب شیطان ہے دو راکب دو شیطان ہین تین شخص رکب ہین رواہ الحاکم و صححہ اسکو مالک و اہل سنن و ابن خزیمہ نے بہی روایت کیا ہے یہ دلیل ہے اسپر کہ تین سے

کہ مسافر عُصاۃ ہوتے ہین دور نہین کہ مراد شیطان ہو نیسے یہی عاصی ہونا ہو **ف**
اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث اول سے ہے لکن ائمۂ شافعیہ مکروہ کہتے ہین ؛

فصل سفر کرنا عورت کا تنہا ایسی راہ مین جہان ان اوسپر ڈر ہو کبیرہ ہے

صحیحین وغیرہما مین مرفوعًا آیا ہے حلال نہین ہے کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہے اللہ و رسول
پر یہ کہ سفر کرے تین دن یا زیادہ کا مگر ساتھ ہو باپ یا بھائی یا خاوند یا بیٹا یا محرم اوسکا دو
روایت مین دو دن بھی آئے ہین تیسری روایت مین ایک دن رات آیا ہے چوتھی روایت مین
ایک دن ہے پانچوین روایت مین ایک رات ہے چھٹی روایت ابو داؤد و ابن خزیمہ
مین ایک برید یعنی بمقدار ایک چوکی کے آیا ہے **ف** اسکا کبیرہ گننا بقید مذکور
ظاہر ہے بسبب خوف ترتب مفسدۂ عظیم کے جیسے استیلاء فساق فجار کا جو کہ وسیلہ ہے
طرف زنا کے وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے رہی حرمت سو وہ کچھ متقید ساتھ اسکے
نہین ہے بلکہ سفر کرنا اوسپر ہمراہ غیر محرم کے حرام ہے اگرچہ سفر قصیر ہو اور امن بھی ہو اور
گو وہ سفر واسطے طاعت کے ہو جیسے حج یا عمرہ ہر چند ساتھ عورتون کے ہو تنعیم سے ابھی
بنیاد پر محمول ہے شمار کرنا اوسکو منجملہ صغائر کے ؛

فصل ترک کرنا سفر کا اور پھر آنا اوس سے بدفالی کیوجہ سے کبیرہ ہے

حدیث ابن مسعود مین مرفوعًا آیا ہے کہ طیرہ شرک ہے دو بار اسی طرح فرمایا ہم مین کوئی ایسا
نہین ہے جو بدفالی نہ لیتا ہو لکن اللہ اوسکو بسبب توکل کے دور کر دیتا ہے رواہ ابو داؤد
والترمذی وابن ماجۃ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے پچھلا جملہ اس حدیث
کا قول ابن مسعود ہے نہ لفظ مرفوع سلیمان بن حرب و بخاری نے اسی طرح کہا ہے ابو داؤد
ونسائی وابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ عیافت یعنی خط اور طیرہ یعنی بدفالی لینا اور طرق یعنے زجر

حسن کہے ہے بیہقی و طبرانی کا لفظ بسند صحیح یہ ہے تین باتین ہین از درجات بلند وہ شخص جس نے
تکہن کیا یا پانسے ڈالی یا پھیرا سفر سے براہ بدفالی کے ف اسکا کبیرہ گنا پہلے
دوسری حدیث سے ظاہر ہے اسکا حمل کرنا اوسپر لائق ہے جو کہ معتقد تاثیر تیلیگا ہو ولکن پھر
ایسے شخص کے اسلام مین کلام ہوگا +

باب نماز جمعہ کا

ترک کرنا نماز جمعہ کا ساتھ جماعت کے بلا عذر گناہ کبیرہ ہے اگرچہ یہ بات کہے کہ مین تنہا نماز
ظہر پڑھ لونگا ہے ایک قوم جمعہ سے متخلف ہوتی تھی حضرت نے اونکے فرمایا مین قصد کیا تھا
کہ ایک آدمی کو حکم دون کہ وہ لوگون کو نماز پڑھا دے پھر اون لوگون کے گھر جلادون جو جمعہ
مین نہین آتے ہین رواہ مسلم وغیرہ دوسرا لفظ مسلم وغیرہ کا یہ ہے کہ حضرت نے منبر
پر کھڑے ہوکر کہا لوگ باز آوین ترک کرنے جمعہ سے ورنہ مہر لگادیگا اللہ اونکے دلون پر پھر وہ
غافلون مین سے ہوجاوینگے احمد و اصحاب سنن اربعہ و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم کا لفظ یہ ہے
جسنے تین جمعہ ناغہ کئے براہ تہاون اوسکے دل پر مہر لگائی گئی ترمذی نے اسکو حسن و ابن خزیمہ
نے صحیح حاکم نے شرط مسلم پر کہا ہے دوسری روایت روایت ابن خزیمہ و ابن حبان مین
تارک تین جمعہ کو منافق فرمایا ہے رزین کی روایت مین یون آیا ہے فقد برئ من اللہ
ابن عباس کا لفظ موقوف یہ ہے فقد نبذ الاسلام وراء ظہرہ حدیث طویل ابن ماجہ مین
جابر سے مرفوعاً بعد بیان فرضیت جمعہ کے یہ بددعا حق مین تارک جمعہ کے آئی ہے فلا جمع
اللہ شملہ ولا بارک لہ فی امرہ ف یہ حدیثین دلیل واضح ہین اسکے کبیرہ
ہونے پر فقہا نے بھی نماز جمعہ کو بالاجماع فرض عین کہا ہے بلکہ فرضیت اوسکی دین اسلام
سے بالضرورت معلوم ہے جو کوئی اوسکا مستحل ہے باوجود مخالطت مسلمین کے وہ کافر ہے
اسی لئے نزدیک شافعیہ کے جو شخص یہ بات کہے کہ مین ظہر پڑھ لونگا نہ جمعہ وہ قتل کیا جایگا

علی الاصح اسلئے کہ یہ بمنزلہ ترک اصل نماز کے ہے جمعہ ایک نماز مستقل ہے کچھ بدل ظہر نہین ہے
ف حدیث احمد وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ وحاکم مین آیا ہے جسنے ترک کیا جمعہ بغیر عذر کے وہ ایک دینار صدقہ دے اگر نہ پاوے آدہا دینار دے بیہقی کی روایت مین ایک درہم نیم درہم یا ایک صاع یا ایک مد بہی آیا ہے ابن ماجہ کا لفظ ایک صاع گندم یا نیم صاع ہے نماز سارے شروط مین مثل نماز پنجگانہ کے ہے دو نفر سے بہی جمعہ منعقد ہو جاتا ہے ایک امام بنے دوسرا مقتدی یہ شروط کہ امام اعظم بلد جامع ہو اتنے لوگ جمع ہون ومثل ذلک بے بنیاد محض ہین +

فصل پامال کرنا گردنون کا دن جمعے کے گناہ کبیرہ ہے

حدیث حذیفہ مین مرفوعًا آیا ہے لعنت کرے اللہ اوس شخص پر جو بیٹھے درمیان حلقہ کے رواہ احمد وابوداؤد بسند حسن والحاکم ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے ایک آدمی وسط حلقہ مین بیٹھا تھا حذیفہ نے کہا یہ ملعون ہے زبان محمد صلعم پر یا لعنت کی ہے اللہ نے بزبان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جالس وسط حلقہ پر طبرانی کا لفظ ابوامامہ سے یہ ہے کہ جسنے پامال کیا حلقہ قوم کو بغیر اونکے اذن کے وہ عاصی ہے ابوداؤد کا لفظ یہ ہے مت بیٹھ تو درمیان دو آدمیون کے مگر اونکے اذن سے احمد وترمذی کا لفظ یہ ہے حلال نہین ہے کسی آدمی کو یہ کہ تفرقہ ڈالے درمیان دو شخصون کے مگر اونکے اذن سے بغوی وطبرانی وبیہقی کا لفظ یہ ہے جب پہنچے کوئی تم مین مجلس تک اگر کشادگی کیجاوے اوسکے لئے تو بیٹھ جاوے ورنہ دیکھے طرف کشادگی گنجایش دار کے پہر وہان بیٹھے **ف** کلام بعض شافعیہ مین اسکا کبیرہ ہونا آیا ہے گویا لعن سے ماخوذ ہے یہ اخذ ظاہر ہے اگر غیر کو ایذا پہنچی جسکا وہ عرفًا متحمل نہین ہے حدیث بہی اسی پر محمول ہے اور قول بکراہت محمول ہے خفت ایذا پر ورنہ پہر حرام ہوگا +

باب لباس کا

پہننا مرد و خنثیٰ کو حریر خالص کو یا جسکا حریر وزن مین نہ ظاہر مین زیادہ ہو بغیر کسی عذر کے پہنے گرما
سردی یا خارش کا گناہ کبیرہ ہے حدیث عمرؓ مین مرفوعاً آیا ہے مت پہنو تم ریشم کو جو کوئی پہنیگا
اوسکو دنیا مین وہ نہ پہنیگا اوسکو آخرت مین روا داالشیخان وغیرہما نسائی کا لفظ یہ ہے
ابن الزبیر نے کہا جو کوئی پہنیگا ریشم دنیا مین وہ نہ جاویگا بہشت مین قال تعالےٰ
ولباسهم فيها حرير شیخین کا لفظ یہ ہے حریر وہ پہنتا ہے جسکا کچھ حصہ وہان نہین ہے
یعنی آخرت مین نسائی و ابن حبان و حاکم کا لفظ یہ ہے وہ اگر جنت مین بہی جاویگا تو بہی وہان حریر
نہ پہنیگا اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ابو داود و نسائی کا لفظ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ یہ ہے مینے
دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ لیا آپنے حریر کو دست راست مین اور سونے کو دست چپ
مین پہر کہا یہ دونون حرام ہین میری امت کے ذکور پر صحیحین مین ہے کہ ابن الزبیر نے خطبہ
پڑہا کہا مت پہناؤ تم حریر اپنی عورتون کو مینے حضرت کو سنا فرماتے تہے تم مت پہنو حریر جو کوئی
اوسکو دنیا مین پہنتا ہے وہ آخرت مین نہ پہنیگا حاکم نے کہا ہے عقبہ ابن عامر اپنی بی بی کو زیور
و حریر کے پہننے سے منع کرتے تہے اور کہتے تہے اگر تم جنت کا زیور و حریر پہننا چاہتی ہو تو دنیا
مین نہ پہنو ابن زبیر و عقبہ یہ سمجہے کہ یہ وعید عدم لبس کی آخرت مین حق مین عورتون کے بہی
جاری ہے یہ تجرد احتیاط تہی ورنہ عورتون کے لئے مباح ہے کچہ مانع لبس آخرت سے نہین ہے
صحیحین مین آیا ہے کہ کسی نے حضرت کو ایک فروج حریر کا تحفہ مین بہیجا تہا اوسکو پہنکر نماز
پڑہی پہر اوتار کر پہینکدیا جسطرح کہ کوئی کارہ ہوتا ہے پہر فرمایا لا ینبغی هذا للمتقین
فروج یعنی قبا دو رار ستہ دو چیم وہ قبا ہے جسکے پیچہے چاک ہو عقبہ بن عامر کا لفظ یہ ہے منع
کیا ہے ہمکو لبس حریر و دیباج سے اور بیٹہنے سے اوسپر رواہ البخاری احمد کا لفظ یہ ہے
مستحق نہین پہننا حریر سے جو کہ امید وار ہے ایام خدا کا یعنے اوسکے لقا و حساب کا حسن نے

کہا لوگون کا کیا حال ہے جنہیں پہنچی ہے اونکو یہ بات اونکے نبی سے پہر وہ اپنے کپڑون اور گہر ونمین حریر لٹکاتے ہین حدیث احمد و بیہقی مین ذکر مسخ کا آیا ہے کہ ایک قوم بندر و سور ہو جائیگی شراب پینے ریشم پہننے گانے والیان جمع کرنے ربا کہانے قطع رحم کرنے پر بخاری کا لفظ تعلیقاً یون ہے میری امت مین کچہ لوگ ہونگے جو حریر کو حلال کر لینگے وہ بندر سور ہو جائینگے قیامت تک بیہقی کا لفظ بسند قوی یہ ہے جب حلال کریگی میری امت پانچ چیزون کو تو اونپر ہلاک آویگا ایک ظاہر ہونا تلاعن کا دوسرے پینا شراب کا تیسرے پہننا حریر کا چوتہے اختیار کرنا گانے والیون کا پانچوین اکتفا کرنا مردون کا مردون سے اور عورتون کا عورتون سے یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہوا تلاعن روافض نے کیا شراب فساق امت نے پی حریر امرا و ملت نے پہنا گانے والیان دولتمندون نے جمع کین عوام مین اغلام و مساحقت کا رواج ہوا یہی اسباب ہلاک امت اور نجز اسلام کے ہوگئے عیاذاً باللہ حذیفہ سے کہا جسنے حریر پہنا اللہ اوسکو ایک دن آگ پہنائیگا وہ دن تمہارے ایام مین سے نہوگا بلکہ ایام طوال خدا مین سے ہوگا ف یہ سب احادیث دلیل روشن ہین کبیرہ ہونے پر اس فعل کے

فصل

زیور پہننا مرد بالغ عاقل کا جیسے انگوٹہی سونے کی یا کوئی شئے چاندی کی سوا مہر کے گناہ کبیرہ ہے حدیث مین آیا ہے جو کوئی ایمان رکہتا ہو اللہ اور پچہلے دن پر وہ ریشم و سونا نہ پہنے رواہ احمد بسند رواتہ ثقات دوسرا لفظ احمد و طبرانی کا بروایت ثقات یہ ہے جو کوئی مرا میری امت مین سے اور وہ سونا پہنتا تہا تو حرام کریگا اللہ اوسکو جنت مین اوپر مسلم مین آیا ہے کہ حضرت نے ایک شخص کے ہاتہہ مین سونے کی مہر دیکہی نکالکر پہینکدی اور فرمایا کیا تم ایک چنگاری آگ کی لیتے ہو اسی کی لگ بہگ نسائی مین بہی آیا ہے فرمایا و فی یدک جمرۃ من نار ابن حبان کا لفظ یہ ہے خرابی ہے عورتون کی دو لال چیزون سے ایک سونا دوسرے رنگ عصفر ف ریشم کا پہننا

بسبب ہونے وعیدات کے کبیرہ شمیرا ہے لیکن جمہور ائمہ شافعیہ کے نزدیک صغیرہ ہے تمایا انہون نے
یہ خیال کیا ہے کہ کبیرہ وہ ہے جو متصل ہو ساتھ حد کے لیکن یہ صحیح نہین ہے اسی لئے جلال البلقینی
وغیرہ نے جزم کیا ہے ساتھ کبیرہ کے امام الحرمین بھی اسی طرف مائل ہین رہا سونا سو اوسکا
کبیرہ ہونا بنسبت لبس حریر کے بالاولی ہے الحاق زیور سیم کا ساتھ اوسکے محتمل ہے اگرچہ اسمین
فرق ممکن ہے کہ سونا اغلظ ہے اسی لئے بعض ہمارے ائمہ نے کہا ہے کہ لبس بعض حلیہ سیم کا
سوای خاتم مرد کو حلال ہے بلکہ مرد کو پہننا مہر سیم کا مندوب اور مہر زر کا حرام بتایا ہے انتہی
مین کہتا ہون تحقیق اس مسئلہ کی مطابق اہل حدیث کے یہ ہے کہ استعمال سونے کا رتی برابر
بھی مردون پر حرام ہے رہی چاندی سو حدیث مین آیا ہے فالعبوا بہا کیف شئتم یہ نص واضح
ہے استعمال سیم پر باستثناے اکل و شرب کے ظروف سیم مین اس بنیاد پر سرمہ دانی اور سلائی اور
جوتا اور قلم دوات اور قلمدان اور ہر تلہ اور قبضہ شمشیر اور چابک وغیرہ اشیا سیم کا استعمال کرنا جائز
رہیگا واللہ اعلم

فصل

مشابہ بنا مردون کا ساتھ عورتون کے اونکی خصوصیات عرفیہ مین جیسے لباس کلام حرکت وغیرہا
اور بالعکس ایک گناہ کبیرہ ہے بخاری و سنن اربعہ مین ابن عباس سے آیا ہے کہ لعنت کی ہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون لوگون پر جو مشابہ عورتون کے بنتے ہین اور اون عورتون
پر جو مشابہ مردون کے بنتی ہین طبرانی مین آیا ہے کہ ایک عورت حضرت پر کمان لٹکائے ہوے
گذری فرمایا لعنت کرے اللہ متشبہات و متشبہین پر بخاری مین لعنت کرنا حضرت کا مخنثین رجال
اور مترجلات نسا پر وارد ہے مخنث وہ مرد ہے جسمین تکسر و تثنی ہو یعنی لچک لوچ جسطرح کہ
عورتون کی عادت ہوتی ہے اگرچہ فاحشہ کبری کا مرتکب نہو مترجلہ وہ عورت ہے جو مرد کی صورت بنا
اونکا سا کام کرے حاکم کا لفظ شرط مسلم پر یون ہے لعنت کی حضرت نے مرد پر جو لباس عورت کا

پہنے عورت پر جو لباس مرد کا پہنے اسکو ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ نے بہی روایت کیا ہے احمد کا لفظ
بسند حسن یہ ہے لعنت کی ہے حضرت نے مخنثین پر جو مشابہ عورتون کے بنتے ہین اور مترجلات پر
جو مشابہ مردون کے بنتی ہین یعنی مرد زنانہ اور زن مردانہ پر ابوداؤد کا لفظ یہ ہے حضرت کے پاس
ایک مخنث کو لائے اوسنے ہاتہہ پاؤن مین مہندی لگائی تہی فرمایا اسکا کیا حال ہے کہا یہ عورتون مین ملتا ہے
حکم دیا کہ اوسکو نکال دو چنانچہ طرف نقیع کے نکال دیا گیا یہ ایک جگہہ مدینہ سے دور تہی منذری نے
کہا ہے اسکی سند مین نکارت ہے حدیث مین آیا ہے دیوث جنت مین نہ جائیگا دیوث وہ ہے
جو پروا نہین کرتا کہ اوسکی بی بی پر کون داخل ہوا ف ـــ اسکا کبیرہ ہونا ان حدیثون سے
واضح ہے وعید شدید اوسپر دال ہے ائمہ شافعیہ کے اس باب مین دو قول ہین ایک یہ کہ حرام ہے
نووی نے اسی کو صواب کہا ہے دوسرا یہ کہ مکروہ ہے رافعی نے اسکی تصحیح کی ہے لیکن صحیح بلکہ
صواب وہی قول نووی ہے بلکہ کبیرہ ہے اسی لئے بعض اہل علم نے اسکو کبیرہ گنا ہے یہی ظاہر ہے یہہ
بہی معلوم ہوا کہ مرد کو ہاتہہ پاؤن مین مہندی لگانا حرام بلکہ کبیرہ ہے ف ـــ یہ مسئلہ قرب سمین مین واقع
ہوا تہا علما نے اختلاف کیا حل و حرمت مین رسائل لکہے پہر ۱۲۹۵ھ مین وہ دونون رسالے
حلت کے اور ایک رسالہ حرمت کا مکہ مکرمہ مین بہیجا صاحب زواجر سے تحقیق چاہی اونہون نے
ایک کتاب حافل لکہی شن الغارہ علی من اظہر معرة تقوله فی الحنا وعوارہ نام یہ نام
اسلئے رکہا کہ اسم مطابق مسمی کے ہو کیونکہ بعض قائلین حل نے اپنے طور سے تجاوز کرکے دعوے
اجتہاد کا کیا تہا اور یہ خیال کیا تہا کہ قائلین حرمت غالط ہین اسطرح کی اوسنے بہت کچہہ خرافات
و مجازفات کئے تہے لہذا رسالہ جوابیہ مطول ہوگیا ف ـــ خاوند کو چاہئے کہ اپنی بی بی کو تشبہ
رجال سے چال ڈہال لباس و فعال مین بخوف لعنت روکے اگر نہ روکے گا تو دونون گناہ مین
برابر اور لعنت مین یکسان ٹہیرینگے **لقوله تعالے** قوا انفسکم واهلیکم نارا
مراد وقایہ سے ساتہہ تعلیم تادیب کے اور امر کرنا ساتہہ طاعت رب کے اور نہی کرنا معصیت سے
ولقوله صلعم الرجل فی اهله راع وهو مسئول عنهم یوم القیامة حدیث مین آیا ہے

بلکہ مردون کا یہ ہے کہ ملامت کرین اپنی عورتون کی بابت بے لحسن نے کہا ہے واللہ ما اصبح
الیوم رجل یطیع امرأته فیما تهوی الا کبه الله فی النار یعنی ہر کوئی مرد آج کے دن
مطیع عورت کا اوسکی خواہش مین ہو گیا اللہ اوسکو اوندھے منھ آگ مین ڈالیگا ◆

فصل

عورت کا باریک کپڑا پہننا جس سے اوسکا بدن نظر آوے اور میل والا یا پایا جانے گناہ کبیرہ ہے
صحیح مسلم مین مرفوعًا آیا ہے دو گروہ ہین دوزخیون سے جنکو مینے نہین دیکھا ہے ایک وہ قوم
ہے جنکے پاس کوڑے ہین جیسے دُمین گائون کی اونسے لوگون کو مارتے ہین دوسری عورتین
کپڑے پہنے ننگی جھکتی جھکاتی سر اونکے جیسے کوہان شتر کے یہ عورتین بہشت مین نہ جائینگی اور نہ بہشت کی
ہوا پائینگی اگرچہ اوسکی ہوا بہت دور سے پائی جاتی ہے مطلب یہ ہوا کہ ظاہر مین تو جامہ پوش ہین
لیکن درحقیقت برہنہ ہین ایسے باریک کپڑے پہنے ہوئے ہین کہ اونسے بدن کی رنگت ظاہر ہوتی ہے
خود طرف مردون کے جھکتی ہین اونکو طرف اپنے مائل کرتی ہین اونکے سر ایسے ہین جیسے کوہان شتر
کے یعنی بڑے بڑے موباف سر مین باندھتی ہین یہ حدیث معجزہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا کہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ایک قوم سے مراد چوبدار ہین دربار امرا اور روسا کے جو لوگون کو
دوڑا بھگایا کرتے ہین دوسری جنس سے مراد زنان باریک لباس بدکار ہین یہ بلا زنان امرا مین
ہر جگہ موجود ہوتی ہے انتہی ابن حبان وحاکم کا لفظ بشرط مسلم یہ ہے آخر امت مین ایسے
لوگ ہونگے جو زینون پر سوار ہونگے مساجد کے دروازون پر آکر اوترینگے اونکی عورتین کاسیات
عاریات ہونگی اونکے سرون پر جیسے کوہان شتر لاغر کی تم لعنت کرو اون عورتون پر وہ ملعونات
ہین الحدیث ابوداؤد کا لفظ عائشہ سے مرسلاً یون ہے کہ اونکی بہن اسماء حضرت کے پاس آئین
وہ باریک کپڑے پہنے ہوئے تھین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ پھیر کر فرمایا اے
اسماء عورت جب بالغ ہو کر حیض کو پہنچی تو ٹھیک نہین ہے کہ کوئی شئے اوسکی دیکھی جاسکے

مگر منھہ اور دونون ہاتھہ ف اسکو کبیرہ گنا ظاہر ہے بسبب اس وعید شدید کے اگرچہ معلوم
نہین ہے کہ کسی نے اسکی تصریح کی ہو خود ہی نے کہا ہے اون افعال مین سے جنپر عورت ملعونہ ہوتی
ہے ایک اظہار زینت کا ہے جیسے پہننا سونے موتی کا نیچے نقاب کے اور ملنا خوشبو و عطر کا جیسے مشک
وغیرہ وقت باہر نکلنے کے اور پہننا باریک جامہ کا یا لباس آرایش کا جیسے براق رنگ یا پاجامہ ریشم
کا اور دراز کرنا آستین کا کہ یہ سب تبرج ہے جسپر اللہ کو دنیا و آخرت مین غصہ آتا ہے اور اوسکے فاعل
کو مقوت مبغوض رکھتا ہے انھین قبائح کی وجہ سے حضرت نے فرمایا ہے مینے آگ مین جہانکا دیکہا
اکثر اہل نار یہی عورتین ہین انتہے حضرت کے وقت مین غالبًا ویسا باریک کپڑا نہوگا جیسا کہ اس زمانہ
مین ہوتا ہے معہذا اسماء رضی اللہ عنہا پر اوسکا انکار فرمایا تو اس بنیاد پر ہر وہ کپڑا پہننا عورت کو جو بالکل
ساتر نہین ہے جیسے جالی لاہی بہت باریک ململ تن زیب شربتی بہتان جنمین سارا بدن نظر آتا ہے کسیطرح
جائز نہین ہو سکتا ہے عورت سر سے پاؤن تک ستر ہوتی ہے سوا منھہ اور ہر دو کف دست کے سارا
بدن پوشیدہ رکھنا چاہیے قدم تک لیکن اسوقت مین یہ شریعت گویا بالکل منسوخ سمجھ لیگئی ہے جو
عورتین تنگ پاجامہ پہنتی ہین اونکے دونون قدم کھلے رہتے ہین گردن تک سارا سر کشف ہوتا ہے
ہنا یا زیور گلے بینے بازون کا نظر آتا ہے جو کلی دار پاجامہ پہنتی ہین اونکے قدم اگرچہ پوشیدہ رہتے
ہین لیکن پاجامہ مین اسراف ہوتا ہے کرتی چھوٹی ہوتی ہے پیٹ ناف سب کچھہ نظر آتا ہے انا للہ
وانا الیہ راجعون ✤

فصل

پہننا لمبی ازار یا جامہ یا آستین یا شملہ دستار کا اترانے کو گناہ کبیرہ ہے بخاری مین آیا ہے جو ازار
ٹخنے سے نیچے لٹکے وہ دوزخ مین ہے نسائی کا لفظ یہ ہے ازار مومن کی عضلہ ساق تک ہے پھر
نصف ساق پھر کعبین تک اور جو ازار نیچے کعبین کے ہے وہ آگ مین ہے شیخین کا لفظ یہ ہے اللہ
نہین دیکھتا طرف اوسکے جو کھینچتا ہے اپنے کپڑے کو اترا کر لفظ حدیث کا خیلاء ہے دوسری روایت مین

تکبر آیا ہے خیلاء کے معنی ہین اترانا تکبر و عجب کرنا بطر کے معنی ہین لوگونکو غرور سے حقیر دیکھنا اور حق کو
کہتے ہین جو حکم حضرت نے ازار مین فرمایا ہے وہی حکم قمیص مین بھی ہے رواہ ابو داؤد اسبال ازار
مین بہت حدیثین آئی ہین زواجر کا لفظ یہ ہے کہ اسبال ازار و قمیص و عمامہ مین ہوتا ہے جو کوئی
شخص کپڑا کھینچے ازراہ تکبر چلتا ہے اللہ اوسکی طرف دن قیامت کو نظر نکریگا ایک حدیث مین آیا ہے
انما الکبریاء للہ رب العالمین بریدہ نے کہا ہے ایک مرد قریش حلہ پہنے سامنے حضرت کے
آیا ناز سے چلتا تھا جب وہ اوٹھ گیا حضرت نے کہا اے بریدہ اللہ دن قیامت کو اسکے لیے وزن
قائم نکریگا رواہ البزار ف ـــــ اسکا کبیرہ ہونا صریح مفاد احادیث ہے بسبب شدت وعید کے
صاحب عدہ کا یہ کہنا کہ تبختر حال مین صغیرہ ہے محمول ہے حالت عدم کبر پر ورنہ کبیرہ ہے کیونکہ
تکبر منجملہ کبائر کے ہے قال تعالے ولا تمش فی الارض مرحا انک لن تخرق الارض
ولن تبلغ الجبال طولا کل ذلک کان سیئہ عند ربک مکروہا مرح کہتے ہین تبختر کو
قالہ الواحدی یعنی ناز نخرے غرور سے چلنا اپنے آپکو کھینچکر اترانا صحیحین مین آیا ہے ایک آدمی
حلہ پہنے چلا جاتا تھا اپنے جی مین خوش تھا اتراتا سر مین کنگھی کیے ہوئے ناز سے چلتا تھا اللہ نے
اوسکو خسف کر دیا وہ زمین مین دہستا گھستا چلا جاتا ہے قیامت تک اللہم احفظنا اسلئے
ملا علی قاری نے بڑے بڑے عمامے اور آستین اہل مکہ کی دیکھکر اپنے رسالہ مین لکھا ہے عمامہ
کالابراج وکمائم کالاخراج جو بامر تکلف وتزین کا آج کل رؤساء کے استعمال مین آتا ہے
وہ سراپا تکبر و خیلاء و مرح ہے

فصل

داڑھی کو سیاہ خضاب کرنا بغیر کسی غرض کے جیسے جہاد ہے کبیرہ گناہ ہے ابن عباس مرفوعا کہتے
ہین ایک قوم ہوگی آخر زمان مین جو سیاہ خضاب کریگی جیسے حوصلے کبوتر کے وہ جنت کی بو نہ
پاویگی رواہ ابو داؤد والنسائی وابن حبان حاکم نے کہا یہ صحیح الاسناد ہے اور زعم

اوسکے ضعف کا بیجا ہے ف۔ اسکا کبیرہ گناہ بسبب اس وعید شدید کے مطابق ظاہر حدیث صحیح کے ہے اگرچہ ہمنے نہین دیکھا کہ کسینے اوسکو کبیرہ گناہ ہوا انتہی یہ حدیث بہی معجزہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسلئے کہ اس زمان آخر مین رواج خضاب سیاہ کا عموماً ہو گیا ہے اس سیاہی کو حسنہ کی طرح بلا کسی ضرورت شرعی وعرفی کے محض واسطے اخفاء پیری و اظہار جوانی اور نمایش حسن وجمال کے بجالاتے ہین سو یہ محض فریب دہی اور تغییر خلق اللہ ہے ہان خضاب حنا کا کرنا جائز ہے

باب استسقا یعنی پانی مانگنے کا

یہ کہنا انسان کا بعد پانی برسنے کے کہ ہمکو فلان نچھتر سے پانی ملا باعتقاد تاثیر اوس ستارہ کے گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین زید بن خالد جہنی سے مرفوعاً آیا ہے جسنے کہا ہمکو پانی ملا فلان فلان نچھتر سے وہ میرا کافر اور کواکب کا مومن ہے الحدیث ف۔ اسکو بہت اہل علم نے کبیرہ گنا ہے لیکن یہ کچھ صحیح نہین اسلئے کہ قائل اس قول کا براہ اعتقاد کافر حقیقی ہوتا ہے اور کلام ہمارا اون کبائر مین ہے جس سے اسلام زائل نہین ہوتا ہے شافعی نے کہا ہے جسنے کہا ہم پانی دئے گئے ہین فلان نچھتر یعنی تارے سے اور مراد اوسکی یہ ہے کہ اوس تارے نے پانی برسایا ہے تو وہ کافر حلال الدم ہے اگر توبہ نکرے روضہ کا لفظ یہ ہے ان اعتقد ان النوء ممطر حقیقة کفر وصار مرتدا ابن عبد البر کا لفظ یہ ہے ان اعتقد ان النوء سبب ینزل اللہ بہ الماء علی ما تدبرہ وسبق فی علمہ فہو وان کان مباحا فقد کفر بنعمة اللہ وجہل بلطیف حکمتہ انتہی اس مسئلہ کا بیان رسالہ دعایة الایمان الی توحید الرحمن مین مفصل کیا گیا ہے ولله الحمد۔

باب جنازون کا

نوحہ یا طمانچہ مارنا رخسارون پر یا پھاڑنا گریبان کا یا نوحہ کرنا یا نوحہ کا سننا یا سنڈانا یا اوکیڑنا بالو یا ہائے واے کرنا وقت مصیبت کے گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین آیا ہے وہ شخص ہم مین سے نہین ہے

جو گالون کو مارتا ہے گریبان کو پھاڑتا ہے جاہلیت کی طرح چلاتا ہے دوسرا لفظ ابو موسی اشعری کا
یہ ہے کہ مین بری ہون اوس سے جس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بری ہین حضرت بری ہین
صالقہ حالقہ شاقہ سے صالقہ وہ ہے جو چلا کر روئے حالقہ وہ ہے جو وقت مصیبت کے سر منڈا
شاقہ وہ ہے جو کپڑے پھاڑے نسائی کا لفظ یہ ہے لیس منا من حلق ولا خرق ولا صلق
یہ لفظ کہ وہ ہم مین سے نہین ہے نفی کرتا ہے اسلام کی عیاذاً باللہ مسلم کا لفظ یہ ہے دو عادتین
ہین لوگون مین وہ دونون کفر ہین ایک طعن کرنا نسب مین دوسرے نوحہ کرنا مردہ پر ابن حبان
وحاکم کا لفظ یہ ہے تین چیزین کفر ہین ساتھ خدا کے پھاڑنا جیب یعنی قمیص کا نیاحت کرنا یعنی
مردہ پر طعن کرنا نسب مین حاکم نے اسکو صحیح کہا ہے ابن حبان کا لفظ یہ ہے ثلث ھی الکفر
دوسرا لفظ یہ ہے ثلاث من عمل الجاھلیۃ سو جاہلیت نام ہے زمانہ کفر کا مسلم کا لفظ یہ ہے چار
چیزین ہین میری امت مین خصال جاہلیت سے وہ اونکو نہین چھوڑتے فخر کرنا احساب مین طعن کرنا
انساب مین استسقاء کرنا نجوم سے نیاحت کرنا یہ بھی فرمایا ہے نائحہ اگر مرنے سے پہلے توبہ نکریگی تو
دن قیامت کے اوسکو ایک پیراہن قطران کا پہنایا جائیگا قطران کہتے ہین پگھلے ہوئے تانبے کو
یا روغن خارش شتر کو دوسرے لفظ مین درع من جرب اور تیسرے لفظ مین درعا من
لھب النار آیا ہے رواہ ابن ماجۃ طبرانی کا لفظ اوسط مین یون ہے یہ نوحہ کرنیوالیان
دن قیامت کو دو صفین جہنم مین کیجاوینگی ایک جانب راست دوسری جانب چپ وہ نوحہ
کرینگی اہل نار پر جسطرح کہ کتے بھونکتے ہین اسکو ابو داؤد نے بھی روایت کیا ہے منذری نے کہا
اسکی اسناد مین کوئی متروک نہین ہے ابو سعید کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت
کی ہے نائحہ و مستمعہ پر حدیث شیخین مین تذکرہ قتل زید بن حارثہ وجعفر بن ابیطالب وعبداللہ بن
رواحہ کے حق مین نائحات کے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا احث فی افواھھن التراب جھونک
دے اونکے مونہون مین خاک کو ف‍ـــ‍یہان حدیثون سے کبیرہ ہونا اسکا ظاہر ہے کیونکہ انپر
لعن وکفر کا اطلاق آیا ہے میت سے اہل علم نے ان افعال کو کبائر گنا ہے صاحب حقہ کا کہنا

کہ نیاحت وصیاح وشق جیب صغائر مین مردود ہے اذرعی لے کہا مننے نہین دیکھا کہ کسی اور نے سوا انکے یہ بات کہی ہو کیونکہ احادیث صحیحہ مقتضی اسکی ہین کہ یہ افعال کبائر ذنوب ہین حضرت نے اونکے فاعل سے اپنی بیزاری ظاہر کی ہے او لیس منا فرمایا ہے نووی نے شرح مسلم مین کہا کہ حدیث دلیل ہے تغلیظ تحریم طعن فی النسب و نیاحت پر اصح اقوال یہ ہے کہ یہ اعمال کفار کے اور یہ اخلاق جاہلیت کے ہین دوسرا قول یہ ہو کہ مؤدی ہین طرف کفر کے تیسرا قول یہ ہے کہ مراد کفر نعمت واحسان ہے چوتھا قول یہ ہے کہ حق مین مستحل کے ہے انتہی اذرعی نے کہا ہی نیاحت اگر براہ ناراضی قضا ہے تو کبیرہ ہے اور اگر فرط جزع وضعف تحمل مصیبت سے ہے تو محتمل ہے یہی یہ بات کہ جاہل معذور ہو سکتا ہے یا نہین اسمین نظر ہے انتہی بان زرارہ ونا قبل وبعد موت کے جائز ہے لکن اولی یہ ہے کہ بعد موت کے درو لے اگر ممکن ہو ایک جماعت نے کہا ہے رونا بعد موت کے مکروہ ہے لقول صلعم فی الحدیث الصحیح فاذا وجبت فلا تبکین باکیۃ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صاحبزادے اور نواسے پر قبل موت کے روئے تھے غرضکہ لکار اسام ان کبائر سے بلا کراہت جائز ہے جس شخص کو منظور ہو کہ وہ اس ورطہ سے نکلے اوسکو چاہیئے کہ جب بیمار ہو تو گھر والون کو بدع جنائز وغیرہ محرمات شنیعہ وقبائح فظیعہ سے منع کر جائے شافعیہ نے کہا ہے جو شخص مبتلا ہو کسی مصیبت مین جیسے میت یا نفس یا اہل یا مال اگرچہ وہ مصیبت خفیف ہو اوسکو چاہیئے کہ بار بار انا للہ الخ کہا کرے اور یہ دعا پڑھے اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا کیونکہ حدیث مسلم مین آیا ہے کہ جو کوئی یہ دعا کرتا ہے اللہ اوسکو اجر دیتا ہے اور بہتر خلف بخشتا ہے خود اللہ پاک نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ الخ ابن جبیر نے کہا اس امت کو وقت مصیبت کے جو دیا ہے وہ اور کو نہین دیا انا للہ الخ اگر اور کو یہ چیز دیجاتی تو یعقوب علیہ السلام یا اسفیٰ علی یوسف نہ کہتے **حکایت** بعض حکما نے کہا ہے عاقل کو چاہیئے کہ اول ایام مصیبت مین وہ کام کرے جو احمق بعد پانچ دن کے کریگا حدیث مین آیا ہے اللہ جب کسی قوم کو چاہتا ہے تو اونکو مبتلا کرتا ہے اگر صبر کیا تو صبر کا اجر ہے اور اگر جزع کیا

توبہی جنج ہے سو

اعنوس کہ کرداری وبسیار رمزویست		مہرست علاج دل بیمار تو دانست

فصل مردے کی ہڈی توڑنا اور اوسکی قبر پر بیٹھنا گناہ کبیرہ ہے

حدیث ابوداؤد وابن ماجہ وابن حبان مین مرفوعاً آیا ہے کسر عظم المیت ککسرہ حیاً یعنی توڑنا استخوان مردہ کا ویسا ہے جیسا استخوان زندہ کا توڑنا یعنی گناہ وایذا مین مسند دغیرہ کا لفظ یہ ہے تم مین اگر کوئی ایک انگارے پر بیٹھے وہ کپڑے جلاکر کھال تک پہنچے تو یہ بہتر ہے اوسکے لئے قبر پر بیٹھنے سے عمارہ بن حزم کہتے ہین حضرت نے مجھکو ایک قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا فرمایا اے قبر والے اوتر قبر سے ایذا نہ دے مقبور کو اور نہ وہ تجھکو ایذا دے رواہ الطبرانی

ف — مینے نہین دیکھا کسیکو کہ ان دونون امر کو کبیرہ گنا ہو لیکن یہ حدیثین سمجہاتی ہین یہ وعید سخت ہے کیونکہ کسر عظم میت کو برابر کسر عظم حی کے ٹھیرایا ہے رہا جلوس سو ایک جماعت شافعیہ نے حرام کہا ہے تو وہی بھی اسیکے تابع ہین تحت حرمت سے کبیرہ ہونا لیا ہے اسلئے کہ اس جلوس پر وعید شدید آئی ہے یہ علامت کبیرہ کی ہے +

فصل

بنانا مسجد کا قبر پر یا چراغ جلانا قبر پر یا زیارت کرنا عورتون کا قبور کی اور ساتھ جانا اونکا ہمراہ جنازہ کے گناہ کبیرہ ہے ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے لعن اللہ زائرات القبور والمتخذین علیہا المساجد والسرج رواہ ابو داؤد والترمذی وحسنہ والنسائی وابن حبان لکن فی سندہ مختلف فیہ ودوسرا لفظ لعن زوارات القبور ہے اسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے ورواہ ابن ماجۃ وحبان بسند مختلف فی اتصالہ فاطمہ علیہا السلام کو ایک جنازے سے پھرتے دیکھکر پوچھا تو کدہر گئی تہی کہا ان گھروالون کے پاس فرمایا اگر تو اونکے ساتھ کدی تک جاتی جنت

کو نہ دیکھتی الخ رواہ ابو داؤد بطولہ اسی طرح ایک جگہ عورتون کو بیٹھے ہوئے دیکھا پوچھا کیدن بیٹھی ہو کہا ہم انتظار جنازہ کا کرتے ہین فرمایا پہر جاؤ گناہ لیکر بے اجر ہو کر رواہ ابن ماجۃ والو یعلی بطولہ **ف** ان تینون امر کا کبیرہ ہونا ظاہر احادیث ہے دو امر پر لعنت آئی ہے تیسرے امر پر جنت کو حرام فرمایا ہے ہمنے نہین دیکھا کہ کسینے انکو کبائر کہا ہو کلام شافعیہ مین تصریح حرمت کی بہی نہین کی ہر بلکہ مکروہ بتایا ہے اسلئے کبیرہ ہونا انکا محمول ہے عظم مفاسد پر جسطرح کہ اکثر عورتین مقابر پر یا پیچہے جنازے کے جاتی ہین بری شکل سے نوحہ کرتی ہوئی بلا زینت سے وقت زیارت کے جس سے خوف فتنہ کا قوی ہوتا ہے یا کوئی مسجد ملحق مقبرۂ مسلمہ بنائی گئی ہے یا چراغ قبر پر جلایا گیا ہے یا مال محرمات مین خرچ ہوا ہے کہ یہ سب کبائر ہین چراغ جلانا قبور پر تشبہ ہے ساتہہ مجوس کے اگرچہ شافعیہ نے اسکو حرام کہا ہے مگر کبیرہ ہونا اسکا کچہہ وجہ نہین ہے **ف** زواجر مین ذکر سفر زیارت قبور کا نہین کیا ہے حالانکہ اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث صحیحہ ہے کا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد سلف مین کسی صحابی تابعی ومن بعدہم سے ثبوت اس سفر کا نہین ہوتا ہے یہ تکبیر جب ہے کہ مجرد زیارت مسنونہ کے لئے جاوے اور اگر یہ سفر اسلئے ہے کہ وہان جاکر کوئی فعل شرک یا بدعت بجالاوے یا روح میت سے استفادہ و استفاضہ کرے تو پہر شرک جلی یا بدعت ضلالت ہے تفہیمات مین سفر اجمیر وغیرہ سے منع کیا ہے اور اوسکو شرک ٹہیرایا ہے یہ حکم عام ہے خواہ واسطے قبور اولیاء کے سفر کرے یا واسطے قبور انبیاء کے ہان سفر مدینہ منورہ کا بقصد مسجد نبوی جو مشتمل ہے زیارت مصطفوی پر کرنا اور وہان جاکر زیارت مسنونہ بجالانا اس حکم عام سے علیحدہ امر ہے بابی ہو دامی صلعم

فصل رقیہ کرنا تعویذ باندہنا گناہ کبیرہ ہے

حضرت نے فرمایا ہے من علق تمیمۃ فلا اتم اللّٰہ لہ جسنے کوئی گنڈا لٹکایا ہے اللہ اوسکو پورا نکرے ومن علق ودعۃ فلا ودع اللّٰہ لہ جسنے لٹکایا کوئی ودعہ ودع نکرے اللہ اوسکو

روایت احمد وابی یعلی بسند جید والحاکم وصححہ عن عقبۃ بن عامر ایک آدمی حضرت سے بیعت
کرنے کو آیا تھا اوسکی بیعت نہ لی پوچھا کیون کہا اوسکے بازو پر تمیمہ ہے اوسنے توڑ ڈالا تب بیعت لی اور
فرمایا من علق تمیمۃ فقد اشرک روایت احمد بسند رواتہ ثقات والحاکم واللفظ لہ عنہ ایضا
یعنی جسنے کوئی تمیمہ اپنے بدن پر لٹکائی اوسنے شرک کیا اسی طرح ایک شخص کے بازو پر ایک حلقہ
پیتل کا دیکھا فرمایا یہ کیا ہے کہا واہنہ کے لئے پہنا ہے فرمایا یہ زیادہ کمزور کریگا تجکو پھینکدے اسکو
اگر تو مرگیا اور یہ تجپر ہوا تو کبھی فلاح نہ پائیگا ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے رقی تمائم تولہ شرک ہین
پوچھا تولہ کیا ہے کہا ایک شے ہے جو بیبیان خاوندوں کے دوست بنانے کو کیا کرتی ہین سعید سے بھی
روایت ہے کہ تمیمہ وہ ہے جو قبل بلا کے باندھا جاتا ہے نہ بعد بلا کے **ف** ان دونون کا
کبیرہ ہونا مقتضا ہی احادیث مذکورہ ہے خصوصا اس جہت سے کہ اونکا نام شرک رکھا ہے لیکن
معلوم نہین کہ کسینے بالخصوص ساتھ اسکے تصریح کی ہو لیکن اسمین شک نہین ہے کہ یہ اعتقاد
جہل و ضلال بلکہ اکبر کبائر ہے پھر گو شرک نہو لیکن مؤدی طرف شرک کے ہے اسلئے کہ سوا اللہ پاک
کے کوئی نافع و ضار نہین ہوتا ہے رقی سے وہ رقی مراد ہین جو زبان عربی مین نہ ہون اور
اونکے معنی معلوم نہون ایسی رقی حرام ہوتی ہین خطابی و بیہقی نے ساتھ اسکے تصریح کی ہے
ابن عبد السلام نے حدیث اعرضوا علی رقاکم سے اسپر استدلال کیا ہے کیونکہ مجہول اللفظ والمعنے
محتمل ہے کہ کفر یا سحر ہو پھر خطابی نے کہا ہے کہ جو مفہوم المعنی ہین اور اونمین ذکر اللہ کا ہو وہ مستحب
متبرک ہے انتہی یہ لفظ زواجر کا اگر شرک نہو ٹھیک نہین ہے اسلئے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اوسکا نام شرک رکھدیا ہے تو اب اوسکے شرک ہونے مین کیا شبہ باقی رہ سکتا ہے
اور کون شک کرسکتا ہے

فصل ناخوشی لقاء خدا سے گناہ کبیرہ ہے

حدیث عائشہ مین آیا ہے حضرت نے فرمایا جو دوست رکھتا ہے اللہ سے ملنے کو اللہ اوسکا ملنا دوست

رکہتا ہے اور جو کوئی مکروہ رکہتا ہے ملنا اللہ سے اللہ اوسکے ملنے کو مکروہ رکہتا ہے الحدیث رواہ
الشیخان پہلا حال مومن کا ہے دوسرا حال کافر و فاجر کا ہے اس باب مین کئی حدیثین مختصر و مطول
آئی ہین **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث سے اگرچہ مینے نہین دیکہا کہ کسی نے اسکا ذکر کیا ہو ہان
سوء ظن باللہ کو بہت لوگون نے کبیرہ کہا ہے حدیث مین آیا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے انا عند ظن
عبدی بی ان ظن بی خیرا فلہ وان ظن شرا فلہ رواہ احمد وابن حبان والبیہقی عن
واثلۃ مرفوعاً۔

کتاب زکوۃ کی

ندینا زکوۃ کا یا دیر لگانا بعد وجوب کے بغیر عذر شرعی کے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی**
وویل للمشرکین الذین لا یؤتون الزکوۃ زکوۃ ندینے والون کا نام مشرک رکہا ہے اور
فرمایا ہے بل ہو شر لہم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ **وقال تعالی**
یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم ہذا ما
کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین نہین ہے کوئی سونے چاندی
والا جو اونکا حق ادا نہین کرتا ہے لکن جب قیامت ہوگی تو آگ کے تختے بناکر جہنم مین اوس سے
اوسکے پہلو ماتہے پیٹھ کو داغ دینگے رواہ الشیخان یہی حکم حق مین صاحب شتر و گاو و گوسفند
کے فرمایا ہے کہ وہ قیامت مین اوسکو روندینگے وہ پچاس ہزار برس کا دن ہوگا پہر جنت مین
جائے یا آگ مین پڑے زواجر مین اس مقام پر بہت سی حدیثین وعید ترک زکوۃ و ذم بخل کی
لکہی ہین **ف** اسکا کبیرہ ہونا مجمع علیہ ہے قلیل و کثیر زکوۃ مین کچہ فرق نہین ہے
اور نہ درمیان زر و سیم و حیوانات کے جس چیز پر احادیث مین زکوۃ فرض ہے اوسکا یہی حکم ہے
ابن مسعود کہتے ہین لاوے صدقہ یعنی منکر زکوۃ منجملہ ملعونین کے ہے بزبان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر اسی لئے تاخیر ادای زکوۃ کو بعض ائمہ نے کبیرہ گنا ہے انتہی پہلے ہم کہہ چکے ہین کہ ترک

نماز اور ترک زکوٰة کا ایک حکم ہے بلکہ صوم و حج کا بھی یہی حال ہے کہ تارک ان سب کا بلا عذر باوجود
امکان و قدرت کے کافر ہو جاتا ہے حدیث بنی الاسلام علی خمس مین ان سب کا سوق
ایک مساق پر آیا ہے پھر حق مین ہر واحد کے حکم کفر کا احادیث متعددہ مین علیحدہ علیحدہ اور مجموعاً بھی فرمایا ہے

فصل

بخل کرنا قرضخواہ کا قرضدار پر جسکی عسرت کو وہ جانتا ہے ساتھ ملازمت یا حبس کے کبیرہ ہے *
حدیث مین آیا ہے جسنے مہلت دی تنگدست کو یا کچھ چھوڑ دیا اوسکو قرض مین سے یا بالکل
تو بچا دیگا اوسکو اللہ بھاپ جہنم کی رواہ احمد باسناد جید عن ابن عباس مرفوعاً
دوسری حدیث حسن مین آیا ہے جسنے دور کیا اپنے قرضدار سے یا مٹا یا اوسکو وہ سایۂ عرش
مین ہوگا دن قیامت کو اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین بعض مین انظار پر موسر کے
اور تجاوز پر معسر سے وعدہ دخول جنت کا فرمایا ہے **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ
اسکی تصریح اس باب مین نہین دیکھی ہے اسلئے کہ مہلت نہ دینا مفلس کو داخل ایذاء مسلمین ہے
جو شخص مہلت نہ دیگا وہ جہنم کی بھاپ سے بھی نہ بچیگا یہ سخت وعید ہے اس سے کبیرہ ہونیکی تاکید نکلتی ہے

فصل خیانت کرنا صدقہ مین گناہ کبیرہ ہے

مسلم مین مرفوعاً آیا ہے جسکو عامل کیا ہے کسی کام پر پھر چھپایا اوسنے ہمسے ایک تاگا یا زیادہ
تو یہ غلول ہے یعنی خیانت وہ اوسکو دن قیامت کے لائیگا بقیع مین حضرت کا گذر ایک قبر پر ہوا
اذان کرکے ہٹ گئے پوچھا تو فرمایا مینے اسکو بنی فلان پر ساعی مقرر کرکے بھیجا تھا اسنے
ایک کمل خیانت کر لیا اب مثل اوسکے ایک پیراہن آگ کا پہنایا گیا ہے رواہ ابو داود و ابن
خزیمة **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ تصریح اسکی نہین دیکھی ہان مطلق خیانت کو
کبیرہ گنا ہے وہ اسکو بھی شامل ہے *

فصل

جبایت مکوس کی اور داخل ہونا اوسکے توابع مین جیسے کتابت کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ مراد جبایت سے
اگاہنا مکس کا ہے یہ فعل داخل ہے اس آیت مین انما السبیل علی الذین یظلمون الناس و
یبغون فی الارض بغیر الحق اولٰئک لہم عذاب الیم سارے سکاس یعنے مکس لینے والے
خواہ جابی ہون یا کاتب شاہد وازن کائل وغیرہم سب اکبر اعوان ظلمہ سے ہین بلکہ خود ہی ظلمہ ہین اسلئے کہ جو حق
کے مستحق نہین ہین وہ لیتے ہین اور جو شخص مستحق نہین ہے اوسکو دیتے ہین اسی لئے حدیث مین آیا ہے
کہ صاحب مکس جنت مین نہ جائیگا کیونکہ اونکا گوشت حرام سے اوگا ہے اور متقلد مظالم عباد ہو آج
قیامت مین پاس مکاس کے کیا ہوگا جو وہ لوگون کو دیگا ہان وہ اوسکے حسنات لے لینگے اگر ہونگے
ورنہ اونکے گناہ اوسپر لادے جاوینگے بغوی نے کہا ہے مراد صاحب مکس سے وہ شخص ہے جو محصول
سائر کا تجار سے بنام مناد عشر یعنے زکوٰۃ لیتا ہے منذری نے کہا ابتو ایک مکس اور ہے اوسکا کچھ نام
نہین ہے اوسکا لینا بالکل حرام و سحت ہے اور اوسکا کہانا پیٹ مین آگ کا بھرنا ہے اللہ کے سامنے
اوسکی حجت بالکل کمزور ہوگی اللہ کا اوپر غضب ہوگا عذاب شدید مین گرفتار ہونگے انتہی اس زمانہ آخر
مین بے گنتی انواع مکس کے نکلے ہین ہر چیز پر ٹکس لگتی ہے کیا گہر کیا جانور کیا پرندہ کیا سواری
کیا لکڑی گہاس یا کبر اکیا ہر چیز بلقینی نے کہا ہے مکاس کہتے ہین محدث مکس کو جو احداث مکس کا
کیا کرتا ہے یعنی موجد محاصل و مکس اشیاء ہے اور اوسکو بہی کہتے ہین جو طریقہ ردیہ پر چلتا ہے اور
لقبائے پر مرتب معلوم لیتا ہے حدیث ان سب معانیکو متضمن ہے مکاس کو عشار بہی کہتے ہین اسلئے
کہ مال کا عشر وصول کرتا ہے حدیث مین آیا ہے اللہ عشار کی دعا قبول نہین کرتا ابن حبان کا لفظ
یہ ہے آخر ہونگے تمپر امرا جو قریب کرینگے بد لوگون کو اور دیر کرینگے نماز مین وقت سے سو جو کوئی پاوے
تم مین سے اونکو تو نہ ہے عریف اور شرطی اور جابی اور خازن اونکا یعنے چودہری اور خزانچی اور
سائر دار اور خزانچی ہے یہ خدمت اونکی طرف سے قبول نکرے واحدی نے تفسیر اس آیت مین

لا یستوی الخبیث والطیب جابر سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم میری تجارت شراب فروشی تھی میں نے شراب بیچکر بہت مال جمع کیا ہے بھلا اگر میں اوسکو
اللہ کی طاعت میں صرف کرون تو کچھ نافع ہوگا فرمایا اگر تو اوسکو حج یا جہاد یا صدقہ میں صرف کریگا تو
برابر ایک پر پشہ کے بھی اجر نہ ہوگا اللہ قبول نہیں کرتا ہے مگر پاک اوسپر یہ آیت اوتری حسن وعطا نے
کہا ہے مراد طیب وخبیث سے مال حلال وحرام ہے

ف

اسکا کبیرہ گناہ ہونا ظاہر ہے ایک
جماعت نے اسکی تصریح کی ہے بے گنتی وعیدات اس باب مین آئی ہین جو حکم مکاس کا ہے وہی
حکم اوسکا ہے جو جمیع خرچ وخواہ حصول اسباب کو کھاتا پیتا ہے ابن عبدالسلام اسی طرف گئے ہین یہ
خیال بعض تجار کا کہ جو کچھ اونہوں نے بابت مکس کے دیا ہے وہ زکوۃ مین محسوب ہوتا ہے بالکل
غلط ہے اسلئے کہ حاکم نے مکاسین کو کچھ زکوۃ لینے پر مقرر نہیں کیا ہے بلکہ اسباب پر مقرر کیا ہے
کہ کوئی سامان تجارت کا کیون نہ ہو تھوڑا یا بہت اوسپر عشر لے لین خواہ اوسمین زکوۃ واجب ہوتی ہو
یا نہ ہو ان مکاسین کو بمنزلہ دزدان و راہزنان شمار کیا ہے بلکہ اون سے بھی اقبح واشر سمجھا ہے

فصل

بھیک مانگنا آسودہ حال سے مال کا یا صدقہ کا بطور طمع وتکثیر گناہ کبیرہ ہے حدیث طبرانی
وغیرہ مین بسند صحیح آیا ہے جسنے سوال کیا بغیر فقر کے گویا وہ انگار کھاتا ہے فرمایا حلال نہین
ہے سوال کسی غنی اور قوی کو مگر صاحب فقر مدقع یا صاحب غرم مفظع کو اور جو کوئی مانگے
لوگون سے ثروت کے لئے وہ خموش ہو جائیگا اوسکے منھ مین دن قیامت کو اور ریگ شائیں
گرم جہنم سے جسکو جسم مین کھاتا ہے وہ کھائیگا اب چاہے کم کرے یا زیادہ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب
ہے مدقع وہ ہے جو مٹی مین ملا رہتا ہے مفظع وہ ہے جو قرض پایا وان سے بالکل تباہ ہو
خموش کے معنی ہین بے گوشت دوسری حدیث مین ہے وہ غنا جسکے ہوتے ہوئے سوال کرنا نہ چاہئے بقدر
طعام صبح وشام کے ہے دوسری سند مین پچاس درہم یا بقدر اوسکی قیمت کے سونا ذکر کیا ہے

ابوداؤد وحاکم کا لفظ یہ ہے کون کفیل ہوتا ہے مجھسے سوال نکرنے کا لوگون سے کسی شئے کا مین
کفیل ہوتا ہون اوسکے لئے جنت کا بزار کا لفظ یہ ہے سائل ہونا غنی کا آگ ہے اگر تھوڑا ملا تھوڑی
آگ ہے اور اگر زیادہ دیا گیا تو زیادہ آگ ہے ف سوال کا کبیرہ ہونا ان حدیثون سے
ظاہر ہے اگرچہ تصریح اوسکی نہین دیکھی مگر وعید بہت سخت آئی ہے ۰

فصل

الحاح کرنا سوال مین جس سے مسئول کو ایذائے شدید ہو گناہ کبیرہ ہے حدیثًا ابوہریرہ مین مرفوعًا
آیا ہے اللہ دشمن رکھتا ہے سائل ملحف کو روایت ابن ماجة وابونعیم مراد ملحف سے ملح ہے
یعنی پیچھے پڑکر مانگنے والا بزار کا لفظ یہ ہے اللہ دشمن رکھتا ہے سائل ملح کو ابن خزیمہ کا لفظ یہ ہے آدمی
میرے پاس آکر مانگتا ہے مین اوسکو کچھ دیتا ہون وہ اپنی گود مین نہین اوٹھاتا مگر آگ کو دوسری حدیث
مین آیا ہے تم الحاف نکرو سوال مین جو کوئی اسطرح لیتا ہے کچھ تو اوسمین برکت نہین ہوتی ہے
ف تنگ کرکے لینا کبیرہ ہے مطابق ظاہر ان احادیث وغیرہ کے اگرچہ اسکی تصریح نہین کی
کیونکہ بعض روایات مین اسپر لعنت بھی آئی ہے یہ نشان ہے تکبیر کا نار ٹھیرانا اس مال کا وعید شدید
ہے ہان اگر سائل مضطر ہے اور مسئول ظالم مانع ہے تو الحاح اوسدم حرام نہوگا الحاح کا کبیرہ ہونا کچھ
مقید ساتھ تکرار سوال کی نہین ہے کہ دو بار تین بار مانگے بلکہ مقید با یذا ہے کہ عرفا تنگ ہوا اور
مسئول غصہ مین آکر حیز اعتدال سے نکل کر گالی گلوچ کرنے لگے لام کاف پر آجاوے کہ یہ ایذا شدید
و خلق قبیح اور معاصی متعددہ ہین جو بسبب الحاح کے وقوع مین آئے اور باعث اوسکا وہ ملح
ہوا اسلئے الحاح کبیرہ ٹھیرا ۰

فصل

منع کرنا انسان کا اپنے قریب یا مولی کو اوسکے سوال سے باوجود اپنی قدرت اور اوسکے اضطرار کے

والا گر کوئی شخص [illegible] نہیں ہے گناہ کبیرہ [illegible] حضرت [illegible] نے فرمایا
[illegible] ہے [illegible] اس [illegible] نا [illegible]
وہ شخص [illegible] اسکو [illegible] کر [illegible] کہ ایک سانپ [illegible]
[illegible] رواہ الطبرانی فی الاوسط والکبیر باسناد جید
ف اسکا کبیرہ گناہ واضح ہے [illegible] اس پر وعید شدید آئی ہے [illegible]
[illegible] صالح اور [illegible] مستحق [illegible]
کرنا اور یہ معصیت [illegible] ارشاد [illegible]

فصل صدقہ وغیرہ کا احسان کرنا کبیرہ ہے

اللہ پاک نے فرمایا ہے ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی وقال تعالیٰ لا تبطلوا
صدقاتکم بالمن والاذی اور حضرت [illegible] ہے [illegible] جو منت کرنے سے ساتھ [illegible]
کے لیئے صدقہ کا احسان مت رکھو کہ یہ باطل کر دیتا ہے شکر کو اور مٹا دیتا ہے اجر کو منت رکھنا یوں ہے
کہ اپنے احسانات کو شمار کرے یا اور لوگوں سے ذکر کرے اور اس شخص سے جسکی اطلاع کو لینے والا دوست
نہیں رکھتا ہے یا آپ کو اس سے بہتر سمجھے کہ میں محسن ہوں اور وہ محسون ہے اسلئے [illegible]
کا اس سے شک نہیں ہے کہ کہیں وہ دعا بمقابلہ احسان کے ہو کر ساقط اجر ہو جاوے اذی
یہ ہے کہ اسکو جھڑک دے یا عار دلائے یا گالی دے برا کہے اس سے بھی اجر ساقط ہو جاتا ہے
حدیث ابوذر میں آیا ہے تین آدمی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہیں کریگا ان سے قیامت کو اور نہ پاک کریگا انکو
اور ان کے لئے عذاب الیم ہے اور تین سے ایک منان کا نام بھی لیا ہے ف اسکو ایک
جماعت نے کبیرہ کہا ہے ظاہر وعید شدید یہی ہے اس باب میں بہت حدیثیں آئی ہیں جو
ذکر بزواجر میں کیا ہے۔

فصل

زیادہ پانی کا روکنا کسیکو نہ دینا باوجود احتیاج واضطرار کے گناہ کبیرہ ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعا آیا ہے تین شخص ہین کہ بات نکریگا اونسے اللہ دن قیامت کو اور نہ دیکھیگا طرف اونکے اور نہ پاک کریگا اونکو اور اونکے لئے عذاب الیم ہے ایک وہ آدمی ہے جو زیادہ پانی پر ہے جنگل مین منع کرتا ہے اوس سے مسافر کو رواہ الشیخان دوسری روایت مین ہے اللہ اوس سے کہیگا آج منع کرونگا مین تجکو اپنے فضل سے جسطرح منع کیا تھا تو نے فضل اوس چیز کا جو تیرے ہاتھون نے نہین بنائی تھی ابو داؤد کا لفظ یہ ہے لوگ شریک ہین تین چیز مین پانی نمک آگ مین ابن ماجہ نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ قیمت اوسکی حرام ہے یعنی پانی کی قیمت یہ کبیرہ ہے بدلیل حدیث اول بوجہ وعید شدید بلقینی وغیرہ نے بھی اسکی تصریح کی ہے لکن بقید شرط معتبر جس کا ذکر تنبیہ مین کیا گیا *

فصل

کفران نعمت خلق کا جو مستلزم ہے کفران نعمت حق کو گناہ کبیرہ ہے ابن عمر کا لفظ مرفوعا یہ ہے جو کوئی احسان کرے تمسے تم بدلا دو اوسکا اگر نہ پاؤ تو دعا کرو اوسکے لئے یہانتک کہ جان لو کہ تمنے اوسکا عوض کر دیا رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ والحاکم وصححہ دوسری روایت مین یون ہے اگر عاجز ہو تم اوسکی جزا سے تو دعا کرو یہانتک کہ جان لو کہ تمنے شکر ادا کیا اللہ شاکر ہے شاکرون کو دوست رکھتا ترمذی کا لفظ یہ ہے جسنے ثنا کی اوسنے شکر کیا جسنے چھپایا اوسنے کفر کیا ابن حبان کا لفظ یہ ہے ومن کتمہ فقد کفرہ ابو داؤد کا لفظ یہ ہے فذکرہ فقد شکرہ وان کتمہ فقد کفرہ احمد کا لفظ بسند ثقات یون ہے بڑا شکر گزار لوگونمین اللہ کا وہ ہے جو بڑا شکر گزار ہے لوگون کا دوسری روایت یہ ہے شکر نہین کرتا اللہ کا جو شخص کہ شکر نہین کرتا ہے لوگون کا اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے

حبان میں احمد کا لفظ ہے کہ شہوت خفیہ سے بڑا شرک ہے اور ترک تجرد کی کثرت ف اسکا
کبیرہ گناہ ہونا ثابت ہے لیکن معلوم نہیں کہ کب سے اسکے ساتھ فرض کی ہوئی

فصل

سوال کرنا اللہ کے نام سے کسی شے کا سوای جنت کے اور دنیا منقول کو نا وجہ دسوال بوجہ
اللہ کے گناہ کبیرہ ہے حدیث ابو موسی اشعری میں مرفوعاً آیا ہے ملعون ہے جسنے سوال کیا
بوجہ اللہ ملعون ہے وہ جو سوال کیا گیا بوجہ اللہ اور نہ دیا اوسنے سائل کو جب تک کہ سوال
نہیں کیا ہے اوسنے ہجر لینے امر قبیح کا یا سوال قبیح بکلام قبیح نہیں کیا ہے رواہ الطبرانی
بسند صحیح دوسرا لفظ یہ ہے کیا خبر دون میں تمکو بدترین خلق سے کہا ہان فرمایا وہ شخص ہے
جو مانگتا ہے اللہ کے واسطے اور دیا نہیں جاتا رواہ النسائی وابن حبان ترمذی نے اسکو
حسن غریب کہا ہے ف ان دونون امر کا کبیرہ ہونا صریح حدیث صحیح سے ہے اسلئے کہ
سائل ومسئول دونون پر لعنت آئی ہے لیکن علما نے مکروہ کہا ہے حرام بھی نہیں تھا اچھا
اسکی کہ کبیرہ گناہ ہونا کدام علیمی سے کبیرہ اسکی مستفاد ہوتی ہے

کتاب الصوم

ترک کرنا ایک روزہ کا ایام رمضان سے اور توڑنا اسکا جماع وغیرہ سے بغیر عذر مرض یا سفر
کے گناہ کبیرہ ہے ابن عباس کا لفظ مرفوعاً یہ ہے رستیان اسلام کی قاعدے دین کے تین ہیں
جنپر بنیاد اسلام کی ہے جس کسینے ترک کیا ایک کو اونمیں سے وہ کافر حلال الدم ہے شہادت
لا الہ الا اللہ نماز فرض روزہ رمضان کا رواہ ابو یعلی بسند حسن دوسری روایت یون ہے
جسنے چھوڑا ایک کو اونمیں سے وہ کافر باللہ ہے نہ اوسکا فرض قبول اور نہ نفل اور حلال ہے
مال وخون اوسکا تیسری روایت میں آیا ہے جسنے افطار کیا ایک دن رمضان سے بغیر رخصت

اور مرض کے قضا نہین کرتا اوسکو روزہ رکہنا سارے زمانہ کا اگرچہ صائم الدہر رہے رواہ الترمذی
وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ والبیہقی وذکرہ البخاری تعلیقا غیر
مجزوم بہ اسی حدیث کے موافق علی وابن مسعود بہی ہین احمد کا لفظ مرسلا یہ ہے چار چیزین ہین
جنکو اللہ نے اسلام مین فرض کیا ہے جسنے تین چیزین کین تو وہ کسی شئے سے مغنی نہین ہوا جبتک
کہ سب بجا لائے نماز زکوٰۃ صوم حج بیت ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے حدیث مذکور دلیل ہے

فصل تاخیر کرنا قضاء رمضان کی ہے کبیرہ ہے

ہینے نہین دیکہا کہ کسینے اسکو کبیرہ گنا ہو لکن جبکہ وہ تعدی افطار سے فاسق ہوگیا تو فوراً اوسپر توبہ
کرنا اسلئے خروج کے فسق سے واجب ہے اور یہ توبہ صحیح نہین ہوتی ہے مگر قضا سے سو جب
قضا مین بغیر عذر تاخیر کی تو متمادی فی الفسق رہا یہ تمادی خود ایک دوسرا فسق ہے اس سے
واضح ہوا کہ تاخیر کرنا قضاء صوم مین فسق ہے یہ حکم ہر واجب مین جسکو براہ تعدی ترک کیا ہے
اور اوسکی قضا مین دیر لگائی ہے جاری ہوسکتا ہے جیسے نماز فرض اور حج فاسد یا تاخیر رمضان
تا رمضان دیگر اگرچہ وہ افطار کسی عذر ہی سے کیوں نہ کیا ہوا اسلئے کہ قرب رمضان دیگر سے تضییق ہوگی
ہر دو ہی نے کتاب ادب القضا مین کہا ہے ترک کرنا فرائض مامور بہا کا جو کہ واجب علی الفور ہین کبیرہ ہے

فصل

روزہ غیر واجب رکہنا عورت کا فوراً باوجود حضور شوہر اور اوسکی عدم رضامندی کے گناہ کبیرہ ہے
صحیحین مین آیا ہے حلال نہین ہے کسی عورت کو یہ کہ روزہ رکہے اور شوہر اوسکا حاضر ہو مگر اوسکے
اذن سے احمد نے بسند حسن اتنا اور زیادہ کیا ہے مگر رمضان کا دوسری روایت صحیحہ یون ہے
روزہ نہ رکہے عورت اور زوج اوسکا حاضر ہو ایکدن بہی سوا ماہ رمضان کے مگر اوسکے اذن سے
طبرانی کا لفظ یہ ہے شوہر کا حق ہے زوجہ پر کہ نہ رکہے روزہ نفل کا مگر اوسکی اجازت سے

اگر کبیگی تو یہ ہوکہ بیاسی بہیگی تسلی ہوگا **ف** اگرچہ معلوم نہین ہے کہ کسینے اسکو کبیرہ گناہ لکہا مگر حدیث صریح ہے اُسکی تکفیر پر۔

فصل روزہ رکہنا عیدین اور ایام تشریق مین کبیرہ ہے

حدیث مین آیا ہے دن فطر کا اور دن نحر کا اور ایام تشریق عید ہے ہم مسلمانونکے یہ دن کہانے پینے کے ہین رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی والحاکم ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے روزہ رکہا نوح علیہ السلام نے دہر کا مگر دن فطر اور دن اضحی کے مسلم کا لفظ یہ ہے لائق نہین ہے روزہ رکہنا دو دن مین دن اضحی اور دن فطر کے رمضان سے احمد و نسائی کا لفظ یہ ہے تم روزہ نرکہو ان ایام تشریق مین کہ یہ ایام اکل و شرب کے ہین **ف** احادیث نہی مین ان صیام سے بہت آئی ہین اسلئے ان کا کبیرہ محتمل ہے کیونکہ اسمین اعراض ہے اللہ کی ضیافت سے اور نہی مین کہتا ہون اصل نہی مین تحریم ہے جب تک کہ کوئی صارف نہو اور یہ بہت مقتضی ہوتی ہے تکبیر کو اسلئے ان ایام کا صیام کبیرہ ہو سکتا ہے صاحب زواجر نے اسجگہ احادیث متعلقہ صوم کو اپنی کتاب اتحاف اہل الاسلام بخصوصیات الصیام سے نقل کیا ہے وہ احادیث ہماری اصل غرض سے علیحدہ تہیں اسلئے ذکر اونکا بطور خلاصہ نہیں کیا گیا۔

کتاب الاعتکاف

ترک کرنا اعتکاف منذور معینہ کا اور باطل کرنا اوسکا جماع سے اور جماع کرنا مسجد مین گو غیر معتکف ہو گناہ کبیرہ ہے ان تینون امر کا کبیرہ گنا گو ہو دو پر تصریح نہین ہے دو امر اول کا یہ قیاس رمضان پر ہے بجامع وجوب و تضییق اور امر سوم کا بوجہ قبح شدید جو مشتمل ہے انتہاک حرمت ساتہ دین اور رقت دیانت کے کیونکہ مساجد اللہ کی گہرین مرفوعہ ہین اور تلطیخ مساجد ساتہ قاذورات کے کفر ہے تو جماع کرنا وہان بالاولی کبیرہ ہوگا اسلئے کہ اوسمین ہتک حرمت

کاہے اور قریب ہے تکلیف بالقدر سے واللہ اعلم ؛

کتاب الحج

ترک کرنا حج کا باوجود قدرت کے مرنے تک گناہ کبیرہ ہے علی رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی مالک
ہوا زاد و راحلہ کا جو پہنچا وے اوسکو بیت اللہ تک اور اوسنے حج نکیا تو نہین ہے اوسپر یہ کہ مرے یہودی
یا نصرانی ہوا اسلئے کہ اللہ فرماتا ہے وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا رواہ الترمذی
والبیہقی من روایۃ الحارث عن علی حارث مین لوگون نے کلام کیا ہے شعبی و ابن المدینی اوسکی تکذیب
کرتے ہین ایوب نے کہا ابن سیرین کا یہ اعتقاد تھا کہ عام روایت اوسکی علی سے باطل ہے ابن معین
و نسائی و ابن حبان حرث کو کبھی ضعیف کبھی ثقہ بتاتے ہین نسائی کا میل طرف توثیق کے ہے اوس سے احتجاج
کرتے ہین اوسکے امر کو قوی بتاتے ہین ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے ہم اوسکو نہین پہچانتے
مگر اسی وجہ سے انتہی حاصل یہ ہے کہ حدیث ضعیف ہے جسطرح کہ نووی نے شرح مہذب مین کہا ہے
ہان یہ حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے صحت کو پہنچی ہے اسیلئے اونہون نے کہا تھا مینے ارادہ کیا ہے کہ مین
کچھ لوگ طرف ان شہرون کے بھیجون وہ جا کر دیکھین کہ کون لوگ مالدار ہین جنہون نے حج نہین کیا ہے
اونپر جزیہ مقرر کرین وہ مسلمان نہین ہے سو ایسی بات کوئی اپنی راے سے نہین کہہ سکتا ہے اسلئے
یہ حدیث حکم مرفوع مین ہے ابن حجر مکی کہتے ہین اسیلئے مینے فتوی دیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اسکو بیہقی
نے عبداللہ بن سابط سے اونے ابو امامہ سے اونے حضرت سے روایت کیا ہے جسکو نرد کا کسی حاجت
ظاہرہ یا مرض حابس یا سلطان جائر نے اور حج نکیا اوسنے تو چاہے یہودی مرے یا نصرانی انتہی مین
کہتا ہون یہ حدیثین اگرچہ ضعیف بھی ٹھیرین تو بھی معنی اسکے صحیح ہین اسلئے کہ پانچون بنیاد اسلام
کا دربارۂ ترک کے ایک ہی حکم کفر کا ہے جبکہ باوجود قدرت و عدم عذر کے اونکا تارک ہوا انتہی قولی
بزار کا لفظ یہ ہے اسلام کے آٹھ سہم ہین ایک کلمۂ اسلام دوم نماز سوم زکوۃ چہارم روزہ پنجم حج
بیت ششم امر معروف ہفتم نہی عن المنکر ہشتم جہاد فی سبیل اللہ بیشک وہ خائب ہوا جسکے لئے کوئی سہم

وہین ہے سعید بن جبیر نے کہا میرا ایک ہمسایہ سو سر گیا اوسنے حج نکیا تہا مینے اوسپر نماز جنازہ کی نہ پڑہی **ف** یہ وعیدات شدیدات صریح مین صاحت تکبیر اس گناہ کے اہل علم نے بھی اسکی تصریح کی ہے اسجگہ اطلاق کبیرہ کا کفر پر آیا ہے ؏

فصل

جماع کرنا یسی ابلاج حشفہ کا یا مقدار حشفہ کا ذکر بدا کا نرے فرج مین گو بہیمہ سے ہو عامدا عالم مختار ہو کر حج مین قبل تحلل اول کے یا عمرہ مین پہلے تحلل سے گناہ کبیرہ ہے اسمین اگرچہ کوئی وعید نظر سے نہین گذری اور نہ کسیکو دیکہا کہ اوسنے اس کام کو کبیرہ گنا ہو لکن جبکہ اونہون نے جماع وغیرہ کو مفسد صوم شمیر اکبیرہ گنا ہے تو اوسپر قیاس کرکے اس مفسد نسک کو بجماع کبیرہ کہہ سکتے ہین بلکہ بالاولی اسلئے کہ صائم مفسد بغیر جماع پر سوا اثم و قضا کے اور کچہ لازم نہین ہے اور یہان علاوہ اثم و قضا کے کفارہ بہی آتا ہے کہ ایک شتر پنجسالہ ذبح کرے اور بصورت عجز گاو دوسالہ یہ بہی نہو سکے تو بز یکسالہ یا دو سالہ یا قیمت بدنہ طعام سے صدقہ دے ورنہ عوض ہر مد کے ایکدن روزہ رکہے اور سکر کو پورا کرے اور یہ روزہ رکہنا حرام مین اولی ہے انتہی یہ فتوی موافق مذہب شافعیہ کے ہے

فصل

قتل کرنا محرم حج یا عمرہ کا کسی صید ماکول وحشی کو عامدا عالم مختار ہو کر گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے لا تقتلوا الصید وانتم حرم ومن قتلہ منکم متعمدا فجزاء مثل ما قتل من النعم یحکم بہ ذوا عدل منکم ھدیا بالغ الکعبۃ او کفارۃ طعام مساکین او عدل ذلک صیاما لیذوق وبال امرہ الآیۃ اسکا کبیرہ گناہ ہونا موجب صراحت آیہ کریمہ کے ہے اسکی تصریح ایک جماعت نے بہی کی ہے قاتل صید کو فاسق کہا ہے اسلئے کہ اوسنے ایک حیوان محترم کو بلا کسی ضرورت کے جان سے مارا ہے شرح الیضاح مین اسجگہ پر کلام مبسوط کیا گیا ہے ظاہر یہ ہے کہ بقیہ محرمات احرام کبائر نہین ہین ؏

فصل

احرام باندہنا حلیلہ کا حج نفل یا عمرہ کے لئے بغیر اذن حلیل کے اگرچہ گھر سے باہر نہ نکلی ہو گناہ کبیرہ ہے اسکا کبیرہ ہونا قیاس کیا گیا ہے عورت کے روزہ رکہنے پر بغیر اذن شوہر شاہد کے بلکہ یہ اوس سے اولی تر ہے بسبب طول زمن اور احتیاج خروج الی السفر کے اور اسمین ایک طرحکا تہتک ہے +

فصل استحلال بیت الحرام کا کبیرہ ہے

ایک آدمی نے کہا ای رسول اللہ کبائر کیا ہین فرمایا نو ہین اونمین سے ایک استحلال بیت الحرام کو بہی ذکر کیا ہے رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاہ بیہقی کا لفظ یہ ہے کبائر نو ہین سب مین بڑا کبیرہ شرک ہے پہر حلال کرنا خانۂ خدا کا ف مراد استحلال سے یہ ہے کہ جو بات وہان کرنا درست نہین ہے وہ کرے جیسے چڑہائی کرنا اہل مکہ پر اور قتال کرنا اوس جگہہ ٭

فصل الحاد کرنا حرم مکہ معظمہ مین گناہ کبیرہ ہے

اللہ پاک نے فرمایا ہے ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم ابن عباس نے کہا یہ آیت حق مین عبد اللہ بن انیس کے اوتری ہے حضرت نے اوسکے ہمراہ ایک مہاجر یا انصاری کو بہیجا تہا باہم اونکے انساب مین افتخار ہوا ابن انیس نے غضب مین آکر اوس انصاری کو قتل کیا پہر مرتد ہو کر طرف مکہ کے بہاگ گیا رواہ ابن ابی حاتم بسند فیہ ابن لہیعۃ الحاد سے مراد اس جگہ نزدیک مفسرین کے شرک ہے یہی قول ہے ابن عباس ومجاہد وقتادہ وغیر واحد کا یا قتل کرنا بلا جرم [illegible] جسکو قتل کرنا [illegible] ظلم کرنا [illegible] قول ہے ابن عباس کا دوسرا قول انکا یہ ہے کہ حلال کرے تو وہان اوس چیز کو جسے اللہ نے حرام کیا ہے زبان یا قتل سے مجاہد نے کہا مراد ظلم سے عمل سیئہ ہے پہر کہا بیع. لا واللہ بلی واللہ کہنا ہی سعید بن جبیر وحبیب بن ثابت

نے کہا ہے مراد احتکار ہے طعام کا مکہ معظمہ میں ابن عمر کہتے ہیں بیع طعام بعد احتکار کے مکہ معظمہ میں الحاد
ہے ابن عباس نے کہا گالی دینا خادم کو ظلم ہے ابن جبیر نے کہا ظلم تجارت کرنا امیر کا ہے کہ معظمہ میں ابن عمر
دو خیمے رکھتے تھے ایک حل میں دوسرا حرم میں جب کسی گھر والے پر خفا ہونا چاہتے حل میں جا کر خفا ہوتے
کسی نے پوچھا یہ کیوں کرتے ہو کہا ہم نے سنا ہے کہ گھر والوں سے کلا واللہ وبلی واللہ کہنا منجملہ الحاد کے
ہے **ف** تیدلام سے معلوم ہوا کہ اصل معنی الحاد کے اسجگہ مراد نہیں ہیں بلکہ مراد وہ عدول
عن القصد ہے جو متلبس بظلم ہو اور ظلم شامل ہے سائر معاصی کبائر وصغائر کو اسلئے کہ ہر معصیت
صغیرہ جو ظلم ہوتی ہے یہ وعید کہ ہم اوسکو مزا عذاب الیم کا چکہاوینگے الحاد پر مترتب ہے اسی جگہہ سے
ابن عباس نے کہا ہے کہ سیئات مکہ معظمہ میں مضاعف ہوتے ہیں جسطرح کہ حسنات مضاعف ہوا کرتے
ہیں مجاہد نے کہا ہے مراد مضاعفت سے زیادت قبح وعذاب ہے نہ وہ مضاعفت جو حسنات
میں زیادہ کیجاتی ہے اسلئے کہ نصوص کا مصرح ہونا ساتھ اس امر کے کہ سیئہ کی جزا مثل سیئہ کے
ہوتی ہے متعین ہے لیکن ظاہر قول مجاہد وغیرہ کا یہ ہے کہ مراد حقیقت مضاعفت ہے اور اسکو
اون نصوص سے ساتھ کسی دلیل کے جو نزدیک اونکے قائم ہے مستثنے بناتے ہیں کیونکہ اگر وہ
قائل حقیقت مضاعفت کے ہوتے تو خلاف جمہور کا اس بارہ میں نکرتے کیونکہ معصیت کرنا
مکہ معظمہ میں بلا خلاف بنسبت اور جگہہ کے اقبح ہے اور دلیل اسپر کہ یہاں فقط ارادہ کافی ہوتا ہے
نظر بخصوصیت حرم یہ حدیث ابن مسعود ہے مرفوعا وموقوفا لکن وقف اشبہ ہے اگر کوئی آدمی مکہ
معظمہ میں ارادہ الحاد بالظلم کا کرے اور وہ عدن ابین میں ہو تو بھی اللہ اوسکو مزا عذاب الیم کا
چکہاویگا دوسرا لفظ بروایت ثوری یوں ہے نہیں ہے کوئی آدمی کہ ارادہ سیئہ کا کرے اور وہ
اوسپر لکھہ لیجاوے مگر وہ آدمی جو عدن ابین میں یہ ارادہ کرے کہ وہ کسی شخص کو مکہ معظمہ میں
قتل کریگا تو ضرور اللہ اوسکو مزا عذاب الیم کا چکہاویگا یہی قول ضحاک بن مزاحم کا بھی ہے +
ف ہمنے ذکر ان دونوں کبیرہ کا یعنے استحلال والحاد کا جدا گانہ بطور تغایر اس جگہہ
اسلئے کیا ہے کہ حدیث میں ذکر استحلال کا ہمراہ دیگر کبائر کے گناہ ہی انفرد سے آیا ہے اور اسجگہہ

ذکر الحاد کا فرمایا ہے محتمل ہے کہ مراد دونون سے ایک ہی شئے ہو جو آیت مین ہے یا مراد اول سے
استحلال حرمت مکہ معظمہ کا ہو گو اندر حرم کے نہو اور مراد ثانی سے وقوع معصیت کا ہو اور یہ دونون
امر کبیرہ ہین جسطرح کہ جلال بلقینی نے اسطرف اشارہ کیا ہے کہ پہلے تو استحلال بیت الحرام کا
نام لیا ہے پھر بعد چند سطر کے ذکر الحاد فی الحرم کا کیا ہے اور آیت شریفہ سے مستدل ہو کر کہا ہے
کہ رابع عشر الحاد فی الحرم ہے اگرچہ ارادہ سے ہو انتہی اطلاق آیت سے یہ بات نکلتی ہے
کہ حرم مکہ مین ہر معصیت کبیرہ ہوتی ہے ابن عباس نے کہا ہے ظلم شامل ہے ہر معصیت کو
اور پہلے ذکر دشنام خادم اور لفظ لا واللہ یعنی حلف کاذب وغیرہ کا ہو چکا ہے کہ یہ الحاد ہے
اور عطا نے کہا ہے کہ داخل ہونا حرم مین بغیر احرام کے یا ارتکاب کرنا کسی شئے کا محظورات احرام
مین سے جیسے قتل صید یا قطع شجر ہے داخل الحاد ہے حدیث یعلی بن امیہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ
احتکار طعام کا حرم مین الحاد ہے رواہ ابو داؤد و ابن ابی حاتم طبرانی کا لفظ ابن عمر سے
مرفوعاً یون ہے احتکار الطعام بمکة الحاد ظاہر یہ ہے کہ یہ امور جزئیات الحاد سے ہین
کچھ الحاد مختص باحتکار طعام نہین ہے بلکہ شامل ہے ہر معصیت کو گو ارادہ ہی سے کیون نہو
بعض مفسرین محدثین نے بعد ذکر آثار مذکورہ کے یون کہا ہے کہ یہ آثار اگرچہ دلیل ہین ان اشیاء
کے الحاد ہونے پر لکن عام تر ہین اسسے یہ تو فقط تنبیہ ہے اغلظ تر پر اسنے اسی لئے جبکہ
اصحاب فیل نے ارادہ تخریب بیت کا کیا تہا تو اللہ نے طیر ابابیل کو بہیجکر حجارہ سجیل سے انکو
مار کر عصف ماکول کر دیا اور یہ واقعہ ایک عبرت و نکال ہوا واسطے مرید سوء کے ساتہہ مکہ کے
اسیطرح وہ جیش جو زمانہ مہدی علیہ السلام مین مکہ معظمہ پر چڑہائی کرکے آویگا سارا اندر زمین
کے دہس جاویگا احمد کا لفظ یہ ہے کہ ابن عمر نے ابن زبیر سے کہا کہ اے ابن زبیر تو الحاد کرنے سے
حرم خدا مین دور رہ مینے حضرت کو سنا ہے فرماتے تہے سیلحد فیہ رجل من قریش
لو توزن ذنوبه بذنوب الثقلین لرجحت سو تو نظر کر پوشیدہ نرکہہ اسکو ابن عمرو سے بہی
اسیکی لگ بہگ روایت کیا ہے اس بنیاد پر جو گناہ اور جگہہ صغائر ہین وہ مکہ معظمہ مین کبائر ہین

یعنی اونپر عقاب شدید من حیث المحل نہ من حیث الذات مرتب ہے لیکن اسوقت وہ ایسے کبائر نہ
ٹہیرینگے جوکہ موجب فسق وقدح عدالت ہون اسلئے کہ اس قول کا عموم ممکن نہین ہے ورنہ اہل
حرم عادل نہونگے کیونکہ صون محقرات ذنوب وصغائر معاصی سے متعذر ہے اور قدیمًا وحدیثًا
اسپر اجماع ہے کہ وہ لوگ صاحب عدالت ہین باوجودیکہ یہ بات معلوم ہے کہ وہ ارتکاب صغائر کا
کیا کرتے ہین عصمت وحفظ بالکلیہ کہان ہے اس صورت مین تاویل کبیرہ ہونے کی متعین ہوگی
اسلئے کہ جسنے اوسکو کبیرہ گنا ہے ممکن نہین ہے کہ مراد اوسکی نفس کبیرہ حرم مین ہو کیونکہ یہ فسق
وکبیرہ غیر حرم مین بھی ہوتا ہے پھر حرم کی کیا مزیت اسوقت ٹہیری بلکہ مراد یہی ہے کہ او رجگہ کے
صغائر مکہ مین کبائر ہوجاتے ہین سو یہ مراد ظاہر مین مستحیل ہے اسلئے تاویل کرنا متعین ہوا
حکایت ایک ذکر شدت قبح معصیت وتعجیل عقاب کا گو منیرہ ہو مکہ معظمہ مین یہ ہے کہ
بعض طواف کرنیوالون نے طرف ایک امرد یا ایک عورت کے دیکھا تھا آنکھ بہہ کر گال پر آگئی بعض
نے اپنا ہاتھ ایک عورت کے ہاتھ پر رکھدیا تھا دونون ہاتھ چپک گئے لوگ اونکے چھڑانیسے
عاجز آگئے بعض علماء نے کہا وہ توبہ صادقہ کرین کہ پھر ایسا گناہ نکرینگے اور اللہ کی طرف ابتہال
بجالائین چنانچہ جب ایسا کیا تو ہاتھ علیحدہ ہوگئے اساف ونائلہ کا قصہ خود مشہور ہے کہ اون
دونون نے اندر کعبہ کے زنا کیا تھا مسخ ہوکر پتھر ہوگئے رہی یہ بات کہ ہم بعض کو دیکھتے ہین کہ وہ
اوسجگہ عصیان کرتا ہے اور اوسکے عقاب مین تعجیل نہین ہوتی سو عاقل آدمی ایسی بات پر دہوکا
نہین کہاتا ہے اللہ کو کون شخص اسبات سے مانع ہے کہ وہ عقوبت ظاہری سے اشنع واقبح تر عقاب مین تعجیل
نفرمائے کہ مسخ کردے حضرت حق سے دور ڈالدے ہدایت کے بعد غوایت اقبال کے بعد اعراض نصیب کرے
عیاذًا باللہ **حکایت** بعض اشخاص جسکو ہم پہچانتے تھے اور وہ ہیئت جمیلہ وفضل تام وتدین
بالغ رکہتا تھا اوسنے لغزش کہائی ایک عورت کا بوسہ نزدیک حجر کے لے لیا وہ بالکل مسخ ہوکر
بدصورت قبیح منظر بری حالت پر ہوگیا بدن ودین وعقل وکلام مین فنعوذ باللہ من الزلل
ونسأله ان یعصمنا من الفتن الی الممات **حکایت** اسی طرح بعض اہل معرفت سے

سنا ہے کہ ایک شخص نے مسجد حرام مین کوئی کام بیحیائی کا کیا تہا عجالۃً عقاب شدید مین بدنا
و دینا گرفتار ہو گیا اسیطرح ایک جماعت کا حال ہمنے اپنے اس زمانہ مین سنا ہے اگر تنگی مقام کی
اور خوف رسوائی کا اور طلب بستر نہوتا تو ہم اونکا حال بسط سے لکہتے لکن اشارہ مغنی ہے عبارہ سے
ہمارا مقصود اسجگہہ یہ ہے کہ کبہی انسان کو یہ گہمنڈ و دہوکا ہوتا ہے کہ وہ عقوبت ظاہرہ کو نہ دیکہکر
خیال کرتا ہے کہ یہان گناہ پر عجلت نہین ہوتی ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے بلکہ جو کوئی متمادی
ہوتا ہے اور اس مین ہوکر اقدام معصیت پر کرتا ہے اوسکے لئے التعجیل عقوبت کی ضرور ہوتی
ہے خواہ عقوبت ظاہرہ ہو یا باطنہ یہ عقوبت قبل اوس عذاب آخرت کے ہوتی ہے جسکے عظمت
کی طرف اللہ نے اشارہ فرمایا ہے بلکہ طرف عظمت عذاب دنیا کے **بقولہ** نذقہ من عذاب
الیم انتہی کلام الزواجر **ف** زواجر مین الحاد فی الحرم کو کبیرہ گنا ہے مگر الحاد
فی اسماء اللہ تعالی کا ذکر نہین کیا حالانکہ وہ اکبر کبائر ہے قران پاک مین اوسکا ذکر آیا ہے اللہ
کے نام سے اشتقاق اسماء کرنا یا اپنی طرف سے اوسکا کوئی نام رکہنا اگرچہ ملح ہو ممنوع ہے
اسلئے کہ اللہ پاک کے سارے نام توقیفی ہین بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نام
بہی اللہ کو اون نہین ناموں سے پکارے جو اسماء حسنی ہین نہ اون ناموں سے جنکا حکم نہین
دیا ہے گو وہ قران مین آ لئے ہون جیسے زارع منشی ماہد وغیرہ ✤

فصل

ڈرانا اہل مدینہ کو اور برا ارادہ کرنا ساتہہ اونکے اور نکالنا کسی حدث یعنی بدعت کا وہان اور جگہہ دینا
کسی محدث یعنی بدعتی کو اوسجگہہ اور کاٹنا وہان کے درخت اور گہاس کا یہ سب امور کبائر ہین
حدیث سعد مین مرفوعًا آیا ہے کہ نہین کرتا اہل مدینہ سے کوئی لکن پگل جاتا ہے جیسے نمک پانی
مین گہل جاتا ہے رواہ الشیخان مسلم کا لفظ یہ ہے ارادہ نہین کرتا ہے کوئی اہل مدینہ کا
ساتہہ برائی کے مگر گلا ڈالیگا اللہ اوسکو آگ مین جسطرح کہ تانبا پگل جاتا ہے یا نمک پانی مین

منذری نے کہا ہے کہ یہ حدیث ایک جماعت صحابہ سے صحاح وغیرہا مین مروی ہے احمد کا لفظ بسند
صحیح یہ ہے جسنے ڈرایا اہل مدینہ کو اوسنے ڈرایا اوسکو جو درمیان دونون پہلو میرے کے ہے جابر
راوی حدیث نے اسکی تفسیر یون کی ہے کہ جسنے مدینہ والون کو ڈرایا اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو ڈرایا طبرانی کا لفظ باسناد جید یون ہے انی اللہ جو کوئی ظلم کرے اہل مدینہ پر یا ڈراوے اونکو تو
ڈراتو اوسکو اور اوسپر لعنت ہے اللہ و ملائکہ کی اور سارے آدمیونکی قبول نہین ہے اوس سے صرف اور نہ عدل مراد صرف سے
فرض یا تطوع یا توبہ یا اکتساب یا وزن یا قول ہے اور مراد عدل سے فرض یا تطوع یا فدیہ یا سارے
اقوال ہین شیخین کا لفظ یہ ہے جسنے احداث کیا اوسمین کوئی حدث یا جگہ دی محدث کو تو اوسپر
لعنت ہے اللہ و ملائکہ وسارے لوگونکی قبول نکریگا اللہ اوس سے دن قیامت کو کوئی صرف اور
نہ عدل حافظ ابن القیم نے تصریح کی ہے ساتھ اسکے کہ استحلال حرم مدینہ کا کبیرہ ہے قال ابن القیم
ہو یعنی نزدیک ائمہ ثلثہ کے برخلاف ابی حنیفہ رح دلیل حدیث مسلم کی ہے لئے انس سے کہا تہا کہ
کیا رسول خدا صلعم نے مدینہ منورہ کو حرام کیا ہے کہا ہان حرام ہے کاٹی نہ جاوے گہاس تازہ اوسکی جو
کوئی یہ کام کرے اوسپر لعنت ہے اللہ و ملائکہ وسارے آدمیونکی **ف** اسکا کبیرہ گننا صریح مقاد
ہے اخبار صحیحہ کا ہے ہمنے نہین دیکہا کہ کسینے معاصر اول کو انمین سے باوجود ظہور کے کبائر مین
شمار کیا ہو ہان بعض متاخرین نے یون کہا ہے کہ استحلال حرم مدینہ کا احداث کرنا اوسمین
کبیرہ ہے زواجر مین اس جگہہ بعض احادیث فضل مدینہ منورہ کے لکہے ہین صاحب ذکر کی
اس جگہہ نہین ہے کہ اونکا محل دوسرا ہے +

کتاب الاضحیہ یعنی قربانی عید الاضحی کی کرنا

ترک کرنا قربانی کا باوجود قدرت کے نزدیک قائل وجوب کے گناہ کبیرہ ہے ابوہریرہ مرفوعاً
کہتے ہین جو کوئی گنجایش پاوے قربانی کرنے کی پہر نکرے تو وہ ہماری عیدگاہ مین نہ آوے –
ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث مذکور سے ہے اگرچہ ہمنے نہین دیکہا کہ کسی نے

اوسکی تصریح کی ہوکیونکہ منع مین حضور صلی سے وعید شدید آئی ہے شافعی وغیرہ جو قائل ندب اضحیہ ہین اونکا جواب یہ ہے کہ اگرچہ حاکم نے اس حدیث کو مرفوعا روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے لیکن موقوفا بھی روایت کیا ہے اور اورون نے کہا کہ شاید اشبہ یہی موقوف ہے تو اس صورت مین حجت تمام نہوگی حالانکہ منع کرنا حضور سے ویسا ہے جیسا کہ پیاز لہسن گندنا کہانے والے کو مسجد مین آنیسے منع فرمایا ہے اس منع مین بھی تنہا ترک پر ہے بلکہ کوئی وعید فضائل اضاحی کے مقتضی ہین مزید انتظار شارع کو سنت اضحیہ کے بیان مین ؁

فصل بیچنا کہال قربانی کی کبیرہ ہے

حضرت نے فرمایا ہے جسنے بیچی کہال اپنی اوسکی قربانی نہوئی **ف** ہمنے نہین دیکھا کسی نے اوسکو کبیرہ گناہ لکن ظاہر حدیث کا مقتضا یہی ہے کیونکہ انتفاء اضحیہ کا بیع ذلیل ہے وعید شدید ابطال ثواب پر اس عبادت عظیمہ کے اصل سے کیونکہ ظاہر نفی موضوع سے واسطے اصالت انتفاء ذات کی اصل سے اور یہ اوسکا مقتضا ہے گویا اضحیہ اوسکی ملک سے نکل کر ملک فقراء مین ہوجاتی ہے اب جو یہ اوسپر مستولی ہے بیع ہوا تو گویا مثل غاصب کے ٹہیرا اور غصب کبیرہ ہوتا ہے اسلئے میرے نزدیک اسکا کبیرہ گناہ واضح ہے اسی بیع کے ساتھ دینا کہال کا جزار کو اجرت مین ملحق ہے کیونکہ اسکو حرام کہا ہے اور جسطرح کہ بیع مین غصب ہے اسیطرح اسمین بھی ہے تو کیا دور ہے کہ یہ بھی مثل اعطاء اجرت جزار کے کبیرہ ہو انتہی۔

ف زواجر مین اس حدیث کے راوی و مخرج کا نام نہین لیا ہے اسیطرح اکثر ابواب مین عادت صاحب زواجر کی یہ ہے کہ کہین نام راوی کا اور کہین نام مخرج کا اور کہین نام دونون کا نہین لیتے ہین اور کسی جگہہ فقط نام راوی کا ذکر کرتے ہین اور کسی جاہہ نام فقط مخرج کا اگر سب جگہہ التزام رہتا کہ نام راوی حدیث اور مخرج کا لیتے تو بہت اچھی بات ہوتی کیونکہ یہ کتاب اپنے باب مین بے مثل و مثال ہے ایک فقط یہی نقصان اوسمین اکثر جگہہ باقی رہگیا ہے۔

کتاب شکار اور ذبیحہ کی

مثلہ کرنا جانور کا جیسے ناک کان کا کاٹنا یا منھ پر داغ دینا یا اوسکا نشانہ بنانا یا قتل کرنا مگر نہ کھانے کے واسطے کہانیکے یا اچھی طرح ذبح نکرنا کند چھری سے حلال کرنا گناہ کبیرہ ہے احمد کا لفظ بسند ثقات مرفوعاً یہ ہے جسنے مثلہ کیا کسی جاندار کو پھر توبہ نکی مثلہ کریگا اللہ اوسکو دن قیامت کے حدیث مالک بن نضلہ مین کان کاٹنے اور کھال سپارٹنے پر انکار فرمایا ہے رواہ ابن حبان مسلم مین آیا ہے ایک گدہے کے منھ پر داغ دیکھکر فرمایا لعن اللہ الذی وسمہ صحیحین مین ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہے کہ لعنت کی ہے حضرت نے اوس پر جسنے کسی جاندار کو نشانہ بنایا نسائی و ابن حبان کا لفظ یہ ہے جسنے قتل کیا کسی چڑیا کو عبث وہ فریاد کریگی اللہ سے دن قیامت کے کہیگی اے رب فلان نے مجکو عبث یعنی ناحق مار ڈالا اور کسی منفعت کے لئے قتل نہین کیا دوسری روایت مین اتنا اور زیادہ کیا ہے پوچھا اوسکا حق کیا ہے فرمایا ذبح کرکے کہاوے سر کاٹ کر نہ پھینکدے رواہ النسائی والحاکم وصححہ مسلم کا لفظ یہ ہے اللہ نے احسان ہر چیز پر لکھا ہے یعنی فرض کیا ہے سو جب تم قتل کرو تو اچھی طرح کرو جب ذبح کرو تو اچھی طرح کرو اپنی چھری کو تیز کرو ذبیحہ کو آرام دو

ف ہمنے نہین دیکھا کہ کسینے ان پانچون باتو کو کبیرہ گنا ہو لیکن مسلم اول مین صریح وعید شدید آئی ہے اور دوام مین بقیہ احادیث سے استفادہ تکبیر کا ہوتا ہے پھر ہمنے دیکھا کہ ایک جماعت نے مطلق تعذیب حیوان کو کبیرہ کہا ہے اور بعض نے حبس حیوان کو یہانتک کہ بھوک پیاس سے مرجائے کبیرہ گنا ہے اسیطرح منھ پر داغ دینے کو اور منھ پر مارنے کو بدلیل حدیث صحیح کر یہ سکے کہ ایک عورت بسبب اوسکے جہنم مین گئی شرح مسلم مین کہا ہے کہ وہ عورت مسلمان تہی اور یہ معصیت کبیرہ ہے انتہی *

فصل

ذبح کرنا نام پر غیر اللہ کے اس طرح جبکہ کافر ہو یہ مقصود اوس سے تعظیم مذبوح لہ ہو جیسے بطور عبادت یا سجود کے گناہ کبیرہ ہے بلقینی وغیرہ نے اسی طرح اسکو شمار کیا ہے بدلیل قولہ تعالیٰ ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ وانہ لفسق یعنی حال یہ ہے کہ اوسکو واسطے غیر اللہ کے ذبح کیا ہے اور یہ فسق ہے او فسقا اھل لغیر اللہ بہ اس سے معلوم ہوا کہ متروک التسمیہ حلال ہے اسیلئے ابن عباس نے کہا ہے کہ مراد اسجگہ مردار اور گلا گھونٹا ہوا ہے کلبی نے کہا یعنی جو ذبح کیا گیا ہے واسطے غیر اللہ کے عطا نے کہا حضرت نے نہی فرمائی ہے اون ذبائح سے جو قریش اور عرب اوثان کے لئے کرتے تھے مراد اوثان سے ہر شجر و مدر و قمر وغیرہ ہے جسکو پوجیں صنم بت کو کہتے ہیں اور وثن ہر معبود باطل کو کسی کا استھان ہو یا مکان یا گور یا نشان شافعیہ نے کہا ہے اگر بنام اللہ و اسم فلاں کہا یا کسی کتابی نے واسطے گرجا گھر یا صلیب یا موسیٰ عیسیٰ یا کعبہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یا واسطے تقرب سلطان یا غیر سلطان یا جن کے ذبح کیا تو یہ سب ذبائح حرام ہیں اور یہ کام کبیرہ ہے ✦

فصل سانڈ چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے

اللہ پاک نے فرمایا ما جعل اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ ولا وصیلۃ ولا حام اور حضرت نے کہا ہے لیس منا من سیب السوائب ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ ہمنے ذکر اوسکا کسی نہیں دیکھا کیونکہ اسمین تشبہ ہے ساتھ جاہلیت کے جو مقتضی ہے وعید شدید کو بلفظ لیس منا ✻

فصل

کتاب عقیقہ کی

کسی کا ملک الاملاک نام رکھنا کبیرہ وحرام ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے اغیظ آدمی بالله
پر روز قیامت کو اور اخبث آدمی وہ ہے جسکا نام ملک الاملاک رکھا جاوے نہین مالک مگر الله شیخین
کا لفظ اخنع ہے سفیان نے کہا جیسے شاہنشاہ ابو عمرو نے کہا اخنع بمعنی اوضع ہے یعنی کمینہ تر
ابن حبیب نے کہا بمعنی ابشع یعنے تلخ تر یا اقبح یا اکره ہے اغیظ وہ ہے جسپر بہت غیظ آوے کرتا
یعنی غصہ وغضب ہندی مین مہاراج بمعنی ملک الاملاک ہے **ف** اسکا کبیرہ
صریح حدیث مذکور سے اگرچہ ہمنے نہین دیکھا کہ کسی نے تصریح کی ہو مگر دیکھا کہ بعض نے
تصریح کی ہے ائمہ شافعیہ کہتے ہین کہ ملک الاملاک یا شاہنشاہ نام رکھنا حرام ہے یہ وصف سوا
الله کے غیر کا نہین ہوسکتا ہے حاکم الحکام وقاضی القضاۃ بھی اسیکے ملحق ہے لکن اسمین کلام ہے
جو ہمنے حاشیہ مناسک نووی مین بحث طواف وسعی مین کیا ہے انتہی مین کہتا ہون ایسا نام
رکھنا نزدیک محققین کے شرک فی التسمیہ ہے جسطرح کہ رسالہ دعایۃ الایمان مین لکھا گیا

کتاب الاطعمہ

کھانا مسکر طاہر کا جیسے حشیشہ افیون شیکران یعنے بھنگ اور جیسے عنبر وزعفران وجوزہ الطیب
ہے کبیرہ ہے یہ سب اشیاء مسکر ہین جسطرح کہ نووی وغیرہ نے تصریح کی ہے مراد انکی اسکار
سے چھپا دینا عقل کا ہے مگر نہ مراد شدت مطربہ کے کیونکہ یہ خصوصیات مسکر مائع کے ہین اسکی
بحث باب الاشربہ مین آویگی ۝

زبنگ ہیچ اگر نیست این قدر بس کہ ترا	دمے ز وسوسۂ عقل بے خبر دارد

اس بنیاد پران اشیاء کو مخدر کہنا کچھ منافی مسکر کے نہین ہے سو جب یہ چیزین مسکر مخدر
ٹھیرین تو استعمال انکا کبیرہ وفسق ہوگا مثل شراب کے اور جو وعیدات حق مین شارب

کے آئی ہین وہ سب حق مین متعلمین ان اشیاء کے جاری ہونگی بسبب اشتراک ہر دو کے ازالۂ عقل
مین کیونکہ مقصود شارع کا ابقاء عقل ہے اسلئے کہ عقل ایک آلہ ہے فہم کا اور اسی عقل سے انسان دیگر
حیوانات سے متمیز ٹہیرا ہے یہ عقل وسیلہ ہوتی ہے ایثار کمالات کو نقائص پر و وہی وعید خمر جو مزیل
عقل ہے اسکی تعاطی و استعمال مین بھی وارد ہوگی ف زواجر مین کہا ہے ہمنے ایک
کتاب لکھی ہے جسکا نام تحذیر الثقات عن استعمال الکفتة والقات ہے اہل یمن نے
تین مصنفات دو تحریم مین اور ایک تحلیل مین لکھکر ہمارے پاس بہیجے تہے اور ہمسے بیان حق کا اس
بارہ مین چاہا تہا او سپر ہمنے وہ کتاب تالیف کی اگرچہ ہمنے اوسمین جزم بحرمت کفتہ و قات نہین
کیا ہے بلکہ استطراد طرف ذکر بقیہ مسکرات و مخدرات جامدہ کے کیا ہے مگر بعض بسط کیا گیا ہے
اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ اصل تحریم مین ان سب کی حدیث احمد و ابو داؤد ہے کہ نہی
رسول اللہ صلعم عن کل مسکر و مفتر علما نے کہا ہے مفتر ہر وہ چیز ہے جو فتور
لاوے یعنی سستی گردن اور اطراف مین مورث خدر ہو یعنی اعضا اوس سے سُن ہو جائین لیکن
سو یہ سب مذکورات مسکر و مخدر و مفتر ہین قرآنی و ابن تیمیہ نے تحریم حشیشہ پر اجماع نقل کیا ہے
مستحل کو کافر بتایا ہے اور یہ کہا ہے کہ ائمہ اربعہ نے اسمین کلام نہین کیا ہے اسلئے کہ یہ
حشیشہ اونکے زمانہ مین نہ تہا اسکا ظہور آخر صد ششم و اول صد ہفتم مین وقت ظہور دولت
تتار کے ہوا ہے ماوردی نے ایک یہ قول ذکر کیا ہے کہ وہ نبات جسمین شدت مطربہ ہے
اوسمین حد واجب ہوتی ہے انتہی تحریم جوزة الطیب یعنی جایفل کا فتوی تو ہمنے پہلے ہی
دیا تہا جبکہ درمیان اہل حرمین و مصر کے نزاع ہوا تہا لوگون نے تو اپنی راے ظاہر کی تہی مگر
ہمکو ایک نقل بھی ہاتہ آگئی تہی کہ ابن دقیق العید نے جوز کو مسکر کہا ہے اور شافعیہ و مالکیہ متاخرین نے
اونکی نقل پر اعتماد کیا ہے بلکہ ابن العماد نے قیاس حشیشہ کا جوز پر کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ خشک و تر
حشیشہ مین کچہہ فرق نہین ہے بلکہ جواب یہ ہے کہ وہ ملحق ہے ساتہہ جوزة الطیب و زعفران و عنبر
و افیون و بنج کے اور یہ سب مسکرات مخدرات ہین غرضکہ تحریم جوز مین حنابلہ بھی ساتہہ مالکیہ و شافعیہ کے شریک ہین

اور باد سکار بتاتے ہین ہے حنفیہ سو فتاوی مرغینانی مین کہا ہے کہ بنج و شیر اسپ نادہ حرام
ہے مگر شارب پر حد نہین ہے انتہی سو جوز مثل بنج کے ہے اس بنیاد پر قائل ہونا حنفیہ کا ساتھ تحریم
اسکا رجوع کے لازم آتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جوز نزدیک ائمہ اربعہ کے بالنص اور نزدیک
حنفیہ کے بالاقتضاء حرام ہے خواہ بوجہ اسکار خواہ بوجہ تخدیر اور اصل اسکی حشیشہ ہے جسکا
قیاس جوز پر کیا گیا ہے مراد سکر حشیشہ وجوز سے اس جگہ تخدیر ہے کیونکہ شان سکر خمر کی یہ ہے
کہ اوس سے نشار و نشاط و طرب وعربدہ وحمیت پیدا ہوتا ہے اور شان سکر حشیشہ کی یہ ہے
کہ اوس سے اضداد ان احوال کے پیدا ہوتے ہین جیسے تخدیر بدن فتور ذہن طول سکوت
و خواب وعدم حمیت اس سے معلوم ہوا کہ جسنے حشیشہ کو مسکر کہا ہے اور جسنے تعبیر بمخدر و مفسد
کیا ہے دونون قول مین کچھ خلاف نہین ہے اب اگر کوئی بعد اس بیان کے زعم اوسکی حلت کا
کریگا یا قائل عدم تخدیر و اسکار کا ہوگا تو لائق تعزیر بلیغ ٹھیریگا بلکہ ابن تیمیہ اور حنابلہ نے
یہ کہا ہے من زعم حل الحشیشۃ کفر اس لئے انسان کو چاہیے کہ وقوع سے اس ورطہ مین
حذر کرے انتہی حوالی ان شرح تاوی منیر مین حشیشہ کو مخبث کہا ہے بنیاد سکر پر سو یہ غلط
ہے ابن تیمیہ نے کتاب السیاسۃ مین یہ لکھا ہے ان الحد واجب فی الحشیشۃ کالخمر پھر
اوسکی نجاست مین تین قول ذکر کئے ہین پھر کہا ہے قیل نجسۃ وهو الصحیح انتہی تبیین بنا
نے کہا ہے کہ ایک تیسری قسم قنب ہندی کی وہ ہے جسکا نام حشیشہ ہے وہ بھی سخت مسکر
ہوتی ہے اگر انسان ایک دو درہم اوسمین سے کھائے اور زیادہ کھالے تو حد رعونت کو پہنچتی
اوسکے استعمال سے عقل مختل ہو جاتی ہے نوبت جنون کی آتی ہے کبھی قاتل بھی ہوتا ہے بعض
اہل علم نے کہا ہے حشیشہ مین ایک سو بیس مضرتین ہین دواجرین اونکو گن کر بتایا ہے پھر کہا ہے
کہ ان سب کا کبائر گنا ظاہر ہے ابو زرعہ نے تصریح کی ہے کہ وہ مثل خمر کے ہین بلکہ ذہبی نے
کہا ہے کہ نجاست و حد مین مثل شراب کے ہین بلکہ یہانتک کہا ہے کہ خمر سے بھی اخبث
تر ہین اسلئے کہ عقل و مزاج کو فاسد کر دیتی ہین یہانتک مستعملین مین تخنث یعنی ابنہ و دیاثت

و تواد ت آجاتی ہےاور یہ سب روکنے والی ہین اللہ کے ذکر و نماز سے مگر بعض متاخرین نے
مدتین توقف کیا ہے تعذیر روا رکہی ہے بہرحال یہ سب داخل ہین محرمات خدا و رسول مین
اور لفظاً و معنیً حکم مین خمر کے ہین حضرت نے فرمایا ہے کل مسکر حرام اور دوسر الفظ یہ ہے
ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام اور کسی نوع مین فرق نہین کیا ہے ماکول ہو یا مشروب حالا
بعض خمر کو روٹی سے کہاتے ہین اور کبہی حشیشہ کو تپاکر کے پیتے ہین سلف نے ذکر اوسکا
اسلیئے نہین کیا ہے کہ اونکے زمانے مین حشیشہ نہ تہا انتہی کلام الذہبی ملخصاً زواجر مین
کہا ہے کہ نجاست و حد کا جو ذکر کیا ہے یہ ضعیف ہے انتہی **ف** ـــــــ یہ سب
ترجمہ تہا کلام زواجر کا بطور تلخیص لکن اسمین بہت کچہ بحث باقی ہے خصوصاً بابت نجاست و حد
کے اسلیئے کہ خمر اپ بنص قطعی حرام ہے گو ایک ہی قطرہ کیون نہو لکن حرمت و نجاست مین کوئی
ملازمت نہین ہے رہی تماکو جسکو عربی مین تتن و تنباک وغیرہا کہتے ہین اوسکے مسکر ہونے مین
کلام ہے جب تک کہ اسکار اوسکا یقیناً ثابت نہو تب تک اباحت و برائت اصلیہ پر باقی
ہے تمام بحث مسکرات کی ہمنے کتاب دلیل الطالب مین لکہی ہے اور ادلۂ صحیحہ سے اوسکو
مضبوط کیا ہے اوسکی طرف مراجعت کرنیسے حق واضح ہو جائیگا ؁

فصل

کہانا خون روان یا گوشت خوک یا مردار کا یا جو چیز کہ اوس سے ملحق ہے غیر حالت مخمصہ مین
گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر
وما اهل لغیر الله به والمنخنقة والموقوذة والمتردیة والنطیحة وما اکل
السبع الا ما ذکیتم وما ذبح علی النصب وان تستقسموا بالازلام ذلکم فسق
دوسری آیت مین ارشاد کیا ہے الا ان یکون میتة او دما مسفوحا او لحم خنزیر
فانه رجس پہلی آیت مین اللہ پاک نے گیارہ چیزین ذکر فرمائین ایک مردار سوا اوسکے مچہلی

اوجھڑی اور خصیتین مستثنیٰ ہین بدلیل حدیث صحیح ہے غیر ہوا دوسری چیز خون ہے اوس سے وہ خون
ہے جو رگوں اور گوشت مین لپٹا ہوا قید روان سے کبد و طحال مستثنے ہے بدلیل حدیث صحیح تیسری
خنزیر قرطبی نے کہا ہے سارا خنزیر حرام ہے مگر بال کہ اوس سے گانٹھنا جائز ہے انتہی نزد واجر
مین کہا ہے کہ ہمارے مذہب مین بھی خنزیر بشعر خوک جائز ہے بلکہ خوک آبی ماکول ہے چوتھی اہل
لغیر اللہ ہے یعنی وہ جانور جو نام پر کسی بت کے ذبح کیا گیا ہو اہلال کہتے ہین رفع صوت کو ایک
جماعت نے کہا ہے کہ جو واسطے طواغیت و اصنام کے ذبح کیا جاتا ہے وہ ما اہل لغیر اللہ بہ ہے
انتہی فقط طاغوت مین ہر معبود باطل داخل ہے انسان ہو یا شجر مگر قبر وغیرہ جب اونکو واسطے
غیر اللہ کے شہید یا الہ اوس غیر کے نام سے پکار لکہ یہ گاو سید احمد کبیر کی ہے اور یہ بکری شیخ سدو
کی اور یہ مرغا زین خان کا تو وہ ذبیحہ حرام ہو گیا اور فاعل مرتد ہو گیا اگر وقت ذبح کے اوسپر
غیر کا نام نہین لیا ہے حرام چیز تسمیہ سے وقت ذبح کے حلال نہین ہو سکتی ہے نہ حلال [illegible]
ترک تسمیہ سے سہواً حرام ہوتا ہے بعض نے کہا ہے کہ جسپر غیر اللہ کا نام لیا ہے وہ ما اہل
لغیر اللہ ہے فخر رازی نے کہا یہ قول اولی ہے اسلئے کہ لفظ آیت سے بہت مطابق ہے علما نے
کہا ہے اگر ذبح کیا مسلمان نے کوئی ذبیحہ اور قصد اوس سے تقرب الی غیر اللہ ہے تو وہ مسلمان
مرتد ہو گیا اور اوسکا ذبیحہ مرتد کا ذبیحہ ہے ان ذبائح اہل کتاب حلال ہین **لقولہ تعالی**
وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم ہان اگر نام مسیح پر ذبح کیا ہے تو نزدیک ائمہ اربعہ
وغیرہم کے حلال نہین ہے **حکایت** ایک عورت آسودہ حال نے ایک اونٹ اپنے
کسیل تماشے کے لئے ذبح کیا تھا ابن عطیہ سے پوچھا کہا اوسکا کھانا حلال نہین ہے اسلئے کہ
وہ صنم کے لئے ذبح کیا گیا ہے پانچوین گلا گھونٹا ہوا اہل جاہلیت حیوان کا گلا گھونٹتے جب مر جاتا
اوسکو کہاتے چھٹے پٹیلا جو چوٹ لگ کر مر گیا ہے غلیلہ کا مرا ہوا بھی اسی حکم مین ہے کیونکہ
وہ چوٹ سے مرا ہے خون نہین بہا ساتوین گرا ہوا پہاڑ یا درخت سے یا کنوئے مین آٹھوین
سینگ کا مارا ہوا جسکو دوسرے جانور نے اپنی سینگ سے ہلاک کیا ہے دسوین جسکو کسی نے

درندہ نے توڑا اور کہایا ہے لیکن اگر حیات باقی ہے اور اوسکو ذبح کرلیا ہے تو پھر کہانا اوسکا حلال ہے یہی حکم منخنقہ اور مابعد کا ہے گیارہوین وہ جو کسی تہان پر ذبح کیا گیا ہے مراد نصب سے وہ پتھر ہین جنپر جانور کا گلا کاٹتے تھے یا بُت ہین مجاہد و قتادہ و ابن جریج نے کہا ہے گرد کعبہ کے تین سو ساٹھ پتھر تھے منصوب اہل جاہلیت اونکو پوجتے اونکی تعظیم کرتے اونکے لئے جانور ذبح کرتے وہ کچھ مورتین اور اصنام نہ تھے اصنام وہ ہوتے ہین جو مصور و منقوش ہون یہ خون اون پتھرون کو لگاتے اور گوشت اونپر رکہتے بارہوین بانسی ڈالنے سے منع فرمایا وہ سات بانسی تہی اونسے اپنی حاجات مین احکام لیتے اللہ پاک نے ان سب سے نہی فرمائی اور سب کو حرام کیا اور فرمایا کہ یہ سب فسق ہے ایک جماعت نے کہا ہے کہ مراد اس آیت سے قمار ہے یہ ازلام کعاب فارس و روم تھے شعبی نے کہا ازلام عرب مین ہوتی ہین اور کعاب عجم مین **ف** ان تینون کا کبیرہ ہونا ظاہر ہر دو آیات کریمہ سے ہے ❊

فصل جلانا جاندار کا آگ مین کبیرہ ہے

حدیث صحیح مین آیا ہے مین تمکو حکم دیتا تھا کہ تم جلا دو فلان اور فلان کو آگ مین سو آگ سے عذاب کرنا اللہ کا کام ہے اگر تم اونکو پاؤ تو قتل کرو ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے ایک قریہ نمل کو جلا ہوا دیکھکر پوچھا اسکو کسنے جلایا ہے ہمنے کہا کہ ہمنے فرمایا آگ سے عذاب کرنا لائق نہین ہے مگر رب النار کو **ف** یہ گناہ علی الاطلاق کبیرہ گنا گیا ہے خواہ ماکول ہو یا غیر ماکول اور صغیر ہو یا کبیر مگر رافعی واذر نے اطلاق مین توقف کیا ہے سو جبکہ دہوپ مین عذاب کرنا ممنوع ہے تو احراق بالنار بالاولی کبیرہ ہوگا ❊

فصل کھانا کسی شئی خبیث اور مستقذر و مضر کا گناہ کبیرہ ہے

بعض متاخرین نے تصریح کی ہے ساتھ اسکی پہلی بات کی دلیل قیاس ہے مردار پر کہ اوسکا

کہانا اسی لئے حرام ہے کہ وہ نجس ہے اور اللہ نے اوسکو فسق فرمایا ہے سو ہر نجاست غیر معفو ملحق ہو
ساتھ اوسکے اسیطرح ہر مستقذر یعنے وہ چیز جس سے گھن آتی ہے جیسے آب بینی اور منی ملحق
بہ نجاست ہے سفر اسلئے کبیرہ ہے کہ مفسد عقل و بدن ہوتا ہے سو جسطرح اضرار غیر کا حرام ہے
اسی طرح اضرار اپنے نفس کا کبیرہ ہے بلکہ حفظ نفس حفظ غیر سے اہتم ہے **ف** شافعی
نے کہا ہے کہانا ہر طاہر مضر بدن کا جیسے مٹی اور زہر و افیون حرام ہے مگر قلیل بضرورت معالجہ
مداوی کے ہمراہ غلبہ سلامت کے۔ اسیطرح مسکر عقل کا جیسے نبات مسکر غیر مطرب بقول دو عدل
طبیب عدل کے اور جس تریاق مین گوشت سانپ کا ملا ہے اوسکا کہانا بہی حرام ہے مگر
ویسی ہی ضرورت مین جسمین اکل مردار جائز ہوتا ہے **ف** اگر ساری زمین میں حرام
عام ہوجاوے اور حلال باقی نرہے اور توقع شناخت اسباب کی بہی جاتی رہی تو تناول کرنا
بقدر حاجت کے اوس سے جائز ہے تنعم نکرے یہ کچہ ضرورت پر موقوف نہین ہے انتہی

کتاب البیع

بیچنا آزاد کا کبیرہ گناہ ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے اللہ فرماتا ہے تین شخص مین کہ مین
اونکا خصم ہونگا دن قیامت کو اور جسکا مین خصم ہوا وہ ہار گیا ایک وہ شخص جو کہ میرے سبب سے
کچہ دیا گیا ہے پہر اوس نے غدر کیا دوسرا وہ آدمی جسنے کسی آزاد کو فروخت کرکے اوسکی
قیمت کہائی ہے تیسرا وہ شخص جسنے مزدور سے پورا کام لیا ہے اور اوسکی پوری مزدوری
ندی رواہ البخاری وابن ماجة وغیرهما **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح مفاد
وعید شدید حدیث مذکور ہے بعض متاخرین نے اسکی تصریح بہی کی علماء نے اسی لئے کہا ہے اول
اسلام مین قرضدار کو عوض قرض کے بیچ ڈالتے تہے وہ حکم منسوخ ہوگیا +

فصل

کہانا اور کہلانا سود کا اور کتابت اور گواہی اور سعی اور اعانت کرنا اوسمین گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطان
من المس ذلک بانہم قالوا انما البیع مثل الربوا واحل اللہ البیع وحرم الربوا فمن
جاءہ موعظة من ربه فانتھی فله ما سلف وامرہ الی اللہ ومن عاد فاولئک
اصحاب النار ھم فیھا خالدون یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات واللہ لا یحب
کل کفار اثیم **وقال تعالیٰ** یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی
من الربوا ان کنتم مومنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسوله وان
تبتم فلکم رؤس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون وان کان ذو عسرة فنظرة
الی میسرة وان تصدقوا خیر لکم ان کنتم تعلمون واتقوا یوما ترجعون فیه
الی اللہ ثم توفی کل نفس ما کسبت وھم لا یظلمون **وقال تعالیٰ**
یا ایھا الذین امنوا لا تاکلوا الربوا اضعافا مضاعفة واتقوا اللہ لعلکم تفلحون
واتقوا النار التی اعدت للکافرین ان آیتون مین تامل کرنیسے حال عقوبت اکل ربا کا
منکشف ہوتا ہے ربا تین قسم ہے ایک ربا فضل جیسے ایک سیر گیہون کو کم یا زیادہ سیر بھر گیہون سے
بیچنا یا ایک درہم چاندی کو ایک درہم چاندی سے کم یا زیادہ پر فروخت کرنا دوسرے ربا نسیہ
جیسے ایک سیر گندم کو سیر بھر گندم سے یا ایک درہم سونے کو ایک درہم سونے سے یا ایک صاع
گندم کو ایک صاع جو یا زیادہ سے یا ایک درہم سونے کو ایک درہم چاندی یا زیادہ سے دست
بدست بیچنا تیسرے ربا النسار جیسے فروخت کرنا ایک صاع گیہون کا ایک صاع گیہون سے
یا ایک درہم چاندی کا ایک درہم چاندی سے لکن ہمراہ تاجیل احد ہما کے متولی نے ایک قسم
چہارم اور بتائی ہے جسکو ربا قرض کہتے ہین لکن مرجع اوسکا وہی ربا فضل ہے زواجر مین اسجگہ

میان صورسا اور سیان معنی آیات مین مبتلا کرکے کہا ہے کہ عقوبت ومعصیت ربا کی حدیث مین بیان کی ہے اکل ربا و منجملہ سبع موبقات کے حدیث ابوہریرہ مین نزدیک شیخین وابوداؤد ونسائی کی تہذیر کیا ہے مسلم ونسائی مین آکل وموکل ربا پر لعنت کی ہے دوسرے لفظ مین کاتب وشاہدین کو بھی ملعون فرمایا ہے اور کہا ہے کہ ہم سوا ہیں یعنی وہ سب معصیت مین یکسان ہین بزار کا لفظ ربا صحیح یون ہے کہ ربا کچھ اوپر ستر باب ہے اور شرک بھی مثل اوسکے ہے یعنی ستر باب کسی حدیث میں ربا کو چھتیس زنا سے سخت تر بتایا ہے زواجر مین بہت سی احادیث وعیدات شدیدات ربا کی جمع کر دی ہیں **ف** ربا کے کبیرہ ہونے پر سب کا اطلاق ہی خود حدیث مین اوسکو کبیرہ کہا ہے بلکہ اوسکا نام اکبر کبائر کہا ہے احادیث سے مستفاد ہوا کہ آکل ربا وموکل وکاتب وشاہد وساعی درمیان سب کے سب فاسق ہیں اور جس کسی شئے کا ربا مین دخل ہے وہ کبیرہ ہے +

فصل

ربا وغیرہ مین حیلہ کا لگانا نزدیک قائل تحریم ربا کے گناہ کبیرہ ہے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ یون وارد ہوا ہے کہ سود خوار شکل مین سگ وخوک کے محشور ہونگے اسلئے کہ وہ واسطے رباخواری کے حیلہ لگاتے تھے جسطرح کہ اصحاب سبت نے واسطے شکار ماہی کے حیلہ لگایا تھا آخر اللہ نے اونکو مسخ کر دیا بندر وسور بنا دیا اسی طرح اون لوگون کا حال ہوگا جو انواع حیل واسطے اکل ربا کے لگاتے ہین کیونکہ اللہ پر حیل محتالین کے مخفی نہین رہ سکتے ابوایوب سختیانی نے کہا ہے فریب دیتے ہین اللہ کو جیسے فریب دیتے ہین آدمی کو اگر کام عیانا کرتے تو اونپر آسان ہوتا **ف** حیل ربا وغیرہ مین کرنا نزدیک امام مالک وامام احمد کے حرام ہے مذہب شافعی وابوحنیفہ کا یہ ہے کہ حیلہ ربا وغیرہ مین کرنا جائز ہے انکی دلیل حدیث تمر خیبر ہے کہ اوسمین تمر ردی کا درہم سے بیچکر تمر جید کا خریدکرنا تعلیم فرمایا ہے انتہے لکن ذیل استدلال کا اس مسئلہ مین طویل ہے ہمنے اس مسئلہ کو کتاب دلیل الطالب مین بسط

لکہا ہے اوسکی طرف مراجعت کرنا چاہیے ❖

کتاب المناہی من البیوع

منع کرنا نر کا گناہ کبیرہ ہے حدیث بریدہ مین منجملہ اکبر کبائر کے منع فحل کو بہی ذکر کیا ہے روایہ البزار **ف** اسکا کبیرہ ہونا کلام جلال بلقینی مین آیا ہے لکن اونہون نے اسناد اس حدیث کو ضعیف بتایا ہے اور کہا ہے کہ اسکا نر اوتنا نہین ہے جتنا کہ اور کبائر کا ہوتا ہے انتہی عاریت نر دینا نر کا واسطے ضراب کے نہایت امر یہ ہے کہ مکروہ ہو اور بر تقدیر صحت نہی کے حمل اوسکا اضطرار اہل ناحیہ پر ممکن ہے جبکہ اوس ناحیہ مین سوا اوسکے اور کوئی نر موجود ہو اور سدّم اگر وجوب تمکین فحل کی ضراب سے قائل ہون تو کچہ دور نہین ہے اسلئے کہ ولادت اناث مین حیات ارماح وابدان ہے البان وغیرہ سے لکن مفت مین لینا نر کا لازم نہین آتا ہے بلکہ اجرت سے لیکر کام نکالے ❖

فصل

کہانا مال کا بیوعات فاسدہ وسائر وجوہ محرمہ اکتساب سے گناہ کبیرہ ہے اللہ پاک نے فرمایا ہے یا ایہا الذین امنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل کسی نے کہا کہ مراد اس سے ربا وقمار وغصب وسرقہ وخیانت وشہادت زور واخذ مال بحلف دروغ ہے اور ابن عباس نے کہا ہے مراد لینا ہے انسان کا مال تو بغیر عوض بعض نے کہا ہے کہ مراد عقود فاسدہ ہین ٹہیک بات اسجگہ ابن مسعود کی بات ہے کہ یہ آیت محکمہ ہے نہ منسوخ اور نہ قیامت تک منسوخ ہوگی انتہی یہ اسلئے کہ اکل بالباطل شامل ہے ہر مال ماخوذ بغیر حق کو خواہ لبطور ظلم ہو جیسے غصب خیانت سرقہ یا بطور استہزا ولعب جیسے مال ماخوذ بذریعۂ قمار وملاہی یا بطور مکر وخدیعت جیسے مال ماخوذ بواسطہ عقد فاسد بعض علما نے کہا ہے یہ آیت شامل ہے اس بات کو بہی

کوئی انسان خود اپنا مال باطل سے کھاوے اس طرح پر کہ اوس مال کو حرام مین اوٹھا وے یا
کھانا خیرے مال ناسوا اوسکی وہی تنائین ہین جگز چکین حدیث شریف مین بھی بہت کچھ
تغلیظات بابت اس اکل مال بالباطل کے آئے ہین ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ پاک
قبول نہین کرتا مگر پاک کو اور اللہ نے مومنون کو وہی حکم دیا ہے جو رسولون کو دیا تھا فرمایا
ہے یاایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا **وقال تعالی** یاایہا
الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم پہر ایک شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے
گرد آلودہ پریشان حال ہے ہاتہہ طرف آسمان کے لمبے کرکے اے رب اے رب کہتا ہے
حالانکہ اوسکا کھانا حرام ہے پینا حرام ہے پہننا حرام ہے پالا گیا ہے پہلا اوسکی دعا
کسطرح قبول ہو روایت مسلم وغیرہ طبرانی کا لفظ باسناد حسن یہ ہے کہ طلب کرنا حلال
کا واجب ہے ہر مسلمان پر طبرانی و بیہقی کا دوسرا لفظ یہ ہے کہ طلب کرنا حلال کا ایک فرض ہے
بعد فرائض کے ترمذی کا لفظ بسند حسن صحیح غریب یہ ہے جسنے کھایا پاک اور عمل کیا سنت مین
اور امن مین رہے لوگ اوسکی آفات سے وہ جنت مین جاویگا حاکم نے اسکو صحیح کہا ہے
احمد کا لفظ ابن عمر سے یہ ہے جسنے خرید کیا ایک کپڑا دس درہم کو اور اوسمین ایک درہم حرام ہے
تو قبول نکریگا اللہ عزوجل نماز اوسکی جب تک کہ وہ کپڑا اوسکے تن پر ہے بیہقی کا لفظ یہ ہے
جسنے خرید کیا مال چوری کا اور وہ جانتا ہے کہ یہ سرقہ ہے وہ شریک ہوا اوسکے عار و گناہ
مین منذری نے کہا اسکی سند مین احتمال تحسین کا ہے اور اشبہ یہ ہے کہ موقوف ہو
حاکم کا لفظ یہ ہے جسنے جمع کیا مال حرام پہر صدقہ دیا تو نہین ہے اوسکے لئے کچھہ اجر اوسمین
بلکہ اوسکا وبال ہے اوسپر طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے کمایا مال حرام پہر آزاد کیا یا صلہ رحم کیا تو
یہ بوجھہ ہے اوسپر احمد کا لفظ بسند حسن یہ ہے نہین کماتا کوئی بندہ مال حرام پہر تصدق کرتا ہے
اوس سے کہ قبول کیا جاوے اوس سے اور نہین خرچ کرتا ہے اوس سے کہ برکت دیجاوے
اوسمین اور نہین چہوڑ جاتا ہے پیچھے اپنے مگر ہوتا ہے توشہ اوسکا طرف جہنم کے اللہ بد

کو بدی سے محو نہین کرتا ہے ولکن بدی کو نیکی سے مٹاتا ہے خبیث کو خبیث محو نہین کرتا
ترمذی کا لفظ بسند حسن صحیح غریب یون ہے کہ حضرت سے پوچھا کون چیز لوگون کو آگ مین بہت
داخل کرتی ہے فرمایا منہ اور شرمگاہ یعنے مال حرام کہانا بدکاری کرنا بیہقی کا لفظ یہ ہے
دنیا سبز و شیرین ہے جسنے کمایا اوسمین مال غیر حلال پہر خرچ کیا اوسکو بیجا تو وارد کریگا اوسکو
اللہ گہر مین خوار ہی کے سہبت سے خوض کرنیوالے ہین مال مین اللہ و رسول کے اونکے لئے
آگ ہوگی دن قیامت کو اللہ تعالی فرماتا ہے کلما خبت زدناہم سعیرا ابن حبان کا
لفظ یہ ہے داخل نہوگا جنت مین وہ گوشت و خون جو اگے ہین سحت یعنی مال حرام سے
آگ لایق تر ہے ساتھ اونکے ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ نہین بڑہتا کوئی گوشت سحت سے مگر
آگ اولی ہوتی ہے ساتھ اوسکے سحت کہتے ہین حرام اور ناپاک کمائی کو دوسرا لفظ بسند
حسن یہ ہے لا یدخل الجنۃ جسد غذی بحرام **ف** ـــــ اسکا کبیرہ گناہ صریح مفاد
احادیث مذکورہ ہے کیونکہ یہ ظاہر ظہور کہانا ہے مال لوگون کا ناحق و ناروا علمانے کہا ہے داخل
ہین اس باب مین مکاس و خائن و سارق و بطاط و آکل ربا و موکل ربا و آکل مال یتیم و شاہد
زور اور جاحد عاریت اور رشوت خوار اور کم کرنیوالا پیمانہ و وزن کا اور فروخت کرنے والا شی
عیب دار کا عیب چہپاکر اور مقامر و ساحر و منجم و مصور و کاہن و زانیہ و نائحہ و دلال جبکہ
اپنی اجرت بغیر اذن بائع کے لیوے اور مشتری کو خبر زاید کی دیوے اور کہانیوالا قیمت آزاد
کی انتہی یہ قول مؤید ہے اسکو کہ لفظ باطل آیت شریف مین شامل ہے ان سب اشیا کو اور
جو کچہ کہ اس معنی مین داخل ہے ہر شئے سے کہ بغیر وجہ شرعی کے لی گئی ہے حدیث مین آیا
ہے لائے جاوینگے دن قیامت کو کچہ لوگ جنکے حسنات مثل پہاڑ تہامہ کے ہونگے یہانتک
کہ جب وہ آوینگے تو اللہ اون نیکیون کو ہبا منثور کر دیگا اور اونکو جہنم مین پہینک دیگا
کہا اسی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ کیونکر ہوگا فرمایا وہ نماز پڑہتے تہے روزہ رکہتے
[illegible] ... بات تہی کہ جب کوئی [illegible] ... آتی تو اوس

ے لیتے اسیلئے اللہ نے اونکے اعمال حبط کر دیے **حکایت** ایک مرد صالح کو خواب
میں دیکھا پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا اچھا کیا لیکن میں جنت سے محبوس ہوں
عوض ایک سوئی کے جو میں نے عاریت لیکر واپس نہیں کی تھی سفیان ثوری کہتے تھے مال حرام خرچ
کرنا حرام کا طاعت میں ایسا ہے جیسے کپڑے کو پیشاب سے دھو کر پاک کرنا عمر رضی اللہ عنہ
نے کہا ہے ہم نو حصے حلال کو چھوڑ دیتے تھے ڈر سے حرام میں پڑنے کے حدیث
میں آیا ہے جو کوئی حج کرتا ہے مال حرام سے اور لبیک کہتا ہے اللہ فرماتا ہے لا لبیک
ولا سعدیک وحجک مردود علیک دوسری حدیث میں ہے کہ حلال روشن ہے اور
حرام روشن ہے اور دونوں کے بیچ میں شبہات ہیں جسنے چھوڑا اوس چیز کو جو مشتبہ
ہوتی ہے اوپر گناہ کے تو وہ چھوڑیگا اوسکو جسکا گناہ ہونا ظاہر ہے پہلے سے اور جسنے
جرأت کی وہ قریب ہے کہ گر پڑیگا اوسمیں جسکا گناہ ہونا ظاہر ہے معاصی اللہ کے حمی
ہیں جو گرد حمی کے چریگا نزدیک ہے کہ اوسمیں جا گریگا +

فصل احتکار گناہ کبیرہ ہے

حضرت نے فرمایا جسنے احتکار کیا طعام کا وہ خاطی ہے رواہ مسلم وابو داؤد وابن ماجہ
کا لفظ یہ ہے احتکار نہیں کرتا مگر خاطی اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے اہل لغت کہتے ہیں
خاطی بہمزہ بمعنی عاصی ہے احمد وابو یعلی وبزار وحاکم کا لفظ یہ ہے جسنے احتکار کیا طعام کا
چالیس رات بری ہوا وہ اللہ سے اور بری ہوا اللہ اوس سے منذری نے کہا اسکے
متن میں غرابت ہے اور بعض اسانید اس حدیث کے جید ہیں دوسری حدیث میں جالب
کو مرزوق اور محتکر کو ملعون فرمایا ہے رواہ ابن ماجۃ والحاکم اسکی سند میں ضعف
شدید ہے ابن ماجہ کا لفظ بہت جید ہے جسنے احتکار کیا مسلمانوں پر اونکے طعام کا اللہ
اوسکو جذامی و مفلس کریگا حاکم کا لفظ یہ ہے جو شخص داخل ہو کسی شئے میں نرخ سے

مسلمانون کے گران کیا ہے نرخ کو اوپر تو حق ہے اللہ پر یہ کہ ڈالے اوسکو جہنم مین سر اوسکا نیچے ہوگا اور یہ کہ حظیرہ مین احتکار کرنا داخل الحاد ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ مطابق ظاہر احادیث مذکورہ کے ہے کیونکہ احتکار پر وعید لعنت و برائت و جذام و افلاس و عصیان و خطا کی آئی ہے کبیرہ ہونیکے لئے بعض وعید انمین سے کافی ہے مراد احتکار سے روکنا غلہ کا ہے واسطے تنگی نرخ کے بعض سلف کا خیر قرت مین احتکار نہین ہوتا ہے بعض نے کہا کپڑے مین بہی احتکار ہے حکمت تحریم احتکار مین دفع ضرر ہے عام لوگون سے اسی لئے علمانے اجماع کیا ہے اسپر کہ اگر ایک انسان کے پاس طعام ہو اور لوگ اوسکی طرف مضطر ہون تو اوسپر جبر کرکے فروخت کرائین تاکہ لوگون سے ضرر دور ہو ❊

فصل

جدائی کرانا درمیان والدہ اور ولد غیر ممیز کے ساتھ بیع وغیرہ کے نہ ساتھ عتق و وقف کے گناہ کبیرہ ہے ابو ایوب مرفوعاً کہتے ہین جسنے جدائی کرائی درمیان والدہ و ولد کے جدائی کرائیگا اللہ درمیان اوسکے اور درمیان اوسکے دوستون کے دن قیامت کو رواہ الترمذی وقال حسن غریب والدارقطنی والحاکم وصححہ ابن ماجہ و دارقطنی کا لفظ یہ ہے لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر جو جدائی ڈالے درمیان والدہ اور ولد اور درمیان دو بہائیون کے دارقطنی کا لفظ یہ ہے ملعون من فرّق **ف** اسکا کبیرہ گناہ ظاہر ہے کیونکہ وعید سخت آئی ہے یہ تفریق حرام ہے خواہ ساتھ بیع کے ہو یا ساتھ سفر کے ❊

فصل

فروخت کرنا انگور وغیرہ کا اوسکے ہاتھ جو شراب بنائیگا یا ہاتھ امرد کے جو فجور کریگا یا ہاتھ کنیز کے جو مغنی ہوجائیگی یا بیع کرنا لکڑی کا ہاتھ اوسکے جو آلہ لہو تیار کریگا یا ہتہیار واسطے اہل حرب کے

نالیجیے اور بجانا شراب کا اور سنگ باشتہ بجانا و سکو بیچے گا یہ سب کبائر میں اگرچہ اسکی تصریح نہین دیکھی لیکن کبیرہ ہونا انکا بعید نہین ہے اسلئے کہ یہ ضرر بہت بڑا ہے اور یہ قاعدہ مقرر ہے کہ وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے سو مبادی مقاصد ان اشیاء کے کبائر ہین اور حدیث من سن سنۃ سیئۃ فعلیہ وزرہا ووزر من یعمل بہا الی یوم القیامۃ اسی کی شاہد ہے اگلا مثل لحم کے ہوتا ہے لیکن بہ نسبت تحریم کے ربا کبیرہ ہونا سوا اس مین نظر تردد کرتی ہے اور بعض بہ نسبت بعض دیگر کے اقرب بکبیرہ ہین ✦

فصل

نجش اور بیع حیر کی بیع پر اور شرائے غیر کی شرا پر کرنا گناہ کبیرہ ہے نجش یہ ہے کہ قیمت کو بڑھا دے تاکہ غیر دہوکا کھا وے بیع پر بیع یہ ہے کہ مشتری سے زمانہ خیار مین یون کہے کہ اس چیز کو پھیر دے میں تجکو اس سے بہتر اسی قیمت پر یا اس سے کم پر لا دونگا شرا پر شرا یہ ہے کہ بائع سے زمن خیار مین کہے کہ تو فسخ بیع کر دے مین تجھسے اس سے زیادہ دام پر مول لونگا

ف — ان تینون کا کبیرہ ہونا محتمل ہے اسلئے کہ اسمین غیر کو ضرر عظیم ہے اور اضرار غیر کا کبیرہ ہوتا ہے بلکہ ایک طرح کا مکر و خداع ہے لیکن نووی نے انکو صغائر کہا ہے اور مصنف و سر کتب شرعی کا بیع کرنا مفید شمیرایا ہے انتہی لیکن اسمین نظر ہے مسطرح کہ اذرعی نے کہا ہے ان سوم کو سوم پر بتانہ حرام کہتے ہین بغیر اذن کے ✦

فصل

دہوکا کرنا بیع مین جیسے تصریہ گناہ کبیرہ ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے من غشنا فلیس منا روایت مسلم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلہ کی ڈھیر مین ہاتھ ڈالا گیہون کو گیلا پایا فرمایا اسکو اوپر کیون نہ کیا جو ہمین دہوکا دے وہ ہم مین سے نہین ہے یہ حدیث بہت طرق والفاظ سے آئی ہے

من غش المسلمین فلیس منہم بھی آیا ہے اسی طرح پانی کا دودہ مین ملاناہے اور جانور کا دودھ نہ دوہنا تاکہ زیادہ شیردار معلوم ہو یا بیع کا عیب مخفی کرنا کوئی شئے ہو حیوان یا جماد **ف** نفی اسلام دلیل ہے اسکے کبیرہ ہونے پر زواجر مین اسجگہ بہت بسط کیا ہے بیان مین انواع غش کے جوکہ سوداگر لوگ کیا کرتے ہین اور سب صور کو کبائر ٹھیرایا ہے خلاصہ یہ ہے کہ جس لین دین مین فریب دہی و مکر و غدر و غش و غل ہے وہ کبیرہ ہے اور وہ مال مکتسب بحیلہ مذکور حرام ہے سکار خداع اپنے مکر و چالاکی کو خوب جانتے پہچانتے ہین گو احتراز کرین اور لالچ سے مال کے اس بلا مین مبتلا ہون ❊

فصل نکاسی کرنا مال کی جھوٹی قسم کھاکر گناہ کبیرہ ہے

حدیث مین وعدہ عذاب الیم اور عدم تزکیہ و عدم نظر خدا کا حق مین منفق سلعہ کے بحلف کاذب آیا ہے رواہ الخمسة النسائی و ابن حبان کا لفظ یہ ہے اللہ دشمن رکھتا ہے بائع حلاف کو ابو سعید کہتے ہین ایک اعرابی بکری لئے جاتا تھا مینے کہا تو اسکو تین درہم پر بیچتا ہے کہا لا واللہ پہر اوسکو بیچ ڈالا مینے حضرت سے ذکر کیا فرمایا باع آخرتہ بدنیاہ رواہ ابن حبان شیخین کا لفظ یہ ہے حلف مال کی نکاسی کرتا ہے کمائی کی برکت لیجاتا ہے احمد کا لفظ بسند جید یہ ہے تجار فجار ہین کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیا اللہ نے بیع کو حلال نہین کیا ہے فرمایا ہان کیا ہے لیکن وہ قسم کہاتے ہین گنہگار ہوتے ہین بات کرتے ہین جہوٹ بولتے ہین رواہ الحاکم ایضا

ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ اوسکا ذکر نہین کیا ہے کیونکہ حدیثون مین اسپر وعید شدید آئی ہے پہر معلوم ہوا کہ بعض نے اسکا ذکر کیا ہے ❊

فصل مکر و خدیعت کرنا کبیرہ ہے

قال تعالی ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ ذکر مکر کا نیچے کتاب الطہارۃ کی گذر چکا ہے

بہت سی مین مکر زلات حدیث ابن مسعود مرفوعًا اسپر دلالت کرتی ہے من غشنا فلیس منا والمکر والخداع فی النار رواہ الطبرانی باسناد جید وابن حبان ابوداؤد کا لفظ حسن سے مرسلا یون ہے کہ مکر و خدیعت و خیانت نار مین ہے اور دوسری حدیث مین آیا ہے داخل نہوگا جنت مین خب یعنی مکار اور نہ بخیل اور نہ منان تیسیر الفغلیہ ہے مومن فریب کا پتلا والا اور کرم شرمیلا ہے اور منافق فریب دینے والا اور لئیم ہے اسکے پاک لئے منافقین سے مخادع کو نقل کیا ہے یخادعون اللہ وھو خادعھم چوتھی حدیث مین آیا ہے اہل نار پانچ شخص ہین انمین ایک وہ شخص ہے جو صبح شام تجھسے تیرے اہل و مال مین خدیعت کرتا ہے ف اسکا کبیرہ گناہ ہونا ظاہر ہے احادیث صحیحہ سے بعض نے اسکی تصریح کی ہے حبیب مکر و فریب نامین ہوا لقد مکار فریبی بالاولی ناری ٹھیرا یہ وعید شدید ہے ۔

فصل کمی کرنا ناپ تول مین کبیرہ ہے

قال تعالی ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون سدی نے کہا ہے مدینہ مین ایک وزن کش تھا ابوجہینہ نام وہ دو طرح کے رکھتا تھا ایک پیمانہ سے لینا دوسرے سے دینا اوسپر یہ آیت اوتری ترمذی مین مرفوعًا آیا ہے حضرت نے اصحاب کیل و وزن سے فرمایا تم ایسے کام پر ہو جسمین تمسے پہلی امتین ہلاک ہوگئین ف اسکا کبیرہ ہونا آیت و حدیث دونون سے ظاہر ہے اسلئے کہ یہ اکل مال بالباطل ہے اسیلئے اوسپر وعید آئی ہے ابن عبد السلام نے کہا ہے ایک دانہ کا غصب کبیرہ ہے اجماعًا بالاجماع کبیرہ ہے حکایت مالک بن دینار کہتے ہین میری کنیز مرتی تھی مین اوسکے پاس گیا وہ کہہ رہی تھی جبلان من نار جبلین من نار یعنی دو پہاڑ ہین آگ کے مینے کہا تو کیا کہتی ہے کہا اے ابا یحیی میرے پاس دو پیمانے تھے ایک سے لیتی تھی دوسرے سے دیتی تھی مالک کہتے ہین مینے اوٹھا کر ایک کیل کو دوسری کیل سے مارا ہیئے تاکہ ٹوٹ جاوین اوسنے کہا جب تم ایک کو دوسرے پر مارتے ہو تو اور زیادہ سختی

جوتی ہے آخر وہ اوسی مرض مین مر گئی بعض سلف نے کہا ہے مین گواہی دیتا ہون ہر کیال و وزان پر آگ کی اسلئے کہ اوس سے کوئی سالم نہین رہتا مگر جسکو اللہ بچائے **حکایت** بعض اہل علم نے کہا ہے مین پاس ایک بیمار کے گیا وہ مرتا تہا مین اوسکو تلقین شہادت کی کرنے لگا اوسکی زبان گویا نہوتی تہی جب اوسکو ذرا سا افاقہ ہوا مینے کہا اے بہائی کیا بات ہے مین تجکو تلقین شہادت کی کرتا ہون تو بولتا نہین ہے کہا ترازو کی زبان میری زبان پر ہے وہ مجہے بولنے نہین دیتی مینے کہا تجہے قسم ہے اللہ کی کیا تو وزن مین کمی کرتا تہا کہا واللہ نہین لیکن مدت تک باٹ کی خبر نہ لیتا کہ پورا ہے یا کم ہے جبکہ یہ حال عدم تفقد سنجات پر ہے تو کم تولنے والے کا کیا حال ہوگا کسینے کیا خوب بات کہی ہے کہ ویل ہے ویل ہے اوسکو جو ایک دانہ پر جسکو کم کیا ہے ایسے جنت فروخت کرتا ہے جسکا عرض سموات وارض ہے اور ایک دانہ پر جو زیادہ لیا ہے ایک وادی کو جہنم مین خرید کرتا ہے جسمین بڑے بڑے پہاڑ گل جاوینگے ۞

ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم		پدرم جنت بجا دید بہ گندم بفروخت

فصل

وہ قرض جس سے قرض دینے والے کو نفع ہو کبیرہ ہے اسکا کبیرہ ہونا کہلی بات ہے اسلئے کہ یہ حقیقت مین ربا ہے سو ہر وعید جو حق مین ربا کے آئی ہے وہ شامل ہے اسکے فاعل کو ۞

فصل

قرض لینا نہ دینے کی نیت سے یا باوجود عدم رجاء وفا کے اسطرح پر کہ مضطر نہو اور نہ ظاہر مین کوئی صورت وفا کی ہو اور قرضخواہ اوسکے حال سے ناآگاہ ہو کبیرہ ہے بخاری مین مرفوعًا آیا ہے جسنے لیا مال لوگون کا بارادہ تلف کرنے کے تو تلف کردیگا اللہ اوسکو طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ اللہ اوسکے حسنات لیکر قرضخواہ کو دیگا اگر حسنات نہونگے تو قرضخواہ کی سیئات لیکر اوسپر ڈالے گا ابن ماجہ

بیہقی کا لفظ یہ ہے جو شخص قرض لیتا ہے اور خاطر جمع ہے کہ ادا کریگا وہ اللہ سے چھپ ہو کر دیگا تو سعید
خدری کہتے ہیں حضرت فرماتے تھے اعوذ باللہ من الکفر والدین ایک آدمی نے کہا کیا قرض
برابر کفر کے ہے فرمایا ہاں رواہ النسائی والحاکم وصححہ طبرانی کا لفظ یہ ہے صاحب قرض
مقید ہے اپنے قرض میں اللہ سے شکوہ تنہائی کا کرتا ہے ابو داود و بیہقی کا لفظ یہ ہے کہ
اعظم ذنوب نزدیک اللہ کے بعد کبائر کے جسے اللہ نے منع کیا ہے یہ ہے کہ مرے آدمی
اور اوسپر قرض ہو نچھوڑے اوسکے لئے قضا بہت احادیث میں آیا ہے کہ حضرت قرضدار کے
جنازہ پہ نماز نہ پڑھتے مگر یہ کہ اوسکا قرض ادا کر دیا جاتا **ف** الکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث
سے دوسری صورت کی طرف حدیث میں یوں اشارہ فرمایا ہے من اخذ اموال الناس
سارے تخویفات جو درباره قرض آئی ہیں یہ دونوں صورتیں اونکی مصداق ہیں اسی طرح
وہ قرض جو واسطے مرنے کے کسی معصیت میں لیا ہے ✦

فصل

دیر لگانا تونگر کا ادائی قرض میں بعد مطالبہ کے بلا عذر گناہ کبیرہ ہے صحاح ستہ میں ابو ہریرہ
سے مرفوعاً آیا ہے کہ مطل الغنی ظلم ابن حبان و حاکم کا لفظ صحیح یوں ہے لی الواجد یحل
عرضہ و عقوبتہ بزار و طبرانی کا لفظ یہ ہے اللہ دشمن رکھتا ہے غنی ظلوم کو اس باب میں
اور بہت حدیثیں آئی ہیں **ف** اسکا کبیرہ ہونا اگرچہ نظر نہیں آیا لکن صریح حدیث سے
کیونکہ ظلم و حلت آبرو و منزا ہی وعید ہے ایک جماعت ائمہ شافعیہ نے کہا ہے کہ جو شخص
باوجود قدرت کے قرض ادا نکرے اوسپر عقوبت شدید کرنا چاہئے لوسے سے اوسکو کو نچے مبتلا
کہ ادا کرے یا مرجائے ✦

فصل

کہانا مال یتیم کا کبیرہ ہے **قال تعالیٰ** ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا وسیصلون سعیرا قتادہ نے کہا غطفان مین ایک آدمی تہا وہ اپنے بہتیجے کا والی ہوا وہ صغیر یتیم تہا اسنے اوسکا مال کہالیا اوسپر یہ آیت اتری مراد اکل سے سائر انواع اتلاف مین اسلیے کہ یتیم کو ہر صورت تلف مین ضرر پہونچتا ہے اسیلیے اس کبیرہ پر دخول نار کا وعدہ ہے ابن دقیق العید نے کہا ہے اکل مال یتیم واسطے سوء خاتمہ کے مجرب ہے والعیاذ باللہ صحیحین مین منجملہ سبع موبقات کے اکل مال یتیم کو بہی شمار کیا ہے حاکم کی حدیث مین آیا ہے کہ کہانیوالا مال یتیم کا بہشت مین نہ جائیگا ابن حبان کی حدیث مین اس اکل کو اکبر کبائر فرمایا ہے **فسق** اسکا کبیرہ ہونا کتاب وسنت دونون سے ثابت وظاہر ہے یہان کچہ فرق اکل قلیل وکثیر مین نہین ہے جیسے ایک دانہ ویسے ایک من جسطرح کہ کمی کیل ووزن مین بہی ایک دانہ اور زیادہ کا کچہ تفاوت نہ تہا

فصل

خرچ کرنا مال کا گو ایک ہی پیسہ کیون نہو حرام مین اگرچہ وہ کار حرام صغیرہ ہی ہو گناہ کبیرہ ہے اگرچہ تصریح اسکی نہین دیکہی لکن کلام اہل علم اسپر دلیل ہے اسلیے کہ اونہون نے اسکو سفہ وتبذیر موجب حجر ٹہیرایا ہے اور اس بات کی تصریح کی ہے کہ سفیہ محجور علیہ کی شہادت صحیح نہین ہے اور نہ وہ والی نکاح دختر خود ہو سکتا ہے اور یہ منع شہادت وغیرہ بسبب فسق ہے اور فسق ہونا دلیل ہے تکبیر کی موجب اوسنے مال کو معصیت مین صرف کیا تو یہ دلیل ہے انہماک تام پر محبت معاصی مین اور شک نہین ہے کہ اس انہماک سے مفاسد عظیمہ پیدا ہوتے ہین اسلیے ظاہر او معنی دونون طرح پر اسکا کبیرہ ہونا متجہ ہے

باب صلح کا

ایذا دینا ہمسایہ کو اگرچہ ذرا سی چیز ہو جیسے جھانکنا اوسکے گہر مین یا پہنانا ایسی چیز کہ جس سے اوسکو ایذا
پہونچے اور شرع کا جائز ہوگا اور کبیرہ ہے صحیحین مین ابو ہریرہ سے مرفوعًا آیا ہے جو کوئی ایمان
رکہتا ہو اللہ اور دن آخرت پر وہ ایذا نہ دے اپنے ہمسایہ کو مسلم کا لفظ یہ ہے کہ وہ احسان
کرے اپنے ہمسایہ سے احمد کا لفظ بسند ثقات اور طبرانی کا لفظ مرفوعًا یون ہے اگر زنا کرے کوئی
مرد دس عورتون سے یہ سہل ہے اوس سے کہ زنا کرے زن ہمسایہ سے اسی طرح چوری
کرنا دس گہر کی سہل تر ہے چوری کرنی ایک خانہ ہمسایہ سے احمد و شیخین کا لفظ یہ ہے واللہ مومن
نہین ہے جسکا ہمسایہ اوسکے بوائق یعنی آفات و شر سے امن مین نہین ہے تین بار نفی ایمان
کی فرمائی اصبہانی کا لفظ یہ ہے آدمی مومن نہین ہوتا جب تک کہ امن مین نہون شرور سے اوسکے
شر سے مسلم کا لفظ یہ ہے قسم ہے اللہ کی بندہ مومن نہین ہوتا جبتک کہ دوست نرکہے واسطے اپنے ہمسایہ کے جو دوست رکہتا ہے
اپنے حدیث طبرانی مین آیا ہے چالیس گہر تک ہمسایگی ہے اور فرمایا کہ جنت مین وہ شخص نہ جائیگا کہ ہمسایہ اوسکا امن نہ پائے اوسکی برائی سے نسائی
و ابن حبان کا لفظ یہ ہے حضرت دعا کرتے تہے اللہم انی اعوذ بک من جار السوء فی دار المقامۃ
فان جار البادیۃ یتحول طبرانی کا لفظ باسناد جید یہ ہے اول دو خصم دن قیامت کو دو ہمسایہ
ہین اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین **ف** اسکا کبیرہ ہونا ان حدیثون سے
بخوبی ظاہر ہے اور بعض نے ساتہہ اوسکے تصریح کی ہے سو جس صورت مین کہ ایذا مسلمان کی
کبیرہ ہے مطلقًا تو ایذا ہمسایہ کی بالا ولی کبیرہ ہوگی بلکہ اکبر کبیرہ ہوگی جاننا چاہیے کہ ہمسایہ تین طرح کے ہوتے ہین ایک
مسلم قریب اوسکے تین حق ہین حق جوار حق اسلام حق قرابت دوسرا مسلمان اوسکے دو حق
ہین تیسرا آدمی اوسکا ایک ہی حق ہے اوسکو بہی ایذا نہ دے بلکہ اوسکے ساتہہ احسان کرے
بہت کچہہ خیر و برکت ہاتہہ آتی ہے **حکایت** ایک مجوسی ہمسایہ تہا سہل تستری کا
اپنے پاخانہ مین سے ایک روزن طرف گہر سہل کے نکالکر قدر ڈالنا شروع کیا سہل ایک مدت

تک دن بہر کا کوڑا رات کو جمع کر کے گہر سے باہر پہینکتے رہتے جب بیمار ہوئی مجوسی کو بلا کہا کہ ابتک تو یہ ہوا لکن مجہے ڈر ہے کہ بعد میرے وارث اس گہر کے متحمل اس امر کے نہون اور تمہسے جہگڑا کرین اوسکو اونکے صبر پر نہایت درجہ کا تعجب آیا کہا انہون نے اسقدر ایذا ئین عظیم اوٹہائی اور سنے کہا تم ایک زمان طویل وعمر دراز سے یہ برتاؤ مجہسے کرتے ہو اور مین بدستور کفر پر مقیم ہون لاؤ ہاتہ بڑہاؤ مین مسلمان ہوتا ہون وہ اسلام لے آیا اور سہل رح نے انتقال فرمایا یہ تامل کی جگہ ہے کہ نتیجہ وانجام صبر کا کیا عمدہ ہوا*

فصل

حاجت سے زیادہ گہر بنانا اترانیکو گناہ کبیرہ ہے عمار بن یاسر کہتے ہین آدمی جب دیوار گہر کی سات گز سے زیادہ اونچی کرتا ہے تو اوسکو یون پکارا جاتا ہے کہ اے افسق الفاسقین کہانتک رواہ ابن ابی الدنیا لکن رفع اسکا ثابت نہین ہے اس بارہ مین قصہ ایک انصاری کا کتب حدیث مین بروایت انس مشہور ہے کہ اوسنے ایک قبہ بنایا تہا حضرت نے اوس سے سلام ترک کر دیا جب اوسنے توڑ کر برابر زمین کے کر دیا تب اوسکا سلام لیا اور فرمایا کہ ہر بنیا د وبال ہے اپنے صاحب پر مگر وہ جس بغیر چارہ نہین ہے رواہ ابو داؤد ابن ماجہ مین یون ہے کہ جب اوسنے اوس قبہ کو توڑ ڈالا تو حضرت نے فرمایا یرحمہ اللہ طبرانی کا لفظ بسند جید یون ہے کہ حضرت کا گزر ایک قبہ مرد انصاری پر ہوا پوچہا یہ کیا ہے کہا قبہ ہے فرمایا جو بنیاد اس سے زیادہ ہے اور ہاتہ سے طرف سر کے اشارہ کیا وہ قیامت کو اپنے صاحب پر وبال ہے دوسرا لفظ طبرانی کا باسناد جید یہ ہے کہ جب اللہ کسی بندہ کے ساتہ ارادہ شر کا کرتا ہے تو اوسکے لئے اینٹ مٹی حاضر کر دیتا ہے وہ عمارت بناتا جاتا ہے تیسرا لفظ یہ ہے کہ جب کسی بندہ کا خوار کرنا چاہتا ہے تو اوسکا مال بنیاد مین خرچ کراتا ہے چوتہا لفظ یہ ہے کہ عباس نے ایک قبہ بنایا تہا حضرت نے فرمایا اسکو ڈہا دی یا اوسکی قیمت صدقہ کر کہا مین ڈہا دونگا ایک حدیث مین یون آیا ہے کہ آدمی کو ہر نفقہ مین اجر

ملتا ہے مگر سنّی مین یا بنیاد مین ترمذی کا لفظ یہ ہے النفقة کلہا فی سبیل اللہ الا البناء فلا خیر فیہ ابوداؤد کا لفظ مرسلاً یہ ہے ان شر ما ذھب فیہ مال المرء المسلم البنیان **ف** اسکا کبیرہ ہونا ان حدیثون سے بخوبی ثابت ہے اگرچہ تصریح اوسکی نہین دیکھی حضرت کا غصہ کرنا اور سلام کا جواب نہ دینا اور راضی نہونا مگر ہم پر دلیل صریح ہے تکبیر پر اس معصیت کی اگرچہ زواجر مین اسکو محمول کیا ہے قصد خیلا پر لیکن تصریح ساتھ وبال وہوان وشر وغیرہ کے صریح یا مشل صریح کے ہے دلالت مین وعید شدید پر **ف** وہان تو قبہ مرد زندہ بہ سبب دیکھ دوم خفگی کی ہو گئی اور ڈھا دیا گیا یہان یہ حال ہے کہ مردون پر بڑی بڑی قبہ بنائی گئی ہین خصوصاً قبور اولیاء و علماء و ملوک و روساء پر معلوم نہین ہے کہ انکے ڈھا دینے سے کون مانع ہے حالانکہ یا لخصوص بناء قبور سے علیحدہ بھی وعید شدید آئی ہے اسکا وبال اہل بناء پر یقینی ہے اللھم غفرا

فصل بگاڑنا منارۂ زمین کا گناہ کبیرہ ہے

حدیث علی مین مرفوعاً آیا ہے لعن اللہ من غیر منار الارض الخ رواہ احمد ومسلم والنسائی مراد منارہ سے علامات حدود ارض ہین چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہے ملعون من غیر حدود الارض یہ مناری کبھی حدود مزارع پر ہوتے ہین اور کبھی حدود سر حدات بلاد اور کبھی طرق مسالک پر حدیث سب انواع علامات تحدید قطعات ارض کو شامل ہے **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث سے ہے اور ایک جماعت اہل علم نے بھی اوسکی تصریح کی ہے کیونکہ اس تغیر مین ایک تو اکل مال مردم بباطل ہے دوسرے ایذاء مسلمین تیسرے تسبب طرف احد الامرین کی اور وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے ؂

فصل اندھے کو راہ سے گمراہ کر دینا گناہ کبیرہ ہے

سنن مین مرفوعاً مروی ہے لعن من اضل اعمی عن الطریق یعنے ملعون ہے وہ شخص جسنے

اندہے کو راہ سے بھٹکا دیا ہے **ف** اسکو بعض نے کبیرہ کہا ہے گویا اسی حدیث سے لیا ہے کیونکہ لعن علامات کبیرہ سے ہے اور وجہ اسکی ظاہر ہے کہ یہ فعل داخل ایذاء بلیغ مردم ہے اسلئے کہ وہ راہ بہول کر سخت مضرت وخوف مین پڑ جائیگا یہ شخص باعث اوس ضرر وخوف کا ہوا ہے تو یہ کبیرہ ٹہیرا ۞

فصل

تصرف کرنا راہ غیر جاری مین بغیر اذن مالک کے اور تصرف کرنا اوس راہ مین جس سے راہ چلنے والون کو ضرر بلیغ ناجائز پہونچے اور تصرف کرنا دیوار مشترک مین بغیر اذن شریک کے نزدیک قائل حرمت کے گناہ کبیرہ ہے **ف** ان تینون کا کبیرہ ہونا کلام علماء سے معلوم ہے اگرچہ تصریح اونکی نہین کی ہے اسلئے کہ مرجع ان سب کا اذیت مردم اور استیلاء علی الحقوق ہے براہ تعدی وظلم اور اسمین شک نہین ہے کہ یہ دونون امر شامل ہین ان تینون امر کو اور جو دلیلین غصب وظلم مین آئی ہین وہ انکو بہی شامل ہین اونکو اسجگہ مستحضر رکہنا چاہئے باب غصب مین یہ حدیث آئیگی من اخذ من طریق الناس شبرا جاء بہ یوم القیامۃ یحملہ من سبع ارضین ۞

باب ضمان کا

باز رہنا ضامن کا جسنے اپنے اعتقاد مین ضمانت صحیح دی ہے ادا ضمانت سے طرف مضمون لہ کے باوجود قدرت کے خواہ اذن سے ضامن ہوا ہے یا نہین گناہ کبیرہ ہے **ف** انکو تہنے اسلئے کبیرہ گنا ہے کہ قرض ذمہ ضامن پر بہی ثابت ہوجاتا ہے حقیقۃ گویا وہ قرضدار ہے سو جو وعید حق مین مطل غنی کے آئی ہے وہ سب اسکے حق مین وارد ہوتی ہے لکن وجہ تخصیص ذکر کی اسجگہ یہ ہوئی کہ اکثر لوگون پر یہ بات مخفی ہے وہ یہ گمان کرتے ہین کہ تبرع کرنا

ضامن کا ساتھ ضمانت کے کہہ اوسکو اس ورطہ ٔ خطیہ میں نہیں ڈالتا ہے حالانکہ یہ بات نہیں ہے
بلکہ گو اوسنے ضمانت دیکر تبرع کیا ہے لیکن وہ درحقیقت مدیون ہے یہانتک کہ آخرت مین
بھی اوس سے اس قرض کا مطالبہ ہوگا جسطرح کہ اطلاق ائمہ اسیکا مقتضی ہے +

باب شرکت ووکالت کا

خیانت کرنا شریک کا یا وکیل کا دوسرے شریک یا موکل سے گناہ کبیرہ ہے لقمان بن بشیر
مرفوعاً کہتے ہین جسنے خیانت کی شریک کی اوسکی امانت وعاریت مین تو مین اوس سے بری ہون
رواہ ابو یعلی والبیہقی دوسرا لفظ یہ ہے جسنے خیانت کی امانت مین مین اوسکا خصم ہون حدیث
متفق علیہ مین آیا ہے کہ چار خصلتین ہین جس کسی شخص مین ہونگے وہ منافق خالص ہے ازانجملہ
ایک خیانت ہے امانت مین ابو داؤد وحاکم کا لفظ بسند صحیح یہ ہے اللہ فرماتا ہے مین تیسرا ہون
دو شریکون مین جب تک کہ ایک اونمین کا دوسری کی خیانت نکرے جب خیانت کرتا ہے تو مین
اونکے بیچ مین سے نکل جاتا ہون رزین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ شیطان آجاتا ہے **ف**
ان دونون کا کبیرہ گناہ ظاہر حدیث ہے اگرچہ ذکر اونکا بالخصوص نہین کیا ہے لیکن کلام اونکا کبائر
مین انکو بھی شامل ہے یہ ذکر ودلیعت مین بھی آئیگا +

باب اقرار کا

اقرار کرنا واسطے کسی ایک وارث کے جھوٹ موٹ یا واسطے کسی اجنبی کے دین یا عین کا گناہ کبیرہ
ہے ابن عباس کہتے ہین اضرار وصیت مین کبائر سے ہے رواہ الدار قطنی ابن ابی حاتم نے
کہا ہے صحیح وقف ہے اسکا حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے آدمی خیر کا کام کرتا ہے
ستر برس پھر جب وصیت کرتا ہے توجیہ رکرجاتا ہے اوسکا خاتمہ بری عمل پر ہوتا ہے وہ
آگ مین جاتا ہے الحدیث رواہ احمد وابن ماجہ ابو داؤد وترمذی کا لفظ مرفوع ابو ہریرہ سے

یہ ہے کہ مرد عمل کرتا ہے اور عورت اللہ کی طاعت پر ستر برس پھر آتی ہے اون دونون کو موت وہ ضرر پہنچاتے ہین وصیت مین پس واجب ہوجاتی ہے اونکے لیے آگ الحدیث ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

ف اضرار فی الوصیۃ کو بہت سے اہل علم نے کبیرہ گناہ ہے اور یہ تکبیر صریح ان حدیثون سے مستفاد ہے ❊

فصل

اقرار نکرنا مریض کا بابت اون دیون یا اعیان کے جنکو سوای ورثہ کے اور کوئی نہین جانتا ہو کبیرہ ہے

ف اسکا کبیرہ گناہ ظاہر ہی اگرچہ اسکا ذکر نہین کیا ہے اسلیے کہ یہ ترک اقرار اس حالت مین تسبب ظاہر واسطے ضیاع حق غیر کے اور غیر کا حق ضائع کرنا کبیرہ ہے اسیطرح تسبب اوسکا کیونکہ وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے ❊

فصل

اقرار کرنا نسب کا جھوٹ بولکر یا انکار کرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہے حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین مرفوعاً آیا ہے کافر ہوا وہ شخص جو بری ہوا نسب سے اگرچہ باریک ہو یا مدعی ہوا اوس نسب کا جو معروف نہین ہے رواہ احمد والطبرانی عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاص مین کلام طویل ہے جمہور توثیق کرتے ہین اور اونکی روایت عن ابیہ عن جدہ کو حجت لاتے ہین ابو بکر صدیق کا لفظ مرفوعاً یہ ہے جسنے دعوی کیا نسب کا جسکو نہین پہچانتا ہے اوسنے کفر کیا ساتھ اللہ کے اور جسنے نفی کی نسب کی اگرچہ دقیق ہو اوسنے کفر کیا ساتھ اللہ کے رواہ الطبرانی اسکی سند مین حجاج بن ارطاۃ ہے بہت سے ائمہ نے اوسکی توثیق کی ہے اور بہت کچھ مبالغہ ثنا مین اوسپر کیا ہے احمد کا لفظ یہ ہے اللہ کے کچھ بندے ہین جنسے اللہ دن قیامت کو نہ بات کریگا نہ اونکو پاک کریگا نہ اونکی طرف دیکھے گا اونکے لیے عذاب الیم ہے پوچھا وہ کون

ہین فرمایا بیزار ہونے والا اپنے مان باپ سے رغبت کرنے والا اولنے اور بیزار ہونے والا اپنے ولد سے الحدیث یعنے انکار کرنے والا اپنے نسب سے اور اسکا اپنی اولاد کا **ف** ان حدیثون اور ان وعیدون سے کبیرہ ہونا اسکا ثابت ہے اگرچہ تصریح اسکی نہین دیکھی اسکے کبیرہ ہونے مین کچھ شک نہین ہے کیونکہ ان دونون امر کے انکار مین ضرر عظیم ہے اور قبائح و مفاسد مترتب ہوتے ہین اور اللہ کی تشریع کا متغیر کرنا ہے اسلئے کہ بیٹے نے جب انکار کیا باپ کا جھوٹ بولکر تو وہ حکم اجنبی مین ہوگیا بنسبت احکام ظاہرہ کے اور جب اجنبی ولد ٹھیرا تو اوسکے لئے احکام ولد کے ظاہر مین ثابت ہونگے اسکے مفاسد و مفاسد مخفی نہین ظاہر ہوا معلوم ہوا کہ مآل بلقینی نے بھی انکو کبائر مین گنا ہے اور اس حدیث صحیحین سے استدلال کیا ہے من ادعی ابا فی الاسلام یعلم انہ غیر ابیہ فالجنة علیہ حرام +

باب عاریت کا

استعمال کرنا عاریت کا غیر منفعت مین جسکے لئے عاریت لی ہے یا عاریت لینا بغیر اذن مالک کے یا استعمال کرنا اوسکا بعد مدت موقت کے گناہ کبیرہ ہے ان تینون کا کبیرہ ہونا کلام علماء سے ظاہر ہے اس لئے کہ مرجع اسکا طرف غصب و ظلم کے ہے اور غصب و ظلم دونون کبیرہ ہین اجماعًا اس لئے کہ اسمین ظلم ہے مالک پر اور استیلا ہے اوس کے حق و مال پر ناحق سو ہر وعید جو حق مین غصب و ظلم کے آئی ہے وہ حق مین اس عاریت کے وارد ہے + ،

باب غصب کا

غصب کہتے ہین استیلاء کو مال غیر پر ظلمًا یہ کبیرہ ہے حدیث عائشہ مین مرفوعًا آیا ہے جسنے ظلم سے لیا ایک بالشت زمین کو اوسکو سات زمین تک کا طوق ہوگا رواہ الشیخان مراد طوق لگنے سے

نہ طوق تقلید یعنے سات زمین کا طوق دن قیامت کے اوسکے گلے مین ڈالکر تکلیف اوٹھائیگا
دینگے بغوی نے کہا سات زمین تک اوسکو خسف کرینگے ہر قطعہ زمین اوسکی گلے کا ہار ہوگا بخاری
وغیرہ مین آیا ہے جسنے لی ایک بالشت زمین ناحق وہ خسف کیا جائیگا دن قیامت کو سات زمین
مسلم کا لفظ یہ ہے نہین لیتا ہے کوئی ایک بالشت زمین ناحق مگر طوق ڈالیگا اللہ اوسکو سات
زمین تک دن قیامت کے اسکو احمد نے بھی بسند صحیح روایت کیا ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے جس
لی راہ سے مسلمانونکی ایک بالشت زمین وہ آئیگا دن قیامت کو لادے ہوئے سات زمین ابن
حبان کا لفظ ابو حمید ساعدی سے مرفوعا یون ہے حلال نہین ہے کسی مسلمان کو یہ کہ لے ایک
عصا اپنے بہائی کا بغیر اوسکی خوشی خاطر کے یہ اسلیے کہ اللہ نے مال مسلمان کا مسلمان پر سخت
حرام کیا ہے **ف** بغوی وغیرہ نے غصب کے کبیرہ ہونے مین یہ اعتبار کیا ہے کہ مال
مغصوب ربع دینار ہو اور اہل بصرہ ایک درہم کہتے ہین مگر ابن عبد السلام نے کہا ہے کہ علما کا
اجماع ہے اسپر کہ ایک دانہ کا غصب یا چوری کرنا کبیرہ ہے انتہی یعنے کچہ فرق قلیل وکثیر
کا نہین ہے قرطبی نے کہا ہے اہل سنت مجمع ہین اسپر کہ جسنے مال حرام کہایا اگرچہ اتنا ہی ہو کہ
اوسپر اکل صادق آتا ہے تو وہ فاسق ہوگیا اس سے معلوم ہوا کہ قول بتحدید بے مستند ہے
ہان شئے تافہ جسکی نسبت عادت سامحت کی جاری ہے جیسے ایک دانہ منقی یا انگور کا اوسکو
صغیرہ کہہ سکتے ہین غصب مین زمین کا غصب کرنا اور دیگر اموال کا غصب کرنا برابر ہے بدلیل حدیث عصا

باب اجارہ کا

دیر لگانا اجرت اجیر مین یا ندینا اجرت کا بعد فراغ عمل کے گناہ کبیرہ ہے بخاری مین ابو ہریرہ
سے مرفوعا آیا ہے کہ اللہ فرماتا ہے مین تین آدمیون کا خصم ہونگا دن قیامت کو اور جس سے
مین خصومت کی وہ ہار جائیگا اونمین ایک وہ شخص ہے جسنے کوئی مزدور مقرر کیا اور اوسکی مزدوری
نہ دی دوسری حدیث مین آیا ہے تم دو مزدوری مزدور کو پہلے اس سے کہ اوسکا پسینا خشک ہو

رواہ ابن ماجہ بسند حسن والطبرانی والبیہقی **ف** اسکا کبیرہ ہونا احادیث غصب و مثل غنی سے معلوم ہے اور خصوصا اس وعید شدید سے جو اسجگہ مذکور ہے بعض ائمہ نے اسکو کبیرہ گنا ہے اور وعید انکا ذکر کیا ہے +

باب احیاء موات کا

یہ بات گزر چکی ہے کہ منع فضل آب منجملہ کبائر کے ہے جسطرح کہ تصریح اوسکی حدیث صحیح مین آئی ہے +

فصل

بنانا مکان کا عرفہ یا مزدلفہ یا منی مین نزدیک اوسکے جو اسکی تحریم کا قائل ہے گناہ کبیرہ ہے **ف** بنیاد تحریم پر اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اسلیئے کہ یہ ارباب کے غصب زمین کے ہے اور غصب کرنا زمین کا کبیرہ ہے یہ وعید شدید اوسکے حق مین ہے جو اس کام کو معتقد تحریم ہو کر کرتا ہے

فصل

منع کرنا اشیاء مباحہ کا جو لوگون کو عموما یا خصوصا مباح ہے جیسے زمین مردہ کا اوسکا زندہ کرنا ہر کسیکو درست ہے اور جیسے شوارع و مساجد و طرق و ربط اور معادن باطنہ یا ظاہرہ گناہ کبیرہ ہے **ف** کسی ایک کا بھی انہین سے منع کرنا جبکہ بوجہ جائز کوئی اوسے منتفع ہونا چاہے لائق تکبیر کے ہے اسلیئے کہ مشابہ غصب ہے یہ گویا ویسی بات ہے کہ کسی انسان کو اوسکے مالک سے جسکے انتفاع کا وہ استحقاق رکھتا ہے منع کیا جاوے سو جسطرح اوس ملک سے روکنا کبیرہ ہے اوسی طرح اس سے روکنا کبیرہ ہے +

فصل

کرایہ دینا کسی سفینہ کا راہ سے اور لینا اجرت کا اگرچہ حریم کاب یا دکان ہو گناہ کبیرہ ہے ف اسکا کبیرہ ہونا کلام غیر واحد ائمہ مین آیا ہے کیونکہ یہ فسق و ضلال ہے اسی سلئے اذرعی نے کہا ہے کہ وکلا بیت المال جو شوارع بیت المال پر بیٹھنے والون سے اجرت لیتے ہین ہم نہین جانتے کہ اللہ پاک سے وہ کس منھ سے ملینگے ❊

فصل

استیلا کرنا آب مباح پر اور منع کرنا مسافر کا اوس سے گناہ کبیرہ ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے تین آدمیون سے اللہ بات نہ کریگا اور نہ اونکو پاک کریگا اور اونکے لئے عذاب الیم ہوگا اوشین ایک وہ شخص ہے جو جنگل مین کسی آب زائد پر ہے اور اوس سے مسافر کو روکتا ہے ف اسکا کبیرہ گننا صریح حدیث ہے اسی لئے بہت سے اہل علم نے جزم کیا ہے ساتھ تکبیر کے لکن اسکو مقید کرنا بتفسیر رشید یہ مناسب ہے اسلئے کہ مجرد منع و ضرر خفیف مقتضی تکبیر نہین ہے ❊

باب وقف کا

مخالفت شرط واقف کے کبیرہ گناہ ہے ہمنے اسکو کبیرہ گنا ہے اگرچہ کسی نے تصریح اسکی نہین کی ہے اسلئے کہ مخالفت شرط واقف پر اکل مال بباطل مرتب ہوتا ہے اور وہ کبیرہ ہے ❊

باب لقطہ کا

تصرف کرنا لقطہ مین قبل پورا کرنے شرائط تعریف و تملیک لقطہ کے اور چھپانا اوسکا مالک لقطہ سے باوجود معلوم ہونے مالک کے گناہ کبیرہ ہے یہ دونون امر اسلئے کبیرہ ہین کہ انمین اکل مال بباطل ہے ❊

باب لقیط کا

ترک کرنا اشہاد کا وقت اخذ لقیط کے کبیرہ ہے مدرکشی نے اسکی تصریح کی ہے کیونکہ یہ مؤدی ہے طرف ادعا رقیت کے اور یہ ادعا کبیرہ ہے اسلئے کہ مؤدی ہے طرف مملوک بنانے آزاد کے وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے +

باب وصیت کا

اضرار وصیت میں کبیرہ ہے **قال تعالی** من بعد وصیۃ یوصی بہا او دین غیر مضار وصیۃ من اللہ ابن عباس نے اس آیت سے اضرار وصیت کو کبیرہ سمجھا ہے نسائی کا لفظ مرفوع ہے کہ اضرار وصیت میں کبائر سے ہے پھر یہ آیت پڑھی تلک حدود اللہ الخ گویا خود حضرت نے اسکو کبیرہ فرمایا ہے اور آیت کو شاہد ٹھیرایا ہے اسیلئے ائمہ نے تصریح کی ہے ساتھ کبیرہ کے ابن عادل نے اپنی تفسیر میں وجوہ اضرار کے ذکر کئے ہیں مثلاً ثلث سے زیادہ کی وصیت کرے یا سب یا بعض مال کا اقرار واسطے اجنبی کے کرے یا آپکو قرضدار ٹھیرا لے اور قرضدار اسلئے منظور کہ میراث ورثہ کو نہ ملے یا کہے کہ میرا قرض فلان پر تھا وہ میں نے پورا لے لیا ہے یا کسی سستے کو سستا بیچے یا کسی شے کو مہنگا خرید کرے یا وصیت ثلث کی کرے مگر نہ اللہ کے لئے بلکہ بغرض تنقیص ورثہ کے سو یہ سب اضرار فی الوصیۃ ہے تاکہ مال ورثہ کو نہ پہنچے حدیث ابن ماجہ میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر کوئی آدمی عمل اہل جنت کا کرے ستر برس اور وصیت میں حیف کرے تو اسکا خاتمہ شر عمل پر ہوگا وہ آگ میں جائیگا دوسرا لفظ یہ ہے جسنے قطع کیا میراث وارث کی جو اللہ نے فرض کیا تھا قطع کریگا اللہ میراث اسکی جنت سے +

باب خیانت کا

خیانت کرنا امانات مین جیسے ودیعت و عین مرہونہ یا مستاجرہ وغیر ذلک مین گناہ کبیرہ ہے قال
تعالی ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلہا یہ آیت حق مین عثمان بن طلحہ
سادن کعبہ کے اوتری ہے اونسے کنجی کعبہ کی زبردستی لے لی تہی پہر اونکو حضرت نے واپس
کرکے فرمایا خذوھا خالدة تالدة لا ینزعہا منکم الا ظالم لیکن مراد آیت مین ساری امانات
ہین ابو نعیم نے حلیہ مین کہا ہے کہ یہ آیت عام ہے سب امور مین براء بن عازب و ابن مسعود
و ابی بن کعب کہتے ہین امانت ہر شے مین ہے وضو جنابت نماز زکوٰۃ روزہ کیل وزن ودائع
ابن عباس نے کہا ہے رخصت نہین دی اللہ نے کسی معسر و موسر کو امساک امانت کی ابن عمر
نے کہا ہے اللہ نے فرج انسان کو پیدا کرکے کہا یہ امانت ہے اسکو مین تیرے پاس چہپا کر
رکہتا ہے تو اسکی حفاظت کر مگر حق سے انس نے کہا ہے حضرت نے خطبہ مین فرمایا لا ایمان
لمن لا امانة لہ ولا دین لمن لا عہد لہ رواہ احمد والبزار والطبرانی دوسری حدیث
مین ہے کہ مطبوع ہوتا ہے مومن ہر خلق پر مگر خیانت و کذب پر صحیحین مین منجملہ علامات نفاق
کے ایک خیانت کو امانت مین بہی ذکر کیا ہے دعای نبوی مین آیا ہے اعوذ بک من الخیانة
فانہا بئست البطانة ف اسکا کبیرہ گناہ مطابق ظاہر آیت و احادیث کے ہے خیر واحد
نے ساتھ اسکے تصریح کی ہے اس باب پر جزء اول زواجر کا تمام ہوا ہے شروع جزء دوم کا
کتاب النکاح سے ہے بعض ابواب مین کثرت سے احادیث کو لکہا ہے ہمنے اونمین سے
بطور نمونہ کے بعض بعض حدیثون کو جو الحق بہ تمام تہین منتخب کرکے ذکر کیا ہے اور فروع
فقہیہ سے فقط اقوال قویہ کو لے لیا ہے باقی کو اصل کتاب پر حوالہ کیا گیا ہے شروع جزء اول
کا کبائر باطنہ سے تہا جسکو جداگانہ رسالہ مین تحریر کیا گیا ہے اونکی تعداد ۶۶ کبیرہ تہی اس مختصر
مین کبائر ظاہرہ سے شروع کیا ہے اونکی تعداد چار سو ایک کبیرہ ہے ؂

کتاب النکاح

ترک کرنا نکاح کا کبیرہ ہے بعض متاخرین نے اسکی تصریح کی ہے کیونکہ امارات کبیرہ سے ایک
لعن ہے سو حضرت نے فرمایا لعن اللہ المتبتلین من الرجال الذین یقولون لا نتزوج
والمتبتلات اللاتی یقلن ذلک یعنی لعنت کرے اللہ اون جو لوگ بیاہ نہین کرتے ہین اور کہتے
ہین کہ ہم تو بیاہ نہین کرینگے اور اون عورتون پر جو یہ بات کہتے ہین لیکن یہ بات قواعد شافعیہ
پر ٹھیک نہین بیٹھتی اسلئے کہ اونکے نزدیک وجوب نکاح کا سوا اس صورت کے نہین ہے مگر ساتھ نذر
کے اور جو شخص کہ قائل ہے اسکے وجوب کا ہے بعض حالات مین جیسے خوف وقوع زنا اوسکے
نزدیک قبل بیٹھے ترک تزوج البتہ کبیرہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ مقدور مہر و مؤنت کا رکھتا ہو اور
اپنی جان پر زنا سے ڈرتا ہو کہ اس دم مفاسد ترک تزوج کے سبب گناہ کے ہو سکتی ہین

فصل

دیکھنا طرف زن اجنبیہ کے ساتھ شہوت و خوف فتنہ کے یا چھونا اوسکا ایسی حالت مین یا
خلوت کرنا ساتھ اوسکے بدون محرم مختشم کے گو کوئی عورت ہی کیون نہو اور وہ اجنبیہ
بے شوہر ہو گناہ کبیرہ ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ لکھا گیا ہے ابن آدم پر حصہ
اوسکا زنا سے وہ اوسکو ضرور پالیگا آنکھون کا زنا نظر ہے کانون کا زنا سننا ہے زبان کا زنا بات
کرنا ہے ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے پاؤن کا زنا چلنا ہے دل ہوکتا ہے چاہتا ہے شرمگاہ سچا کرے
یا جھوٹا روایت کیا اسکو بخاری و مسلم وغیرہما نے مسلم کا لفظ یہ ہے کہ دونون کا زنا بوسہ ہے طبرانی کا لفظ
مسند صحیح یہ ہے کہ اگر کسی کے سر مین تم مین سے سوئی یا کیل ٹھوکی جائے تو یہ بہتر ہے اوسکے
لئے اوس سے کہ کسی عورت کا مساس کرے جو اوسکو حلال نہین ہے طبرانی کا لفظ ثانی یہ ہے
کہ اگر کسی آدمی کو ایک خوک بھرا ہوا کالی مٹی بدبودار کا لگ جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ اوسکے

کسی جا عورت کے کنذ ہے سے جاوے سکو ملال نہین سب چہو جائے تیسیر القضا یہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے
نظر ایک تیر ہے زہر بہرا ہوا ابلیس کے تیرون مین سے روا ہ الحاکم وصحیحہ ف انکا کبیرہ ہونا
بموجب قول غیر واحد کے ہے گویا اونہون نے انہین حدیثون سے اخذ کیا ہے ✤

فصل

جس طرح یہ تینون کام کرنا ساتہہ عورت کے کبیرہ ہین اسیطرح ساتہہ امرد جمیل کے بہی کبیرہ ہین بلکہ
فتنہ امرد اقرب واقبح ہے سو جسطرح زنا و لواطہ دو کبیرہ مختلفہ ہین اسی طرح ان دونون کے مقدمات
بہی کبائر ہین فقہا نے اسجگہ بال کی کہال نکالی ہے کسی بات کو صغیرہ اور کسیکو کبیرہ اور کسیکو
مکروہ اور کسیکو حرام بتایا ہے شیخ فانی و عنین و مریض و خصی و مجبوب کا تفاوت بیان کیا ہے
زواجر کی طرف مراجعت کرنیسے ظاہر ہوتا ہے سلف نے امارد سے بہت کچہ تحذیر کی ہے
انکے فتنہ کو فتنہ زن سے زیادہ بتایا ہے **حکایت** سفیان ثوری حمام مین گئے وہان
ایک خوبصورت لڑکا بہی آیا کہا اسکو یہان سے نکالدو مین دیکہتا ہون کہ ہر عورت کے ساتہہ
ایک شیطان ہوتا ہے اور ہر امرد کے ساتہہ سترہ شیطان ہوتے ہین **حکایت** امام احمد
کے پاس ایک شخص آیا اوسکے ہمراہ ایک طفل خوش شکل تہا پوچہا یہ کون ہے کہا میرا بہانجا ہے
کہا اسکو پہر تو اپنے ہمراہ میرے پاس نہ لانا اور اپنے ساتہہ راہ مین بہی نرکہنا شاید جو شخص
کہ تجہے نہ جانتا ہو وہ تیرے ساتہہ بدگمانی کرے شیخ الاسلام عسقلانی نے کہا ہے جب ایلچی
عبد القیس کے پاس حضرت کے آئے اونمین ایک امرد حسین تہا حضرت نے اوسکو اپنے
پس پشت بٹہایا اور فرمایا کہ فتنہ داؤد اسی نظر سے تہا انتہی نظر کو قاصد زنا کہتے ہین خود
حدیث مین نظر کو سہم مسموم ابلیس فرمایا ہے ✤

فصل

غیبت کرنا یا اوسپر ساکت رہنا بطور رضا وتقریر کے گناہ کبیرہ ہے اللہ پاک نے فرمایا ہے
یا ایہا الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منہم ولا نساء من
نساء عسی ان یکن خیرا منہن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس
الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون یا ایہا الذین
آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا
ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم
سخریہ یہ ہے کہ مسخور منہ کی طرف بنظر حقارت دیکھے نقص نکالے ابلیس نے آدم کو بنظر
حقارت دیکھا تھا جسکا انجام خسارہ ابدی ہوا اور آدم فائز بعز ابدی ہوئے مثال

تکبر عزازیل را خوار کرد		بزندان لعنت گرفتار کرد

لمز کہتے ہیں عیب کرنے کو قول وغیرہ سے اور ہمز زبرے قول سے ہوتا ہے ابن جریج نے
کہا ہے ہمز آنکھ اور لب اور ہاتھ سے ہوتا ہے اور ہمز زبان سے لیکن لمز کہا ابن عباس نے
وہ ہے جو تیرے منہ پر عیب کرے ہمزہ وہ ہے جو پس پشت کرے مجاہد نے کہا ویل
لکل ہمزۃ لمزۃ ہمزہ وہ جو لوگوں پر طعن کرے لمزہ وہ جو لوگوں کا گوشت کھاتا ہے تنابز
کہتے ہیں کسی شئے کے ڈالدینے کو مراد لقب زبان سے انسان کا اور نام سے جیسے اے یہودی
یا اے فاسق حالانکہ وہ تائب ہوچکا ہے سو برے القاب رکھنے سے نہی فرمائی ہے تینوں سخریہ
کرنا اور لمز اسلئے مقدم کیا کہ وہ ان تینوں میں شدید الاذیہ ہے کیونکہ تنقیص آدمی کی
اوسکے روبرو کیجاتی ہے پھر نبذ وہ بیان کرنا اوس عیب کا ہے جو انسان میں ہوتا ہے
یا اوس سے کرے پھر نبز ہے کہ بدتر لقب سے اوسکو پکارے یہ تائی ہے نہی کرنا ہے اسکا
کیونکہ یہاں بسا اوقات معنی کی لقب سے کچھ الزام نہیں ہوتی ہے کبھی کسی اچھے کام پر لقب

کہد سینے ہین یا بالعکس حضرت سے پوچھا تہا کہ غیبت کیا ہے فرمایا ذکرک اخاک بما یکرہ
زواجر مین اس بحث کو آٹھہ ورق تک لکہا ہے اور بیان غیبت وغیرہ مین اور اوسکے انواع
مین بسط طول دیا ہے اور علاج غیبت بتائی ہے اور دل کی غیبت کو حرام کہا ہے اور غیبت
سے توبہ کرنیکو واجب لکہا ہے ❊

فصل برا لقب رکھنا کسی کو گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن
لم یتب فاولئك ھم الظالمون اسکو بہت علما نے کبیرہ گنا ہے اسمین اور غیبت مین تغایر ہے
اگرچہ آیت کریمہ مین ذکر دونون کا یکسان کیا ہے لکن اسکا صلی وکبیرہ گنا اسلئے ہے کہ یہ تمام
اقسام غیبت مین افحش ہے نووی نے اذکار مین کہا ہے کہ علما کا اتفاق ہے اسپر کہ انسان کا
لقب بکروہ رکہنا حرام ہے خواہ اوسکی صفت ہو یا اوسکے مان باپ کی یا اور کسی کی جبکہ
وہ اوسکو مکروہ جانتا ہو ❊

فصل تمسخر و استہزا کرنا مسلمان کے گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی لا یسخر قوم من قوم الایۃ اسکی تحریم پر اجماع قائم ہے بیہقی کا لفظ
یہ ہے استہزا کرنیوالون کے لئے آخرت مین ایک دروازہ جنت کا کہولینگے پہر کہینگے
آؤ آؤ جب وہ کرب وغم سمیت آویگا بند کر دینگے پہر دوسرا دروازہ کہولکر بلا لینگے کہ آؤ
آؤ وہ کرب وغم سمیت آویگا اوسکو بہی بند کر دینگے اسیطرح کیا کرینگے یہانتک کہ وہ
ناامید ہو کر نہ آویگا ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر مین کہا ہے یاویلتنا ما لھذا الکتاب
لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاھا صغیرہ تبسم ہے کبیرہ ہنسنا ہے حالت استہزا
مین قرطبی نے تفسیر کریمہ بئس الاسم الفسوق بعد الایمان مین کہا ہے جسنے لقب رکھا

اپنے بھائی کا اور مسخراپن کیا اوس سے وہ فاسق ہے سخریہ کہتے ہین استہزا و استہانت
و تنبیہ کو عیوب و نقائص پر بوقت خندہ زنی کے یہ سخریہ کبھی تو محاکات فعل یا قول ہوتا
اور کبھی اشارہ ایما یا ہنسنا بات پر بوقت تخبط و غلطی کے کلام مین یا صنعت پر یا قبح صورت
ہوتا ہے **ف** اسکو بعض نے مہر او غیبت کے کبائر مین گنا ہے حالانکہ سخریہ ایک فرد ہے
غیبت کی گویا باقتضا اسلوب قرآن کریم اسطرح پر کہا ہے ÷

فصل نمیمہ یعنی چغلخوری کرنا کبیرہ ہے

قال تعالی هماز مشاء بنميم عتل بعد ذلك زنيم نمیم کے بعد ذکر زنیم کا فرمایا
ہے زنیم یعنی ولدالزنا ہے ابن المبارک نے اس آیت سے استنباط کیا ہے کہ ولدالزنا بات نہین
چھپاتا ہے سو نہ چھپانا اوسکا مستلزم مشی بنمیم ہے دلیل ہے اس بات پر کہ فاعل اسکا
ولدالزنا ہے **وقال تعالی** ويل لكل همزة لمزة لمز سے مراد نمام ہے **وقال تعالی**
حمالة الحطب یعنی وہ نمامہ تھی بات کو بطور افساد لوگون تک لا کر لیجاتی تھی نمیمہ کا نام
حطب اسلیے رکہا کہ نمیمہ سے انتشار عداوت کا درمیان لوگون کے ہوتا ہے جسطرح کہ
حطب سے انتشار آگ کا ہوتا ہے **وقال تعالی** فخانتاهما فلم يغنيا عنهما من
الله شيئا نوح علیہ السلام کی عورت لوگون سے کہتی تھی کہ یہ مجنون و دیوانہ ہے اور لوط علیہ السلام
کی عورت اپنی قوم کو مہمانون کی خبر پہونچاتی تھی تاکہ وہ اونسے قصد فاحشہ قبیحہ مخترعہ کا
کرین آخر اللہ نے اونکو ہلاک کر دیا شیخین کا لفظ یہ ہے نمام جنت مین نہ جاویگا دوسری
روایت مین قتات آیا ہے یعنی نمام کسی نے کہا ہے نمام وہ ہے جو مجمع مین بیٹھکر لوگون
کی بات سنکر اورون کو پہونچاتا ہے اور قتات وہ ہے جو لوگون کی بات چھپکر سنتا ہے اور
وہ نہین جانتے پھر چغلخوری کرتا پھرتا ہے نمیمہ پر عذاب قبر کا ہونا صحاح ستہ مین آیا ہے
بلکہ ثلث عذاب قبر اسی نمیمہ سے ہوتا ہے اور ثلث غیبت سے اور ثلث بول سے ایس یا

مین بہت حدیثین آئی ہین **ف** نمیمہ کا کبیرہ ہونا متفق علیہ ہے منذری نے کہا ہے امت کا
اجماع ہے تحریم نمیمہ پر اور نمیمہ اعظم ذنوب ہے نزدیک خدا کے انتہی نمیمہ اسکو کہتے ہین کہ ایک کی بات
دوسرے کو پہنچائے بروجہ افساد احیاء العلوم مین کہا ہے ھذا ھو الاکثر لکن کچھ خاص ساتھ اسکے
نہین ہے بلکہ کشف ہر مکروہ کا خواہ منقول عنہ اوس سے ناخوش ہو یا منقول الیہ یا کوئی تیسرا شخص
داخل نمیمہ ہے پھر خواہ وہ کشف بات سے ہو یا کتابت سے یا رمز سے یا ایما سے اور خواہ وہ فعل منقول
کا ہو یا قول برابر ہے بلکہ حقیقت نمیمہ کی افشاء سر و ہتک ستر ہے اسکا جسکا کھولنا مکروہ ہے درست
مین لایق یہ ہے کہ ہر شئے کی حکایت کرنے سے جو احوال مردم سے مشاہدہ ہوتی ہے سکوت کرے مگر
جس بات کی حکایت مین نفع کسی مسلمان کا یا دفع ضرر ہو بہر حال نمیمہ اقبح غیبت ہے ❊

فصل دو رویہ بات کرنا کبیرہ ہے

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے بدترین مردم ذو وجہین ہین کہ انکے پاس کچھ لاتا ہے اور
اونکے پاس اور کچھ رواہ الشیخان لوگون نے ابن عمر سے کہا تھا ہم اپنے بادشاہ کے پاس جاتے
ہین وہان کچھ اور ہی کہتے ہین جو بعد وہان سے نکلنے کے نہین کہتے کہا ہم اسکو عہد حضرت
مین نفاق شمار کرتے تھے رواہ البخاری طبرانی کا لفظ یہ ہے ذو وجہین دنیا مین دن قیامت
کے دو منھ آگ کے رکھتا ہوگا ابوداؤد و ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ اوسکی دو زبانین ہونگی آگ
کی **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث ہے اسکو اہل علم نے علحدہ اسلئے ذکر نہین کیا ہے
کہ داخل نمیمہ سمجھا ہے لکن اس اطلاق مین نظر ہے غزالی نے کہا ہے ذو لسانین وہ شخص ہے جو
درمیان دو دشمنون کے آتا جاتا ہے اور ہر ایک سے موافق اوسکے مرضی کے گفتگو کرتا ہے اکثر
تردد کرنیوالے درمیان دو متعادی کے اسی صفت کے ہوتے ہین اور یہ عین نفاق ہے
ابوہریرہ کا لفظ مرفوعًا یہ ہے تم پاؤگے بدترین عباد اللہ دن قیامت کو وہ شخص جو دو رویہ ہے
اسکے پاس اوسکی بات اور اوسکے پاس اسکی بات لاتا ہے دوسرا لفظ یہ ہے یاتی ھؤلاء بوجہ

دھوکا ہو وجہ غزالی نے کہا ہے علما کا اتفاق ہے کہ ملاقات دو شخص کی دو وجہ سے نفاق ہوتی ہے نفاق کی علامتین ہین اونمین سے ایک یہ بھی ہے ✤

فصل بہتان باندھنا کبیرہ ہے

حدیث غیبت میں آیا ہے کہ اگر وہ بات اوسمین نہین ہے تو پھر تو نے اوسپر بہتان باندھا کہ بہتان غیبت سے بھی سخت تر ہے اسلئے کہ سراپا دروغ ہے ہر کسی پر شاق گزرتا ہے بخلاف غیبت کے بعض عقلا پر ناگوار نہین ہوتی اسلئے کہ وہ عیب اوسمین موجود ہوتا ہے احمد کا لفظ یہ ہے پانچ چیزین ہین جنکا کفارہ نہین ہے اونمین ایک بہتان ہے مسلمان پر طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے ذکر کیا کسی شخص کا کچھ جو اوسمین نہین ہے تاکہ اوسپر عیب لگاوے قید کریگا اوسکو اللہ آگ جہنم مین یہانتک کہ اوس قول کا نفاذ لاوے **ف** اسکا کبیرہ گناہ بموجب تصریح بعض علما کے ہے حالانکہ یہ کذب ایک دوسرا کبیرہ ہے گویا کہ یہ ایک کذب خاص ہے اسمین وعید شدید آئی ہے اسلئے اوسکو علیحدہ ذکر کیا گیا ✤

فصل ولی کا مولاة کو نکاح سے مانع ہونا کبیرہ گناہ ہے

جبکہ وہ بالغہ عاقلہ ہو اور کفو سے نکاح کرنا چاہے اور یہ شخص مانع آوے نووی نے اسکے کبیرہ ہونیکی تصریح کی ہے کہا ہے کہ مسلمانونکا اسپر اجماع ہے کہ عضل کبیرہ ہے لیکن اور ائمہ اوسکو صغیرہ بتاتے ہین بلکہ امام الحرمین نے نہایہ مین یہانتک کہا ہے کہ عضل حرام نہین ہے اگر وہان حاکم موجود ہو ہان بار بار عضل کرنا کبیرہ ہو سکتا ہے لیکن قول اول اولی ہے ✤

فصل منگنی پر منگنی کرنا کبیرہ ہے

یہ ویسی بات ہے جیسے تکرار پر تکرار کرنا ہان جب ایک منگنی ٹوٹ جاوے اور گفتگو باقی نرہے تب پیغام

کرنا جائز ہے ✤

فصل شوہر کا بانی بی کا خاوند پر اور خاوند کا بی بی پر کبیرہ ہے

حدیث بریدہ میں مرفوعاً آیا ہے وہ ہم میں سے نہین ہے جو بگاڑ کاوے کسی عورت کو اوسکے خاوند پر یا مملوک کو یعنی اوسکی سید پر روایۃ احمد بسند صحیح والبزار وابن حبان ابوداؤد ونسائی کا لفظ یہ ہے لیس منا من خبب امرأة علی زوجها او عبدا علی سیده ابن حبان کا لفظ یہ ہے من افسد امرأة علی زوجها فلیس منا اسکو ابویعلی نے بسند صحیح روایت کیا ہے مسلم وغیرہ مین آیا ہے شیطان اپنا تخت پانی پر رکھکر اپنی لشکر روانہ کرتا ہے سب سے زیادہ قریب منزلت مین وہ ہوتا ہے جسکا فتنہ سب سے زیادہ ہو ایک آتا ہے کہتا ہے کہ مینے یہ کیا وہ کیا شیطان کہتا ہے تو نے کچھ نہین کیا پھر دوسرا آتا ہے وہ کہتا ہے مینے اوسکو نہین چھوڑا یہانتک کہ درمیان اوسکے اور اوسکی بی بی کے جدائی کرا دی شیطان اوسکو اپنے پاس بلاکر کہتا ہے تو بہت اچھا ہے پھر اوسکو گلے سے لگاتا ہے ف اسکو ایک جماعت نے کبیرہ گناہ اور بعض حدیث مین اس فعل پر لعنت آئی ہے ✤

فصل

عقد کرنا مرد کا اپنی محرم سے نسب یا رضاع یا مصاہرت مین اور وطی بلکہ ہو گناہ کبیرہ ہے ف بعض متاخرین نے اسکی تصریح کی ہے لکن محرم کو عام نہین کیا اور نہ قید عدم وطی کی ذکر کی ہے اور یہ بلاشک مراد ہے اس عقد کی بنیاد اصل سے خرق سیاج شریعت غرا پر ہے گویا اوسکے نزدیک حدود دکچھ لائق پروا کے نہین ہین خصوصاً ایسا فعل کرنا جسکے قبح پر ساری عقول صحیحہ کا اتفاق ہے جسکو ادنی مسکہ مروت کا ہوگا چہ جائے دین کے اوس سے ایسی حرکت ہرگز صادر نہین ہو سکتی ہے ✤

فصل

راضی ہونا طلاق دینے والے کا ساتھ حلالہ کے اور مان لینا زن مطلقہ کا اس امر کو اور راضی ہونا زوج محلل یہ کا گناہ کبیرہ ہے حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے لعن المحلل والمحلل لہ رواہ احمد والنسائی بسند صحیح ابن ماجہ کا لفظ باسناد صحیح یون ہے کیا خبر نہ دون مین تمکو بیچ تیس مستعار کی کہا ہان اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا وہ محلل ہے لعنت کرے اللہ محلل ومحلل لہ کو ترمذی نے کہا ہے اہل علم کا عمل اسی پر ہے جیسے عمر وابن عمر وعثمان اور یہی قول فقہائے تابعین کا بھی ہے عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے لائے نہ جائینگے پاس میرے محلل ومحلل لہ مگر مین ان دونون کو رجم کرونگا ابن عمر نے پوچھا کسی نے کہا وہ دونون زانی ہین **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب سے ہے اسلئے کہ اس فعل پر لعنت آئی ہے شافعی کے نزدیک یہ جب ہے کہ صلب نکاح مین یہ شرط ہو کہ محلل بعد وطی کے اوسکو طلاق دیدیگا اس صورت مین تحلیل کبیرہ ہوگی مطلق ومحلل وعورت سب فاسق ہونگے اسلئے کہ ان سب نے اس فاحشہ پر اقدام کیا ہے اور بدون اس شرط کے مکروہ ہے نہ حرام امر مضمر کا اس جگہ اعتبار نہین ہے مگر ایک جماعت ائمہ نے مطلقاً تحلیل کو بموجب اطلاق حدیث کے حرام کہا ہے چنانچہ صحابہ وتابعین مذکورین اسی طرف گئے ہین انتہی یہی قول قوی ہے اسی کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ وابن القیم نے بھی اختیار کیا ہے +

فصل

راز وتفاصیل جماع کا افشا کرنا مرد یا عورت کا گناہ کبیرہ ہے ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہین بڑا مجرم نزدیک خدا کے دن قیامت کو وہ مرد ہے جو اپنی جورو کے پاس جاتا ہے یا وہ جورو اسکے پاس آتی ہے پھر ایک دوسرے کا راز افشا کرتا ہے رواہ مسلم وابوداؤد وغیرہما حدیث اسماء بنت یزید مین آیا ہے فرمایا کہ اونکی مثال ویسی ہے جیسے ایک شیطان ایک شیطانہ سے ملا

اور اوس سے صحبت کی اور لوگ بیٹھے رہے ہین رواہ احمد والبزار وله شواهد تقویه
دوسرا لفظ یہ ہے مثل ذلك مثل شیطان لقی شیطانة علی قارعة الطریق فقضی
حاجته منها ثم انصرف وترکها رواہ ابی داؤد تیسری حدیث مین آیا ہے السباع
حرام رواہ احمد وابو یعلی عن ابی الهیثم وقد صححها غیر واحد ابن لہیعہ نے کہا مراد وہ شخص ہے
جو فخر کرتا ہے جماع پر جسمین ہتک ستر ہے نہ مطلقا کما هو ظاهر **ف** ان دونون کا کبیرہ
ہونا صریح احادیث صحیحہ باب سے ہے نووی نے ایک جگہہ اوسکو مکروہ اور دوسری جگہہ شرح مسلم
مین حرام کہا ہے انتهی اسمین کچھہ تنافی نہین ہے اسلئے کہ سلف مین استعمال لفظ مکروہ کا بجائے
حرام بہت ہوتا تھا ✿

فصل لونڈی یا بی بی سے دبر مین صحبت کرنا گناہ کبیرہ ہے

حدیث ابن عباس مین آیا ہے اللہ نظر نہین کرتا طرف اوس مرد کے جو آتا ہے پاس کسی مرد یا عورت
کے اوسکی دبر مین اخرجه الترمذی والنسائی وابن حبان طبرانی کا لفظ بسند ثقات یہ ہے من
اتی النساء فی اعجازهن فقد کفر ابن ماجه وبیهقی کا لفظ یہ ہے لا ینظر اللہ الی رجل جامع
امرأته فی دبرها احمد وابوداؤد کا لفظ یہ ہے ملعون من اتی امرأته فی دبرها ابن
عمر نے حضرت سے فرمایا ہے کہ یہ لوطیت صغری ہے یعنی دبر زن مین آنا جابر کا لفظ یہ ہے
نهی عن محاش النساء رواہ الطبرانی بسند رجاله ثقات کسی جگہہ اوسکو اتیان
حشوش فرمایا ہے **ف** اسکو غیر واحد نے کبیرہ گنا ہے اسلئے کہ ان حدیثون سے کفر ولعن
وعدم نظر خدا ہونا ثابت ہے اور لوطیت صغری نام رکھنا اقبح وعید ہے جلالی نے اسکو ملحق بلواط کیا ہے

فصل صحبت کرنا بی بی سے ساتھ عورت یا مرد اجنبی کی گناہ کبیرہ ہے

ف اسکا کبیرہ گنا واضح ہے اسلئے کہ صریح دال ہے قلت اکتراث مرتکب پر ساتھ دین کے

اور رقت دیانت پر اور یقینا اجنبیہ یا اجنبی کا بگاڑنا ہے اور جبکہ نظر کرنا طرف اجنبیہ و اجنبی
کے کبیرہ گنا گیا ہے تو اسکا قبح و مفسدہ تو کہین اوس سے بڑھکر ہے ÷

باب مہر کا

بیاہ کرنا کسی عورت سے اور جی مین یہ ہے کہ اوسکا مہر نہ دونگا اگر وہ مانگے گی گناہ کبیرہ ہے
حدیث مین آیا ہے جس مرد نے بیاہ کیا کسی عورت سے تھوڑے یا بہت مہر پر اور اوسکے جی
مین یہ ہے کہ اوسکا حق ادا نکرونگا اور اوسکو دھوکا دیا اور مرگیا اور اوسکا حق ندیا تو ملیگا وہ
اللہ سے دن قیامت کو اور وہ زانی ہوگا روایة الطبرانی بسند رواتہ ثقات بیہقی کا لفظ یہ ہے
جسنے مقرر کیا مہر عورت کا اور اللہ جانتا ہے کہ وہ ارادہ دینے کا نہین رکھتا ہے اور اوسکو دھوکا
دیکر اوسکی شرمگاہ کو باطلا حلال کرلیا ہے تو ملیگا اللہ سے اور وہ زانی ہوگا دوسرا لفظ یہ ہے کہ
اعظم ذنوب نزدیک اللہ کے وہ مرد ہے جسنے بیاہ کیا ایک عورت سے جب اپنا کام کرلیا اوسکو
طلاق دیدی اور اوسکا مہر لیگیا **ف** اسکا کبیرہ گنا صریح حدیث باب ہے بلکہ اس کام مین تین
کبائر ہین غدر و ظلم و استیفاء منافع حرمت بعوض مہر منع اوسکا ÷

باب وعید کا

تصویر بنانا جاندار کی کسی شے پر منقش ہو یا مستحق نہ ہو یا اور کسی شے پر گو ایسی صورت ہو جسکا نظیر نہو جیسے بہت سے
گھوڑے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالیٰ ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ**
فی الدنیا والاخرۃ و اعد لہم عذابا مہینا عکرمہ نے کہا مراد ان لوگون سے تصویر بنانیوالے
ہین صحیحین کا لفظ یہ ہے کہ جو لوگ یہ تصویرین بناتے ہین عذاب کئے جاوینگے دن قیامت کو اونسے
کہا جائیگا کہ زندہ کرو جو تمنے پیدا کیا ہے صحیحین مین عائشہ سے مرفوعًا آیا ہے اشد مردم عذاب
مین دن قیامت کو وہ لوگ ہونگے جو یہ صورتین بناتے ہین دوسرا لفظ یہ ہے کہ جس گھر مین

تصویرین ہوتی ہین اوسمین فرشتے داخل نہین ہوتے ابن عباس کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا
ہر مصور آگ مین ہے ہر صورت کے عوض ایک نفس بنایا جاویگا جو اوسکو جہنم مین عذاب کریگا
ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کون زیادہ ظالم ہے اوس شخص سے جو لگا پیدا کرنے مثل میرے
خلق کے بہلا بنادے تو ایک ذرہ یا ایک دانہ یا ایک جو مسلم کا لفظ علی سے یہ ہے بہیجا مجکو حضرت نے
کہ نہ چہوڑون مین کوئی صورت مگر مٹادون اوسکو اور نہ کوئی قبر بلند مگر برابر کردون مین اوسکو
دوسری حدیث مین آیا ہے کون تم مین سے ایسا ہے جو مدینہ مین جاوے اور کوئی وثن وہان
نہ چہوڑے جسکو توڑ نہ ڈالے اور نہ کوئی قبر جسکو برابر نکردے اور نہ کوئی صورت جسکو آلودہ نکردے
ایک آدمی نے کہا مین ہون پہر اوسنے آکر خبر دی کہ مینے ایسا ہی کیا فرمایا اب جو کوئی پہر ایسی چیز
بنائیگا وہ کافر ہوگا قرآن کا رواہ احمد بسند جید معلوم ہوا کہ تصویر کا مٹانا ثابت کا
توڑنا قبر بلند کا برابر کرنا کہ مدینہ مین ہو ماموربہ ہے جبریل علیہ السلام نے حضرت سے کہا تہا
ہم اوس گہر مین نہین آتے جسمین کتا یا تصویر ہوتی ہے اس باب مین بہت سی احادیث آئی
ہین سب مین وعیدات شدیدات دربارۂ تصاویر وارد ہین **ف** تصویر کشی کا کبیرہ ہونا
صریح منطوق ان احادیث کا ہے ایک جماعت نے ساتہہ اسکے جزم کیا ہے شرح مسلم مین
بہی اسی طرح پر ہے ترجمۃ الباب مین جو حرمت وتکبیر کو عام رکہا ہے وہ اشارہ ہے طرف
ان سب اقسام کے کیونکہ ملحوظ سب مین ایک ہی قول مختار کا کہ تصویر زمین وبساط وغیرہ ممتہن
پر جائز ہے کچہہ اسکے منافی نہین ہے ذی روح کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ہے شرح مسلم مین
کہا ہے کہ تصویر حیوان کی بنانا منجملہ کبائر کے ہے بسبب وعید شدید کے خواہ امتہان کیلئے
بنائے یا اور کام کو اسلئے کہ اسمین مشابہ ہونا ہے ساتہہ خلق خدا کے خواہ لباس پر ہو یا کپڑے
پر یا درہم یا دینار پر یا پیسہ پر یا برتن یا دیوار پر یا تکیہ پر ہان درخت وغیرہ غیر ذی روح
کی تصویر بنانا حرام نہین ہے اسمین کچہہ فرق شئے سایہ دار وغیر سایہ دار کا نہین ہے یہ خلاصہ ہے
مذہب جمہور علماء صحابہ وتابعین ومن بعدہم کا جیسے شافعی ومالک وثوری وابوحنیفہ وغیرہم کا

اجماع کا ہے کہ جب شئے کا تصاویر مین سے سایہ ہو اوسکو متغیر کردین قاضی نے کہا ہے مگر لعب
بنات صغار مین رخصت آئی ہے یعنی گڑیان جیسے لڑکیان کھیلتی ہین لیکن مالک نے حذر کرنا
گڑیون کا مرد کو اپنی بیٹی کے لئے مکروہ کہا ہے اور بعض علماء نے دعوی کیا ہے کہ کھیلنا گڑیون
سے منسوخ ہے خطابی وغیرہ نے کہا ہے فرشتے رحمت و برکت کے نہین آتے خواہ وہ صورت
جاندار کی ہو یا شخص منتصب کی یا منقوش ہو یا سقف یا دیوار مین ہو یا کپڑے مین بنی ہو انتہی کلام
بہر حال شارع کو محو تصاویر مین بڑا اہتمام ہے اور منع تصویر کشی کا بڑا انتظام لیکن اس زمانہ مین
ایسا عموم صور کا ہوا ہے کہ کوئی شئے استعمال کی باقی نہین ہے جسمین صورت حیوان کی نمود نہ ہو
کہ اشیاء اکل و شرب مین بھی سو جسکو منظور ہو کہ اوسکے گھر مین رحمت و برکت کے فرشتے آوین
اوسکو چاہیے کہ گھر مین کسی طرح کی تصویر جاندار کی نہ رکھے اگر ہو تو اوسکو مٹا دے اور جس
صورت مین مطلق تصویر کشی پر وعدہ جہنم و نار کا آیا ہے اور جو تصویر گھر مین ہوتی ہے گو اوسکو
گھر والے نے نہین بنایا ہے لیکن مانع دخول ملائکہ رحمت و برکت ٹھیرتی ہے تو خیال کرو چاہیے
کہ وہ تصویر جو کسی معبود باطل کی بنائی جاتی ہے جیسے بُت وغیرہ اوسکا عذاب کس قدر ہوگا
اور اوسکے رکھنے والے تو بالکل شرک مین گرفتار ہین بعض لوگ تصاویر اولاد و اعزہ کی بطور یادگار
اپنے نزدیک رکھتے ہین خصوصا جب سے کہ رواج فوٹوگراف کا ہو گیا ہے یہ بھی ایک طرح کا شرک
ہے تصویر کا بنوانا کچھ تصویر بنانے سے گناہ و اثم و استحقاق نار مین کم نہین ہے اسلئے کہ یہ ترک
بالکلیہ وہ ہے کبیرہ کرنا اور کبیرہ دیگر پر راضی ہونا اور اوسکو اپنے لئے حاصل کرنا سب کا ایک حکم
ہے یہ تصویر تو ظاہری ہے لیکن یہی حکم بعینہ تصویر باطن کا بھی ہے بلکہ تصویر باطن تکبیر مین
بہ نسبت تصویر ظاہر کے اکبر ہے اسلئے کہ یہ تو کبیرہ ہے اور وہ حد شرک تک پہنچا دیتی ہے وہ
تصویر باطن تصور شیخ ہے جو جہلاء فقرا مین مروج ہے پیر یا شیخ یا کسی ولی کی صورت کا
تصور کرکے عبادت و استعانت کیا کرتے ہین یہ عین عبادت و استعانت ہے غیر اللہ سے صحابہ
و تابعین نے کبھی صورت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور کرکے کوئی عبادت

نہین کی اگر یہ طریقہ مستحسن ہوتا تو سب سے زیادہ استحقاق اس تصویر کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھا
دوسرا مسئلہ تصویر انبیاء علیہم السلام کا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دن فتح مکہ کے کعبہ کے
اندر تصویر ابو الانبیاء ابراہیم خلیل علیہ السلام اور تصویر اسمعیل علیہ السلام کو دیکھکر ایک چوب دستی سے
جو دست مبارک مین تھی توڑ ڈالا اس سے معلوم ہوا کہ تصویر گو کسی معظم کی کیون نہو کچہ حرمت نہین
رکھتی اور اسکا محو کرنا لازم ہے بعض جاہل تصویر خیالی جناب نبوت مآب کی رکھتے ہین حالانکہ اگر بفرض
محال وہ تصویر صحیح اور مطابق شمائل کے بھی کسی جگہ موجود ہو تب بھی اوسکا محو کرنا لازم ہے کیونکہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے مٹانے نقوش و پرستش ہر قسم مخلوق کے آئے تھے نہ اسلئے کہ سب
کی تصویرین باقی رکھین اور اپنی تصویر کا اضافہ کرین خدا جانے ان نام کے مسلمانونکی عقل کہان جا رہی
ہے جو ایسی کھلی ہوئی بات نہین سمجھتے ایسے ہی مسلمانونکے حق مین اللہ تعالی نے تنصیص شرک کی
فرمائی ہے وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون یعنی اکثر ایمان لانیوالے کلمہ اسلام کا پڑہتے
ہین نماز روزہ زکوۃ حج بجالاتے ہین لیکن مشرک ہین شرک مین گرفتار رہتے ہین سو یہ شرک ایسا
گناہ ہے کہ اوسمین خدا تعالی کا مقبول نہین ہے اور شرک کبھی بخشا نہ جائیگا خواہ تھوڑا ہو یا بہت اور
خواہ ظاہر ہو یا باطن حدیث مین آیا ہے شرک چیونٹی کی چال سے بھی اندھیری رات مین صاف سیاہ پتھر پر
زیادہ تر مخفی ہے ✤

فصل

تطفل یعنے غیر کے طعام پر بغیر اذن و رضامندی صاحب طعام کے داخل ہونا اور مہمان کا سیری شکم پر
زیادہ کھانا بغیر معلوم کرنے رضامندی میزبان کے اور پیٹ سے زیادہ کھانا گو اپنا ہی کھانا کیون نہو جسکا
ضرر ظاہر ہے اور توسع کرنا ماکل و مشارب مین براہ حرص و کبر گناہ کبیرہ ہے ابو حمید ساعدی مرفوعًا
کہتے ہین حلال نہین ہے کسی مسلمان کو کہ لیوے لاٹھی اپنے بھائی کی بغیر اوسکی خوشی خاطر کے روایتکا
ابن حبان نے اسلئے فرمایا کہ مسلمان کا مال مسلمان پر شدید التحریم ہے صحیحین کا لفظ یہ ہے کہ خطبہ حجۃ الوداع

پس فرمایا تمہارے خون اور مال اور تمہاری آبرو حرام ہے تم پر مثل حرمت اس دن کے اس مہینہ اس شہر مین پہر فرمایا الا ھل بلغت ابو داؤد کا لفظ یہ ہے جو داخل ہوا بغیر دعوت کے وہ داخل ہوا چور بنکر نکلا لٹیرا ہوکر شیخین کا لفظ یہ ہے مسابین ایک آنت مین کہاتا ہے اور کافر سات آنت مین دوسرا لفظ یہ ہے قیامت کو ایک شخص عظیم طویل الاکل شرب کو لا ئینگے وہ نزدیک اللہ کے برابر پر پشہ کے بہی نہوگا عائشہ سے ایک دن مین دو بار کہایا تہا کہا اوسے عائشہ کیا تو چاہتی ہے کہ تیرا کوئی شغل نہو مگر یہی پیٹ تیرا ایک دن مین دو بار کہانا اسراف ہے اللہ مسرفین کو دوست نہین رکہتا ہے رواہ البیہقی یہ بہی فرمایا کہاؤ پیو صدقہ دو جب تک کہ اوسمین خلط ہوا اسراف یا مخیلہ کا رواہ ابن ابی الدنیا اک حدیث مین اون لوگون کو جو الوان طعام کہاتے ہین شرار امت فرمایا ہے ؛

ف ان تینون کا کبیرہ ہونا ظاہر ہے کیونکہ داخل ہین اکل مال بالباطل مین اور تیسرے امر مین اضرار نفس ہے وہ کبیرہ ہے مثل اضرار غیر کے جو بہی بات خیال رہے اور طفیلی کا کبیرہ ہونا اذرعی و زرکشی کے کلام سے بہی تطفل کا کبیرہ ہونا نکلتا ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے بدترین طعام طعام ولیمہ ہے جسمین تونگر لوگ بلائے جاوین اور مساکین ترک کئے جاوین رواہ الشیخان

باب گزران کرنیکا ساتھ عورتون کے

ایک بی بی کو دوسری بی بی پر ترجیح دینا براہ ظلم و عدوان گناہ کبیرہ ہے ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین جسکے پاس دو عورتین ہون اور وہ اونمین برابری نکرے تو آئیگا دن قیامت کو اور آدہا دہڑ اوسکا ساقط ہوگا رواہ الترمذی ابو داؤد کا لفظ یہ ہے جسکے پاس دو عورتین ہین اور وہ طرف ایک کے اونمین سے جہکا وہ آئیگا دن قیامت کو اور ایک دہڑ اوسکا مائل ہوگا نسائی کا لفظ یہ ہے واحد شقیہ مائل ابن ماجہ و ابن حبان کا لفظ یہ ہے واحد شقیہ ساقط مراد جہکنے اور مائل ہونیسے یہ ہے کہ جن امور ظاہرہ مین شارع نے ترجیح کو حرام کیا ہے اونمین میل طرف ایک کے کرے نہ میل قلبی کہ وہ اختیار سے باہر ہے مسلم مین آیا ہے اہل عدل منابر نور پر جانب دست

خداکے ہونگے حالانکہ اللہ کے دونون ہاتھ راست ہین وہ لوگ ہین جو برابری کرتے ہین اپنے حکم مین اور اپنے گھر والون مین اور جسکے وہ والی ہوئے ہین گھر والون مین بی بیان بطریق اولی داخل شامل ہین **ف** اسکا کبیرہ ہونا تقضیہ اس وعید شدید کا ہے جوان حدیثون مین آئی ہے اور آ حکم ظاہر ہے اگرچہ اوسکا ذکر نہین کیا ہے اسلیے کہ اسمین ایذا عظیم ہے جسکا تحمل مشکل ہوتا ہے

فصل

نہ دینا شوہر کا حق واجب زوجہ کو جیسے مہر و نفقہ اور ادا نکرنا بی بی کا حق شوہر کو جیسے تمتع بغیر عذر شرعی کے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** ولهن مثل الذی علیهن بالمعروف وللرجال علیهن درجة اس آیت کو اللہ پاک نے بعد اوس آیت کے ذکر کیا ہے وبعولتهن احق بردهن فی ذلك ان ارادوا اصلاحا اسلیے کہ جب یہ بات بیان کی کہ مقصود مراجعت سے اصلاح حال زن ہے نہ ایصال ضرر طرف اوسکے تو یہ بھی بیان فرمادیا کہ ہر واحد کا زوجین سے دوسرے پر حق ہے ابن عباس کہتے ہین مین تزین کرتا ہون واسطے اپنی بی بی کے جس طرح کہ وہ میرے لیے تزین کرتی ہے اسی آیت کے سبب سے بعض اہل علم نے کہا ہے مرد پر واجب ہے کہ قیام بحقوق و مصالح زن کرے اسی طرح زن پر انقیاد و طاعت زوج کی واجب ہے مرد کا درجہ عورت سے اکمل تر ہے فضل و عقل و دیت و میراث و غنیمت مین مرد لائق امامت و قضاء و شہادت کے ہوتا ہے اور بی بی پر بی بی اور لونڈی لاسکتا ہے اور قادر ہے طلاق و رجعت پر گو وہ نہ مانے اور بالعکس اسکے نہین ہوسکتا اور مرد اخص ہے ساتھ انواع رحمت و اصلاح کے جیسے التزام مہر و نفقہ اور ذب زوجہ سے اور قیام ساتھ اوسکے مصالح کے اور روکنا اوسکا مواقع آفات سے اسلیے بی بی پر قیام بخدمت شوہر موکد تر ہے بسبب ان حقوق زائدہ کے **کما قال تعالی** الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضهم علی بعض وبما انفقوا من اموالهم عورت ہاتھ مین مرد کے اسیر و عاجز ہوتی ہے اسلیے اگر ایک خادم سے زیادہ اوسکو

درکار ہو تو شوہر پر واجب ہے کہ اوسکو دے بقدر وسعت قالہ القرطبی یعنی بصورت مجبوری مقدور سے کے
حدیث میں آیا ہے کہ حضرت نے ایک بی بی سے پوچھا کہ تیرا برتاؤ خاوند سے کیسا ہے اوسنے کہا
میں خدمت میں کوتاہی نہیں کرتی مگر جس چیز سے کہ عاجز ہوں فرمایا فکیف انت له فانه جنتك
ونارك ۔ عائشہ نے حضرت سے پوچھا تھا کس آدمی کا بڑا حق ہے عورت پر فرمایا شوہر کا کہا مرد پر کسکا
بڑا حق ہے کہا اوسکی ماں کا رواہ البزار بسند حسن و رواہ طبرانی وابن حبان وحاکم میں قصہ بعض
عورتوں کا آیا ہے کہ جب وہ خوب جانیں حقوق شوہروں کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے
سے کہا والذی بعثك بالحق لا اتزوج مابقیت الدنیا غرض اطاعت زوج میں مصطفے
کے بہت سی حدیثیں آئی ہیں ہمنے رسالہ اصلاح ذات البین میں اس بحث کو بسط سے
لکھا ہے **ف** انکا کبیرہ گناہ ہونا صریح احادیث باب سے ہے کیونکہ اس باب میں وعیدات شدیدہ
آئی ہیں بعض احادیث میں لعنت اور بعض میں سخط خدا ناراضی شوہر پر وارد ہے +

فصل تہاجر و تدابر و تشاحن مسلم گناہ کبیرہ ہے

تہاجر یہ ہے کہ تین دن سے زیادہ بوجہ کدورت مسلمان کو جدا رکھے بغیر کسی غرض شرعی کے تدابر یہ ہے
کہ جب اوسکے سامنا ہو تو منھ پھیر لے تشاحن یہ ہے کہ دلمیں کینہ رکھے احمد والبیہقی وغیرہما
کا لفظ مرفوعا یہ ہے حلال نہیں ہے کسی مسلمان کو کہ جدا کرے کسی مسلمان کو تین رات سے زیادہ
کہ وہ دونوں راہ حق سے مائل ہوتے ہیں جب تک کہ اس حال پر رہتے ہیں اگر اسی حرام
یعنے ہجران و فراق پر مر جاوینگے تو دونوں کبھی بہشت میں نجاوینگے اسکی سند صحیح ہے طبرانی
کا لفظ بسند صحیح یوں ہے جسنے چھوڑا اپنے بھائی کو تین دن وہ آگ میں ہے مگر یہ کہ تدارک
کرے اللہ اوسکو اپنی رحمت سے ابو داؤد و بیہقی کا لفظ یہ ہے جسنے ایک سال چھوڑا ہو مانند
اسکی خونریزی کرنیکے ہے بخاری کا لفظ مرفوعا یہ ہے مکرر و نہ تقاطعو ولا تدابروا تباغضوا وکونوا
اور ہو جاؤ اللہ کے بندے ایک دوسرے کے بھائی اور بہتر وہ ہے جو السلام کرتا ہے وہ سابق ہوتا ہے

طرف جنت کے علماء نے اس حدیث سے اخذ کیا ہے کہ سلام مرافع اثم ہجرت ہے مسلم کا لفظ یہ ہے
کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے ہر دوشنبہ و پنجشنبہ کو اللہ ہر غیر مشرک کو بخشتا ہے مگر اوس
شخص کو جسکے درمیان اور اوسکے بھائی کے شحنا ہے یعنی کینہ طبرانی و ابن حبان کا لفظ یہ ہے مگر
مشرک و مشاحن ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے تین آدمی ہیں جنکی نماز اونکے سر سے اونچی نہیں ہوتی ہے
ایک بالشت بھر بھی ایک وہ شخص ہے جو امامت کرتا ہے کسی قوم کی اور وہ قوم اوس سے ناخوش
ہے دوسری وہ عورت جو سو رہی اور شوہر اوسکا اوس پر خفا ہے تیسرے دو برادر متصارم زواجر میں
اس باب کی احادیث کو جمع کیا ہے **ف** ان تینوں کا کبیرہ ہونا صریح مفاد احادیث باب ہے کیونکہ عدم
دخول جنت اور دخول نار اور سفک دم وعیدات شدیدات ہیں ہاں اگر عود اس ہجران کا عائد طرف
صلاح یا جرو مہجور کے ہو تو جائز ہے واللہ اعلم +

فصل

گھر سے باہر نکلنا عورت کا عطر ملکر اگرچہ باذن شوہر ہو گناہ کبیرہ ہے ابو داؤد کا لفظ یہ ہے کہ ہر آنکھ
زانیہ ہے اور عورت جب عطر ملکر مجلس میں آتی ہے تو وہ ایسی ویسی ہے یعنی زانیہ ہے اسکو ترمذی
نے حسن صحیح کہا ہے نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان کا لفظ یہ ہے جس عورت نے عطر لگایا پھر قوم
پر گزری تاکہ وہ اوسکی خوشبو پاویں وہ بدکار ہے اور ہر آنکھ زنا کرنے والی ہوتی ہے
ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے قبول نہیں کرتا اللہ کسی عورت سے جو نکلتی ہے طرف مسجد کے نماز کو اور
اوسکی خوشبو اوڑتی ہے یہانتک کہ پھر کر نہاوے رواہ الحاکم وصححہ مراد نہانے سے دھو ڈالنا
خوشبو کا ہے ایک عورت بن ٹھن کر مسجد میں آئی تھی حضرت نے فرمایا اے لوگو منع کرو اپنی عورتوں
کو زینت و تبختر سے مسجد میں بیشک لعنت نہیں کئے گئے بنی اسرائیل یہانتک کہ پہنا اونکی عورتوں
نے زینت یعنی زیور کو اور ناز سے چلیں مسجدوں میں **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح مفاد احادیث باب
ہے یہ جب ہے کہ فتنہ متحقق ہو اور اگر مجرد خوف فتنہ ہے تو مکروہ ہے اور اگر گمان فتنہ کا ہے

حرام ہے ذکبیرہ یہ تفصیل قاعدہ شافعیہ پر ہے ورنہ حدیث عام ہے ؎

فصل نشوز عورت کا گناہ کبیرہ ہے

مراد نشوز سے یہ ہے کہ گھر سے بغیر اذن یا رضا شوہر کے باہر نکلے بغیر کسی ضرورت شرعیہ کے جیسے واسطے استفتار کے جسکے لئے خاوند اسکو کافی نہین ہے یا خوف فجرہ یا اندیشہ انہدام قال تعالی واللاتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا الآیۃ یعنے اس آیت مین مردون کو حکم دیا ہے کہ وہ قائم رہین ساتھہ اصلاح و تادیب نسار کی اور انکو نفقہ و مہر دین اور بہتر طرح ساتھہ اونکے بسر کرین نشوز کہتے ہین معصیت و معنی لغت کو نشوز کے اندر لئے تین درجے مقرر فرمائے ہین پہلے وعظ و نصیحت پھر علحدگی بستر پھر مارنا قرطبی نے کہا ہے غایت ہجران کی ایک ماہ ہے جسطرح حضرت نے کیا تھا یہ نزدیک مالکیہ کے ہے شافعیہ کے نزدیک کوئی غایت اسکے لئے نہین ہے جب صلاحیت پر آجاوے تب ہی سہی گو سالہا سال گزر جاوین مارنے سے وہ مار مراد ہے جس سے گوشت نہ پھٹے ہڈی نہ ٹوٹے جیسے لات گھونسا دہپا یا مسواک مارنا لیکن منھہ پر نہ مارے اور مارے تو گھر کے اندر مارے یا مندیل رومال یا ہاتھہ سے مارے کوڑے اور لاٹھی سے نہ مارے غرضکہ جہانتک تخفیف اس باب مین ہو سکے اوسکی مراعات کرے اسی لئے شافعی نے کہا ہے کہ ترک ضرب بالکل افضل ہے بعضی ترتیب کہتے ہین پہلے زبان سے وعظ کرے اگر نہ مانے الگ سوئے اگر نہ مانے تو مارے اگر مارنے سے بھی سیدہی نہو تو حکم مقرر کرے اہل علم نے کہا ہے یہ ترتیب وقت خوف نشوز کے مرعی ہوتی ہے اور وقت تحقق نشوز کے جمع بین الکل کرنا بھی لاباس ہے کیونکہ بعض انواع نشوز پر وعید سخت آئی ہے جسطرح صحیحین مین آیا ہے کہ جب مرد نے عورت کو اپنے فراش پر بلایا اور وہ نہ آئی اور مرد غصے مین سو رہا تو صبح تک فرشتے اوس عورت پر لعنت کرتے ہین دوسری حدیث مین آیا ہے کہ اللہ اوس پر غضبناک رہتا ہے

یہانتک کہ راضی ہو اوس سے خاوند اوسکا تیسری حدیث مین آیا ہے کہ اوسکی نماز قبول نہین ہوتی ہے جب تک کہ خاوند خوش نہو حسن کا الفاظ مرفوع یہ ہے کہ سب سے پہلے جو سوال عورت سے دن قیامت کے ہوگا نماز اور خاوند کا ہوگا کیونکہ اطاعت زوج کی واجب ہے یہانتک کہ اگر کسی کو سجدہ کرنیکا حکم ہوتا تو عورت کو ہوتا کہ شوہر کو سجدہ کیا کرے اسی طرح روزہ نفل رکھنا اوسکو جائز نہین ہے مگر اجازت سے شوہر کے اسی طرح عورت کو چاہئے کہ یہ بات پہچان رکھے کہ وہ مثل مملوک کے ہے واسطے شوہر کے کسیطرح کا تصرف اوسکے مال مین نکرے مگر اوسکے اذن سے بلکہ ایک جماعت علما نے کہا ہے کہ اپنے مال مین بھی تصرف نکرے مگر اوسکی اجازت سے اسلیئے کہ وہ عورت مثل محجورہ کے ہے واسطے شوہر کے۔ اور عورت پر لازم ہے کہ حقوق شوہر کو حقوق اقارب پر مقدم رکھے بلکہ بعض صورمین اپنے حقوق پر بھی اور واسطے تمتع زوج کے جہانتک بن سکے مستعد رہے اسباب نظافت وغیرہ سے اور اپنے جمال کا اوسپر فخر نکرے اور کسی امر قبیح کا اوسمین عیب نہ نکالے

حکایت اصمعی نے کہا مین جنگل مین گیا ایک خوبصورت عورت کو دیکھا اوسکا خاوند بدصورت سقا ہے کہا ایسی کسطرح اسکے نیچے رہنے سے خوش ہے کہا اے شخص بس شاید اسنے کوئی اچھا عمل اللہ کا کیا ہے جسکے ثواب مین خدا نے مجھے اوسکو دیا اور شاید مینے کوئی برا کام کیا ہوگا جسکے بدلے مین مجکو یہ ملا ہے عائشہ کہتی ہین اے گروہ عورتون کی اگر تم جانو کہ کیا حق ہین شوہرون کے تمپر تو ہر ایک عورت تم مین سے اپنے رخسار سے غبار کو اوسکے قدم سے دور کرے۔ زواجر مین بہت سے اخبار و آثار بابت حقوق زوجین کے اس جگہ پر لکھے ہین **ف** نشوز کو ایک جماعت نے کبیرہ گنا ہے بلقینی اپنے والد سے ناقل ہین کہ وہ حدیث لعن ملائکہ سے عورت مسخطہ پر استدلال کرتے تھے جواز لعن عاصی معین پر مینے اونسے اس باب مین بحث کی اور کہا احتمال ہے کہ وہ لعن بالخصوص نہو بلکہ بالعموم ہو مثلاً یون کہتے ہون لعن اللہ من باتت مہاجرۃ فراش زوجہا ✦

باب طلاق کا

طلاق مانگنا عورت کا خاوند سے بغیر کسی تنگی کے گناہ کبیرہ ہے ثوبان مرفوعاً کہتے ہین جس عورت
نے سوال کیا طلاق کا اپنے شوہر سے بغیر کسی باعث کے حرام ہے اوسپر بو جنت کی رواہ ابو داؤد
والترمذی وحسنہ وابن ماجۃ وحبان بیہقی کا لفظ یہ ہے مختلعات یعنی خلع کرنے والیان
منافقات ہین یعنی ہے کوئی عورت جو مانگے شوہر سے طلاق بغیر کسی ڈر کے پھر پاوے وہ بو جنت
کی **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث صحیح مذکور سے بسبب وعید شدید کے لکن قواعد شافعیہ پر
مشکل ہے بدلیل **قولہ تعالی** فلا جناح علیہما فیما افتدت بہ اور جو شرط قبل اسکے ہے
وہ واسطے جواز کے نہین ہے بلکہ واسطے نفی کراہت کے ہے **وبقولہ صلعم** خذ الحدیقۃ
وطلقہا تطلیقۃ لکن اسطرح جواب ہوسکتا ہے کہ دلالت حدیث کی تکبیر پر سبب ہے کہ عورت مرد کو مجبور
کرے طرف طلاق کے ایسا کام کرے جس سے وہ عرفاً یا ذاتاً طلاق دینے پر مجبور ہو انتہی مین کہتا ہون قرآن
حدیث مدلیقہ اور احادیث باب مین کچھ منافی نہین ہے اسلئے کہ محل ہر ایک کا اونمین سے الگ الگ ہے کبیرہ
وہ سوال ہے جو بلا باس ہو خلع وہ نفاق ہے جو بغرض نفسانی ہو نہ بوجہ شرعی واللہ اعلم ؀

فصل

دیاثت قیادت کرنا درمیان مرد عورتون اور طفل بے ریشون کے گناہ کبیرہ ہے حدیث عمر
مین مرفوعاً آیا ہے کہ دیوث جنت مین نہ جائیگا ذہبی نے کہا ہے اس حدیث کے اسناد
صالح ہے احمد کا لفظ یہ ہے دیوث وہ شخص ہے جو اپنی جورو کو خبث پر برقرار رکھتا ہے
دوسرا لفظ احمد ونسائی وبزار وحاکم کا بسند صحیح یہ ہے کہ جنت حرام ہے دیوث پر تیسرا لفظ
مرفوع یون ہے دیوث وہ شخص ہے جو پروا نہین کرتا کہ کون اوسکی جورو پر داخل ہوتا
ف کبیرہ ہونا ان دونون کا ظاہر ہے علما کہتے ہین دیوث وہ ہے جسکو اپنی جورو

بیغیرت نہین ہے دیاثت کہتے ہین جمع کرنے کو درمیان لوگون کے اور مکروہ وباطل کے سُننے کو شافعی نے کہا ہے ایک شخص گانا نہین جانتا ہے اور اسکے ہمراہ ایک گانے والا ہے وہ اوسکو پاس لوگون کے لیجاتا ہے وہ فاسق ہے اور یہ کام دیاثت ہے انتہی یہ قول محمول ہے اسپر کہ حالت مذکورہ ملحق بدیاثت ہے لسان العرب مین کہا ہے دیوث وہ ہے جو اپنی جورو کا قوادہو اور ابلخانہ پر کچھ غیرت نکرے تدیث بمعنی قیادت ہے تعض اہل علم نے کہا ہے کہ یہ لفظ نقلیہ کی سامنہ رجال و نساکے نہین ہے بلکہ یہ قیادت درمیان اُن دونکے اور یہی بدتر او قبیح تر ہے مراد قیادت سے دلالی ہے ع قحبہ چون پیر شود پیشہ کند دلالی ⁂

باب رجعت کا

وطی کرنا زن رجعیہ سے قبل ارتجاع کے نزدیک معتقد تحریم کے گناہ کبیرہ ہے اگرچہ اسمین کوئی حد نہین ہوتی ہے بسبب معنی شبہ کے کیونکہ حدود کی بنیاد دفع پر ہے جہانتک کہ سقوط حد کا ممکن ہو ⁂

باب ایلاء کا

قسم کھالینا کہ مین پاس بی بی کے نہ جاؤنگا چار ماہ سے زیادہ گناہ کبیرہ ہے اگرچہ معلوم نہین کہ کسی نے اسکو ذکر کیا ہو مگر اسلئے بعید نہین ہے کہ اسمین مضرت عظیمہ ہے بی بی کو کیونکہ بعد چار ماہ کے صبر اوسکا مرد سے فنا ہوجاتا ہے جسطرح کہ حفصہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا اور اونہون نے حکم دیا تھا کہ کوئی مرد اپنی بی بی سے غائب نرہا کرے اس مضرت عظیم کی وجہ سے شارع نے قاضی کو مباح کیا ہے کہ اگر زوج بعد چار ماہ کے وطی نکرے تو ایک طلاق اوسکو دیدے

باب ظہار کا

اللہ تعالی نے فرمایا ہے الذین یظاہرون منکم من نسائہم ماھن امہاتہم ان امہاتہم

الا اللائی ولدنہم وانہم لیقولون منکرا من القول وزورا الغ فمنکرہ میں توبیخ ہے عرب کو اور تہجین ہے اونکی عادت کی درباره ظہار کیونکہ یہ قسم منجملہ ایمان جاہلیت کے تھی خاصۃً اور امم میں یہ عادت نہ تھی ظہار یہ ہے کہ جورو سے یون کہے کہ تو مجھپر مثل پشت ماد کے ہے اللہ نے اس قول کو منکر و زور فرمایا یعنی بہتان و کذب اسیلئے اوسپر کفارہ مقرر کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ ظہار کبیرہ ہے ابن عباس کہتے ہیں الظہار من الکبائر +

باب لعان کا

قال تعالیٰ والذین یرمون المحصنات ثم لم یاتوا باربعۃ شہداء فاجلدوہم ثمانین جلدۃ ولا تقبلوا لہم شہادۃ ابدا اولئک ہم الفاسقون **وقال تعالیٰ** ان الذین یرمون المحصنات الغافلات المومنات لعنوا فی الدنیا والاخرۃ ولہم عذاب الیم مراد آیت شریف سے باجماع علما تہمت زنا ہے جیسے یون کہنا اے زانیہ اے لغیہ اے قحبہ یا مرکو ذوں القحبہ یا ولد القحبہ یا ابن الزانیہ یا بنت الزنا یا ولد الزنا کہنا یا اے منکوح اے زانی کہنا یا لوطی یا لوطیہ کہنا یا اس معنی کہنا کہ یہ سب داخل ہے قذف میں اور لفظ شامل ہے تہمت لواط کو بھی زواجر میں مسئلہ قذف کی بہت تفصیل کی ہے منیرہ و مملوک کے قذف کا حکم بیان کیا ہے احادیث و اقوال اہل علم نقل کئے ہیں **ف** قذف کا کبیرہ ہونا منطوق کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے +

فصل

گالی دینا مسلمان کو اور زبان درازی کرنا اوسکی آبروریزی میں اور تسبب ہونا لعن و سباب والدین میں اور لعنت کرنا کسی مسلمان پر گناہ کبیرہ ہے **قال تعالیٰ** والذین یوذون المومنین والمومنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا واثما مبینا حدیث ابن مسعود

مین مرفوعاً آیا ہے کہ برا کہنا اور گالی دینا مسلمان کو فسق ہے اور قتال اوسکا کفر ہے اسکو صحاح ستہ مین روایت کیا ہے مگر ابو داؤد نے مسلم وابو داؤد و ترمذی کا لفظ یہ ہے دو گالی دینے والون مین اوسپر گناہ ہے جسنے پہلے گالی دی یہانتک کہ مظلوم تعدی کرے ابن حبان کا لفظ ابن عباس سے مرفوعاً یہ ہے کہ المتسابان شیطانان یتھاتران ویتکاذبان جابر بن سلیم سے فرمایا تہا تو کسی کو گالی نہ دیا کر وہ کہتے ہین اوسدن سے مینے کسی آزاد غلام و شتر و گوسفند کو گالی نہین دی رواہ الترمذی وحسنہ وابن حبان وابی داؤد دوسرا لفظ یہ ہے لاتسبن شیئا ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ منجملہ اکبر کبائر کے یہ ہے کہ لعنت کرے آدمی اپنے والدین کو پوچہا یہ نکر فرمایا گالی دے کسی کے باپ کو وہ اسکے باپ کو گالی دے اور گالی دے کسی کی مان وہ اسکی مان کو گالی دے رواہ البخاری دوسرا لفظ یہ ہے کہ لعن کرنا مومن کو مثل اوسکے قتل کرنیکے ہے سلمہ بن اکوع کہتے ہین ہم جب دیکہتے کہ کوئی شخص کسی اپنے بہائی کو لعن کرتا ہے تو جانتے کہ اوسنے کبیرہ کیا ہے ابو داؤد کی حدیث مین آیا ہے کہ لعنت پہر کر لاعن پر آتی ہے اگر ملعون اہل اوسکا نہین ہوتا ہے ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ مومن لعان نہین ہوتا ہے اور نہ طعان اور نہ فاحش اور نہ بذزبان ابو بکر صدیق نے بعض مملوک کو لعنت کی تہی فرمایا لعانین وصدیقین کلا و رب الکعبۃ رواہ البیہقی عن عائشہ ابو بکر نے اوس غلام کو جسے گالی دی تہی آزاد کر دیا مسلم کا لفظ یہ ہے لا ینبغی لصدیق ان یکون لعانا یعنی کسی صدیق کو لعان ہونا زیبا نہین ہے اور حدیثون مین لعنت ناقہ و بعیر سے بہی نہی فرمائی ہے بلکہ لعنت مرغ و برغوث و ریح وغیرہا سے بہی منع کیا ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح احادیث باب سے ہے اور لعنت کرنا دواب پر حرام ہے ذمی پر بہی لعنت کرنا کبیرہ ہے اسلئے کہ حرمت ایذا مین برابر مسلمان کے ہے جسکی موت کفر پر یقینا معلوم ہے جیسے فرعون ابی جہل ابو لہب وغیرہم اونپر لعنت کرنا جائز ہے اور جسکی موت کفر پر یقینا معلوم نہین ہے جیسے یزید بن معاویہ اوسپر لعنت کرنا گو وہ فاسق فاجر ہو درست نہین ہے بعض نے جو یزید پر لعنت کی ہے یہ تہور ہے کیونکہ وہ مسلمان تہا اور

یہ دعوی کہ وہ کافر تھا اور اوسنے حکم قتل حسین علیہ السلام کا دیا تھا ثابت نہین ہے اسی لئے
غزالی نے اوسکی لعنت کو حرام کہا ہے اگرچہ فاسق سکیر تھا وہ منہمک فی الکبائر بلکہ فی الفواحش تھا بلکہ
لعنت غیر معین بالشخص اور معین بالوصف جیسے لعن اللہ الکاذب سو باجماع جائز ہے۔
قال تعالی الا لعنۃ اللہ علی الظالمین وقال تعالی ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ
علی الکاذبین بسط کی لعن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت آئی ہے **ف** زواجر
مین اسجگہ لعائن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یکجا جمع کیا ہے وہ سب لعائن غیر معین پر
ہین اور اکثر فعل کبائر پر وارد ہوئی ہین اور جس جگہہ کسی معین پر لعنت کی ہے اوسکا مرنا کفر
پر حضرت کو معلوم ہوگیا تھا غرضکہ جملہ حیوانات وجمادات پر لعن کرنا مذموم ہے ؟

فصل

تبرا کرنا انسان کا اپنے نسب سے یا والد کے نسب سے اور منسوب ہونا طرف غیر والد کے باوجود معلوم
ہونیکے گناہ کبیرہ ہے حدیث سعد بن ابی وقاص مین مرفوعًا آیا ہے جسنے دعوی کیا غیر پدر کا
اور وہ جانتا ہے کہ وہ اوسکا باپ نہین ہے تو جنت اوسپر حرام ہے رواہ الشیخان وابو داؤد
ابو ہریرہ کہتے ہین کہ جب آیت ملاعنہ اوتری حضرت نے فرمایا جس کسی عورت نے داخل کیا کسی
قوم پر اوس شخص کو جو اونمین سے نہین ہے تو وہ اللہ سے کسی شے مین بھی نہین ہے وہ جنت
مین نجاویگی رواہ ابو داؤد والنسائی وابن حبان والبیہقی شیخین کا لفظ یہ ہے دعوی
نہین کرتا کوئی آدمی غیر پدر کا اور وہ جانتا ہے مگر کافر ہوجاتا ہے دوسرا لفظ شیخین کا یہ ہے
من ادعی الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس
اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفًا ولا عدلًا یعنی غیر کو باپ بنانا یا غیر کا
غلام بننا موجب لعنت وعدم قبول عبادت ہے بخاری کا لفظ یہ ہے لا ترغبوا عن آبائکم
فمن رغب عن ابیہ فقد کفر طبرانی کا لفظ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے یہ ہے

کافر ہوا وہ شخص جسنے انکار کیا نسب کا اگرچہ باریک ہو یا دعوی کیا نسب کا جسکو پہچانتا نہین ہے دوسرا لفظ طبرانی کا یہ ہے جسنے دعوی کیا نسب کا جسکو نہین پہچانتا ہے اوسنے کفر کیا ساتھ اللہ کے یا نفی کی نسب سے اگرچہ دقیق ہو وہ کافر ہوا ساتھ اللہ کے احمد کا لفظ یہ ہے من ادعی الی غیر ابیه لم یرح رائحة الجنة ابوداؤد کا لفظ یہ ہے من ادعی الی غیر ابیه او انتمی الی غیر مولیه فعلیه لعنة اللّٰه المتتابعة الی یوم القیامة **ف** ان دونون کا کبیرہ گناہ صریح سنلوق ان احادیث صحیحہ کا ہے اور یہ واضح جلی ہے اگرچہ اسکی تصریح نہین دیکھی ہے بعض نے کہا ہے کہ کفر کے معنی یہ ہین کہ ہو دی بکفر ہے یا مستحل ہے یا کافر نعمت ہے انتہی لکن اول اولی ہے اسلئے کہ وعیدات مذکورہ نہایت سخت ہین اور ابتلا اسمین عام ہے خصوصًا خاندان امرا و رؤسا مین دونون امر شائع و مروج رہتے ہین اولاد زنا اونکی گلے باندھ دی جاتی ہے اور وہ قبول کر لیتے ہین اور جو اونمین کم نسب ہوتے ہین وہ آپکو شریف بنانیکے لئے سید بنجاتے ہین سید بننے مین دو طرح کی تکبیر حاصل ہوتی ہے ایک ادعا لسوی غیر والد دوسری تقول کذب جناب رسالت پر بالخصوص حالانکہ حدیث صحیح متواتر مین آیا ہے من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعده من النار +

فصل

طعن کرنا نسب پر جو کہ ظاہر شرع مین ثابت ہے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بهتانا و اثما مبینا مسلم نے ابوہریرہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے دو چیزین ہین لوگون مین اونکا قصد کرنا کفر ہے ایک طعن نسب مین دوسرے نیاحت کرنا میت پر **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح حدیث ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ کسیلنے اسکا ذکر نہین کیا ہے +

فصل

داخل کرنا عورت کا کسی قوم پر اوسکو جو اونمین سے نہین ہے زنا یا وطی شبہ سے گناہ کبیرہ ہے حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ جب آیت ملاعنہ نازل ہوئی حضرت نے فرمایا جس عورت نے داخل کیا کسی قوم پر اوسکو جو اونمین سے نہین ہے وہ نہین اللہ سے کسی شے مین اور نہ داخل کریگا اللہ اوسکو جنت مین اور جس مرد نے انکار کیا اپنے بیٹے کا اور وہ دیکھتا ہے طرف اوسکے یعنی جانتا ہے کہ وہ اوسکا بیٹا ہے پردہ کریگا اللہ اوس سے اور رسوا کریگا اوسکو سامنے ساری خلائق کے اولین و آخرین کے ✣

کتاب عدت کی

خیانت کرنا انقضاء عدت مین گناہ کبیرہ ہے اسکو کبیرہ گنا کچھ دور نہین ہے اسلیئے کہ اسمین مسلط کرنا اجنبی کا ہے بضع یعنی شرمگاہ پر بغیر حق کے اور اس مسئلہ کے ضرر عظیم اور مفاسد لاتحصی ہوتے ہین ✣

فصل

نکلنا عدت والے کا مسکن سے جسمین کہ تا انقضاء عدت رہنا لازم تھا بغیر کسی عذر شرعی کے گناہ کبیرہ ہے اسکا ذکر کبائر مین کچھ بعید نہین ہے بلکہ قیاس ہے باہر نکلنے پر عورت کے خانہ شوہر سے بغیر اوسکے اذن کے بلکہ یہ بات حق مین معتدہ وفات کے بالا اولی ہے کیونکہ اوسکے گھر رہنے مین حق شوہر کا ادا ہے جیسے حفظ نسب وغیرہ ✣

فصل سوگ نکرنا متوفی عنہا کا زوج پر گناہ کبیرہ ہے

کیونکہ ترک احداد پر بہت سے مفاسد مترتب ہوتے ہین اسلئے کبیرہ گنتا اسکا غیر بعید ہے

فصل وطی کرنا کنیز سے قبل استبراء کے گناہ کبیرہ ہے

اسکا ذکر کبائر مین اسلئے کچہ دور نہین ہے کہ اسپر اختلاط میاہ و ضیاع انساب وغیرہ مفاسد مترتب ہوتے ہین پھر دیکھا کہ حدیث مسلم مین صریح یہ بات آئی ہے اگر حاملہ ہو سبب اسکا یہ کہ حضرت کا گزر ایک عورت حاملہ پر باب فسطاط پہ ہوا پوچھا یہ کون ہے کہا فلان شخص کی کنیز ہے فرمایا کیا اوسکے ساتھ المام کیا ہے کہا ہان فرمایا لقد هممت ان العنه لعنا یدخل معه فی قبره کیف یورثه وهو لا یحل له کیف یستخدمه وهو لا یحل له یعنی کام ولد کا مشکل ہے احتمال ہے کہ بچہ اسکا ہو یا غیر کا اگر اسکا بچہ ہے تو نفی اوسکی درست نہین ہے اور نہ استرقاق و استخدام اور اگر غیر کا ہے تو اوسکا استلحاق و توریث حلال نہین ہے

کتاب نفقات کی زوجات و اقارب و ممالیک پر

فصل

ندینا نفقہ و کسوت کا بی بی کو بغیر مسوغ شرعی کے گناہ کبیرہ ہے یہ ایک طرح کا ظلم ہے بلکہ اقبح ظلم ہے +

فصل

ضائع کرنا عیال کا جیسے اولاد صغار گناہ کبیرہ ہے حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کافی ہے آدمی کو یہ گناہ کہ ضائع کرے اوسکو جسکو قوت دیتا ہے رواہ ابی داؤد والنسائی حاکم کا

لفظ یہ ہے جو اوسکے عیال مین ہین ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ اللہ سائل ہوگا ہر راعی سے اوسکی
رعیت کا کہ نگاہ رکہا اوسکو یا ضائع کیا یہانتک کہ مسئول ہوگا مرد اپنے گہر والون سے
شیخین کا لفظ یہ ہے کہ مرد راعی ہے اپنے گہر والون مین اور مسئول ہے اپنے رعیت
سے اور عورت راعی ہے گہر مین اپنے خاوند کے اور مسئول ہے اپنی رعیت سے الحدیث
ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے کیونکہ یہ ظلم بہت برا اور بڑا ہے ؎

فصل

نافرمانی کرنا والدین کی یا ایک کی اون دونون مین سے اگرچہ عالی ہون اور گو اونسے زیادہ
کوئی اور قریب موجود ہو گناہ کبیرہ ہے **قال تعالیٰ** وبالوالدین احسانا ابن عباس
نے کہا مراد نیکی کرنا ہے ماں باپ سے ساتھ لطف و لین جانب کے اونکو جواب سخت نہ دے
تیز نظر سے طرف اونکے نہ دیکھے نہ اپنی آواز او پر بلند کرے بلکہ سامنے اونکے ایسا ذلیل رہے
جیسا غلام سامنے مالک کے ہوتا ہے **وقال تعالیٰ** وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ
وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف
ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب
ارحمھما کما ربیانی صغیرا اللہ نے منع کیا ہے اس سے کہ ان کو اف کہے یہ کنایہ ہے
ایذا سے کسیطرح کی ایذا ہو یہانتک کہ اقل انواع کیون نہو اسیلئے حضرت نے فرمایا ہے اگر اللہ
کسی شئے کو اف سے کمتر جانتا تو اوسی سے منع کرتا اب عاق جو چاہے سو کرے جنت مین نہ جائے گا
اور نیکوکار جو چاہے سو کرے آگ مین داخل نہوگا بر والدہ پر تین بار رغبت کیا ہے اور بر والد
پر ایکبار اور والدہ کو اوسط ابواب جنت فرمایا ہے صحیحین مین آیا ہے کیا خبر نہ دون مین تمکو اکبر کبائر
سے ایک شرک کرنا ہے ساتھ خدا کے دوسرے نافرمانی کرنا ہے ماں باپ کی یہان بے ادبی
کو اور ترک بر و احسان والدین کو برابر شرک اللہ کے رکہا ہے عیاذا باللہ ایک حدیث مین فرمایا

حرام ہے پہیرنا فرمانی امہات کی رواہ البخاری حاکم کا لفظ یہ ہے اللہ نظر نہ کریگا دن قیامت کو
طرف اوسکے جو نافرمان ہے والدین کا احمد ونسائی وبزار کا لفظ یہ ہے اللہ نے حرام کیا ہے جنت
کو عاق والدین پر اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ اوسکو جنت کی ہوا بہی نہ
لگے گی ابن ابی عاصم کا لفظ بسند حسن یہ ہے کہ قبول نہیں کرتا اللہ اوس سے نفل نہ فرض حاکم
کا لفظ یہ ہے کہ وہ جنت میں نہ جائیگا **حکایت** ایک شخص حضرت کے پاس آیا کہا میں گواہی
دیتا ہون لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ کی اور نماز پنجگانہ پڑہتا ہون اور زکوۃ دیتا ہون
اور رمضان کا روزہ رکہتا ہون فرمایا اگر تو اس حال پر مرجائیگا تو ہمراہ انبیاء وصدیقین وشہداء
وصالحین کے ہوگا دن قیامت کو اسطرح پہر دو انگلیون سے اشارہ کیا مگر جبکہ تو نے
نافرمانی ماں باپ کی نہ کی ہوگی رواہ احمد والطبرانی باسناد صحیح وابن خزیمۃ وابن حبان
احمد وغیرہ کا لفظ معاذ بن جبل سے مرفوعا یہ ہے ولا تعقن والدیک وان امراک ان تخرج من
اہلک ومالک طبرانی وحاکم کا لفظ یہ ہے ملعون من عق والدیہ ابن حبان کا لفظ یہ ہے
لعن اللہ من سب والدیہ حاکم کا لفظ یہ ہے سارے گناہوں میں سے جسکو اللہ چاہتا ہے قیامت
تک تاخیر دیتا ہے مگر عقوق والدین کہ اللہ عاق کے لئے زندگی میں قبل موت کے جلدی کرتا ہے
بیہقی کا لفظ قصہ میں ایک باپ بیٹے کے یہ ہے انت ومالک لابیک اسکو ابن ماجہ نے
بہی روایت کیا ہے ابو یعلی کا لفظ ابن عمر سے مرفوعا یہ ہے کہ ایک شخص سے فرمایا اما علمت
انک ومالک من کسب ابیک **حکایت** طبرانی میں آیا ہے کہ ایک مرد سے مرتے
وقت کلمہ نہ کہا جاتا تہا جب اوسکی ماں سے قصور اوسکا معاف کرایا تب اوسکے منہ سے کلمہ
نکلا حضرت نے فرمایا الحمد للہ الذی انقذہ من النار غرضکہ عقوق وحقوق والدین میں کتنی
حدیثیں آئی ہیں **ف** عقوق کا منجملہ کبائر کے ہونا متفق علیہ اہل علم ہے ظاہر کلام ائمہ
شافعیہ یہ ہے کہ کچہ فرق اسجگہ درمیان والدین کافر ومسلمان کے نہیں ہے یعنی خواہ والدین
کافر ہوں یا مسلمان عقوق وعصیان میں دونوں برابر ہیں عقوق کی تعریف یہ ہے کہ ماں باپ میں سے

کسی کے ساتھ ایسا برتاؤ کرے جو غیر کے ساتھ گناہ صغیرہ ہو تو وہ کام حق مین مان باپ کے گناہ کبیرہ ہوتا ہے یا خلاف اونکے امر و نہی کے کرے اوس کام مین جسمین کہ ولد پر خوف فوت نفس یا کسی عضو کا ہو حتی کہ والد اوسمین متہم نہو یا کسی سفر شاق مین جو ولد پر فرض نہین ہے مخالفت کرے یا کسی غیبت طویلہ مین جسمین نکوئی علم نافع ہے اور نہ کوئی کسب ہے یا اوسمین اسکی آبرو جاتی ہے زواجر مین فوائد ان قیود کے بہت بسط سے لکھے ہین +

فصل قطع رحم کرنا گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام یعنی قطع رحم سے بچو اور ڈرو وقال تعالی فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنہم اللہ فاصمہم واعمی ابصارہم وقال تعالی ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک ہم الخاسرون وقال تعالی ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل اولئک لہم اللعنۃ ولہم سوء الدار شیخین کا لفظ ہے کہ قاطع رحم جنت مین نہ جاویگا ترمذی کا لفظ بسند حسن صحیح یہ ہے نہین ہے کوئی گناہ کہ لائق اسکے ہو کہ اللہ اوسکی عقوبت مین جلدی کرے دنیا مین علاوہ اوسکے جو آخرت مین ذخیرہ کر رکھا ہے بغی و قطیعت رحم سے روایت ابن ماجۃ والحاکم وقال صحیح الاسناد قطع رحم مین وعیدات شدیدات بکثرت آئی ہین زواجر مین بہت سے حدیثین نقل کی ہین رافعی و نووی کا توقف کرنا اسکے کبیرہ ہونے مین باوجود ان احادیث و آیات کے بیجا ہے تفصیل صلہ رحم کی زواجر مین مرقوم ہے اس صلہ مین اولاد اعمام و خالات بھی داخل ہین +

فصل

مالک کو چھوڑ کر کسی اور کا غلام بننا گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین آیا ہے من ادعی الی غیر ابیہ

او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا ابن حبان کا لفظ یہ ہے من تولی الی غیر موالیہ فلیتبوء مقعدہ من النار ابوداؤد کا لفظ یہ ہے فعلیہ لعنۃ اللہ المتتابعۃ الی یوم القیامۃ **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث صحیحہ باب سے اور یہ ظاہر ہے ❖

فصل

فاسد کرنا کسی شخص کے لونڈی غلام کا مالک وسید پر گناہ کبیرہ ہے حضرت نے فرمایا ہے من خبّب علی امرء زوجتہ او مملوکہ فلیس منا روایۃ احمد باسناد صحیح والبزار وابن حبان ابوداؤد کا لفظ یہ ہے من خبّب امرأۃ علی زوجہا او عبدا علی سیدہ خبّب بمعنی افسد وخدع ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ مقتضیٰ احادیث باب ہے کیونکہ نفی اسلام ایک وعید شدید ہوتی ہے جسطرح کہ اذرعی وغیرہ نے ساتھ اسکے تصریح کی ہے پھر معلوم ہوا کہ بعض علما نے اسکو منجملہ کبائر کے شمار کیا ہے ❖

فصل

بھاگنا غلام کا پاس سے سید کے گناہ کبیرہ ہے مسلم نے جریر سے مرفوعاً روایت کیا ہے جو غلام بھاگ گیا ذمہ اوس سے بری ہوا دوسرا لفظ یہ ہے کہ جب غلام بھاگ جاتا ہے تو اوسکی نماز قبول نہیں ہوتی تیسرا لفظ یہ ہے وہ کافر ہو جاتا ہے یہانتک کہ پھر کر آوے طبرانی کا لفظ بسند جید یہ ہے دو آدمی ہیں جنکی نماز اونکے سر سے تجاوز نہیں کرتی ایک غلام جو پاس سے اپنے مولی کے بھاگ گیا یہانتک کہ پھر آوے دوسری عورت جسنے نافرمانی اپنے شوہر کی کی ہے یہانتک کہ رجوع کرے دوسرا لفظ یہ ہے جو غلام کہ مرگیا حالت گریز میں وہ داخل نار ہوگا اگرچہ راہ خدا میں مارا جاوے ابن حبان کا لفظ یہ ہے اگر مرگیا تو عاصی مرا **ف** اسکا کبیرہ ہونا

صریح احادیث باب ب حدیثین اس باب مین بکثرت آئی ہین اسلئے یہ کبیرہ ظاہر ہے +

فصل

آزاد سے خدمت لینا اور اوسکو غلام بنانا کبیرہ ہے ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین قبول نہین ہوتی ہے
نماز اوس شخص کی جسنے غلام بنایا کسی آزاد کو روایت ابی داؤد و ابن ماجۃ خطابی نے
کہا ہے استعباد محرر کی یون ہوتا ہے کہ اوسکو آزاد کرے پھر آزادگی کو مخفی رکھے یا انکار عتق
کا کرے یہ امر بھی بدتر ہے یا بعد عتق کے پکڑ رکھے اور خدمت لے انتہی یا غیر کے آزاد
کردہ سے خدمت لے یا زبردستی اوسکو غلام بنادے ف اسکا کبیرہ ہونا صریح
حدیث سے اور یہ ظاہر ہے +

فصل

باندی یا لونڈی غلام کا خدمت سیدیت اور بندیا سید کا اوسکی مؤنت کو اور کام لینا اوس سے
زیادہ اوسکی طاقت سے اور ہمیشہ مار پیٹ کرنا اوسکو یا خصی کرنا کو صغر سن مین ہو یا کسی
اور طرحکی تعذیب کرنا یا دابہ کا خصی کرنا بغیر کسی سبب شرعی کے اور تحریش کرنا بہایم مین یہ
سب کبائر مین طبرانی کا لفظ علی مرتضی سے مرفوعاً یہ ہے سخت ہے غضب میرا اوسپر جسنے ظلم کیا
ایسے شخص پر جسکو سوا میرے کوئی ناصر و مددگار نہین ملتا ہے مسلم کا لفظ ابو مسعود بدری کیسے
یہ ہے مین ایک غلام کو کوڑے مارتا تھا کہ سنے لیس پشت سے مجھکو پکارا مینے غصہ مین وہ
آواز نہ پہچانی جب وہ مجھسے نزدیک ہوا دیکھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین فرمایا اے
ابا مسعود تو جان لے کہ اللہ کو تجھپر زیادہ قدرت ہے بہ نسبت تیری قدرت کے اس غلام پر مینے کہا
مین آج سے کسی مملوک کو کبھی نہ مارونگا اور بیٹنا اوسکو آزاد کردیا ابو داؤد کا لفظ ابن عمر سے
مرفوعاً یہ ہے جسنے طمانچہ مارا مملوک کو یا اوسکو پیٹا تو کفارہ اوسکا یہ ہے کہ اوسکو آزاد کردے

طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے مارا اپنی مملوک کو ظلماً اوسکا بدلا لیا جائیگا دن قیامت کو احمد و ابن ماجہ
کا لفظ ابو بکر صدیق سے مرفوعاً یہ ہے داخل نہوگا جنت مین بدخلق الحدیث یعنی موذی ممالیک کا
ابو داؤد کا لفظ یہ ہے ابو ذر اپنے غلام کو اپنا سا لباس پہناتے تھے ایکبار اونہون نے بلال
بن رباح موذن رسول خدا صلعم کو عار طرف سے ماں کے دلائے تھے کیونکہ وہ عجمیہ تھی
بلال نے حضرت سے شکایت کی فرمایا یا اباذر انک امرء فیک جاهلية الحديث مین ہے
وہ غلام کو اپنے برابر رکھتے شیخین و ترمذی کا لفظ یہ ہے جسکے ماتحت اوسکا بھائی ہو اوسکو
وہ کھلاوے پہناوے جو آپ کھاتا پہنتا ہو اور طاقت سے زیادہ کام نہ لے اگر لے تو خود
اوسکی اعانت کرے ابو داؤد کا لفظ یہ ہے اطعموهم مما تاكلون واكسوهم مما تلبسون
دوسرا لفظ علی مرتضی سے مرفوعاً یہ ہے کہ آخر کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا یہ تھا الصلوة الصلوة واتقوا الله فيما ملكت ايمانكم ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے فما
زال يقولها حتى ما يفيض لسانه بخاری مین آیا ہے کہ دوزخ مین گئی ایک عورت
بدلے ایک بلی کے جسکو باندہ رکھا تھا نہ چھوڑا کہ وہ خشاش ارض کو کھاتی یعنے حشرات
زمین کو ابن عباس سے مرسلاً مرفوعاً آیا ہے کہ منع کیا ہے حضرت نے تحریش کرنے سے درمیان
بہایم کے یعنی جانورون کو بھڑکا کر باہم لڑا دینا اسمین لڑانا مرغ و بٹیر و مینڈھے وغیرہ کا
بھی داخل ہے ف انکا کبیرہ گناہ ظاہر مفاد احادیث سے ہے تحریش منجملہ تعذیب کے ہے
اور بعض نے کہا ہے کہ قتل کرنا گربہ غیر موذی کا منجملہ کبائر کے ہے اسلئے کہ ایک عورت
اسی بلی کے پیچھے آگ مین گئی اسلئے جو امر اس معنی مین ہے وہ ملحق ہے ساتھہ اوسکے بھی
قتل کچھ شرط نہین ہے بلکہ ایذا ار شدید کا بھی یہی حکم ہے جیسے ضرب بیہودہ کم تحقیق علما نے
تصریح کی ہے کہ تعذیب حیوان کی بلا موجب اور خصی کرنا غلام کا اور عذاب دینا اوسکو براہ
ظلم و تعدی منجملہ کبائر کے ہے پھر کہا کہ دست درازی کرنا ضعیف و مملوک و جاریہ و زوجہ و دابہ
پر کبیرہ ہے اللہ نے تو انکے ساتھہ احسان کرنیکا حکم دیا ہے بڑی اسارت انکے حق مین

اسکا ہو کا رکنا ہے **حکایت** ابو سلیمان دارانی کہتے ہیں ... میں ایک گدہے پر سوار
تھا میں اوسکو دو یا تین بار مارا اوسنے سر اوٹھا کر میری طرف دیکھا ... ابو سلیمان یہ قصہ
دن قیامت کو ہوگا ہے تو کم کر یا زیادہ میں نے کہا آج سے پھر کبھی میں اوسکو نہ ماروں گا جانداروں کا
نشانہ بنانے پر لعنت آئی ہے جانور کو بہوکا پیاسا رکھکر مارنے سے منع فرمائی ہے چڑیوں کے بچے
پکڑ لینے چیونٹیوں کو آگ میں جلانے سے منع کیا ہے +

کتاب الجنایات

قتل کرنا مسلمان یا ذمی معصوم کا عمداً یا بشبہ عمد گناہ کبیرہ ہے **قال تعالیٰ** ومن یفعل
ذلک یلق اثاما یضاعف له العذاب یوم القیامة ویخلد فیه مهانا الا من تاب
مراد قتل کرنا ہے نفس محرم کا **وقال تعالیٰ** من اجل ذلک کتبنا علی بنی اسرائیل
انه من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا یعنی
جان کے قتل کرنے کو برابر قتل کرنے سب لوگوں کے ٹھیرایا ہے مراد مبالغہ ہے تعظیم امر قتل
میں ابن عباس کہتے ہیں جسنے کسی نبی یا امام عادل کو قتل کیا اوسنے گویا سارے لوگوں کو
قتل کیا مجاہد نے کہا جسنے ایک جان حرام کو قتل کیا وہ بسبب اوس قتل کے آگ میں گریگا
اسطرح کہ اگر سب کو قتل کرتا تو جہنم میں جاتا اور قتل مومن پر اللہ نے وعدہ خلود نار وغضب
ولعنت وعذاب عظیم کا فرمایا ہے زواجر میں بابت اس آیت کے سلسلہ تمام کیا ہے صحاح وسنن
میں مرقوم ہے قتل نفس کو اکبر کبائر میں گنا ہے ہمراہ شرک باللہ کے ذکر کیا ہے قاتل کے لئے وعید
نار کا آیا ہے گو معتزل اہل بدعہ ہو **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح مدلول کتاب وسنت صحیحہ ہے
اسی لئے قتل عمد کو بالاجماع کبیرہ کہا ہے اختلاف اسمیں ہے کہ بعد شرک کے اکبر کبائر کیا ہے
صحیح منصوص یہ ہے کہ اکبر کبائر بعد شرک کے یہی قتل النفس ہے یا زنا ستبہ جمدگی تصریح ابن کثیر
کے ہروی وشریح ورویانی نے کی ہے شافعی بھی اسی طرف گئے ہیں حدیث میں آیا ہے جب

دو مسلمان تلوار کہینچکر آمنے سامنے ہوتے ہین تو قاتل و مقتول دونون جہنم مین جاوینگے مقتول اسلیے کہ وہ بہی حریص تہا قتل پر اپنے صاحب کے ہان قتل کرنا اہل بغی کا یا دفع کرنا قاتل کا اپنی جان سے اور اپنے حریم سے داخل اس وعید مین نہین ہے ❊

فصل خودکشی کرنا گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی ولا تقتلوا انفسکم الی قولہ ومن یفعل ذلک عدوانا وظلما فسوف نصلیہ نارا یعنی بعض تمہارے بعض کو قتل نکرین یا مراد نہی ہے خودکشی سے حقیقتہً اور یہی ظاہر ہے اگرچہ قول اول ابن عباس سے منقول ہے قصہ عمرو بن عاص مین آیا ہے کہ اونکو غزوہ ذات السلاسل مین احتلام ہوگیا تہا خوف سے سردی کے غسل نہ کیا تیمم کرکے نماز پڑہائی جب حضرت نے پوچہا تو اسی آیت سے استدلال کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے اور کچہہ نہ فرمایا یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ عمرو نے تاویل اس آیت کی خودکشی پر کی نہ غیرکشی پر اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر انکار نہ فرمایا صحیحین مین ابوہریرہ سے آیا ہے جسنے گرایا آپکو پہاڑ پر سے پہر قتل کیا اپنی جان کو وہ نار جہنم مین ہوگا گرا کریگا اوسمین ہمیشہ اور جسنے زہر پیکر جان دی وہ زہر اوسکے ہاتہہ مین ہوگا ہمیشہ اوسکو جہنم مین پیا کریگا اور جسنے اپنی جان کسی لوہے یا تیز چیز سے قتل کی وہ اوسکو ہمیشہ جہنم مین بہونکا کریگا **حکایت** ایک آدمی کے زخم لگا تہا اوسنے خودکشی کی اللہ نے کہا میرے بندے نے جلدی کی ساتہہ اپنی جان کے دینے اوسپر جنت کو حرام کردیا شیخین کا لفظ یہ ہے جسنے ذبح کیا اپنی جان کو وہ معذب ہوگا دن قیامت کے اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح آیت و حدیث سے اگرچہ کسی نے ساتہہ اسکے تعرض نہین کیا ہے اور یہی ظاہر ہے ❊

فصل

مددکرنا قتل محترم یا مقدمات قتل پر یا حاضر ہونا وقت قتل کے اور باوجود قدرت کے دفع نکرنا
اوسکا گناہ کبیرہ ہے ابن ماجہ کا لفظ ابوہریرہ سے مرفوعاً یہ ہے جسنے اعانت کی قتل مومن کے
پر اگرچہ آدہی بات سے ہو وہ ملیگا اللہ سے اور لکہا ہوگا درمیان اوسکی دونون آنکہون کے
کہ ناامید ہے رحمت خدا سے طبرانی وبیہقی کا لفظ بسند حسن یہ ہے کہ تم اسنو کوئی تم ملین
اوس جگہ جہان کوئی شخص ظلم سے قتل کیا جاتا ہے کیونکہ لعنت اوترتی ہے وہان کے
حاضرین پر اگر دفع نکرین اوس سے طبرانی کا لفظ باسناد جید یہ ہے جسنے ننگی کیا پشت کو
کسی مسلمان کی ناحق ملیگا وہ اللہ سے اور اللہ اوسپر غضبناک ہوگا **ف** یہ احادیث دلیل
ہین کبیرہ ہونے پر اس فعل کے مگر حلیمی اسکو صغیرہ کہتے ہین لکن زواجر مین تائید کبیرہ کی
اور تضعیف قول مذکور کی لکہی ہے اور کہا ہے فالوجہ بل الصواب ما ذکرتہ +

فصل

مارنا کسی مسلمان وذمی کا بغیر کسی مسوغ شرعی کے گناہ کبیرہ ہے بدلیل حدیث طبرانی
مذکور دوسرا لفظ یہ ہے ظہر المومن حمی الا بحقہ مسلم کا لفظ یہ ہے اللہ عذاب کریگا اون
لوگون کو جو عذاب کرتے ہین لوگون کو دنیا مین **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ قید
مسلم کی لگائی ہے لکن کچہ فرق درمیان مسلم وذمی کے نظر مایا اور ہی نہین ہے اگرچہ حلیمی
خدشہ وضرب کو صغیرہ کہتے ہین اسلیئے اذرعی نے حلیمی پر اعتراض کیا ہے اور یہ کہا ہے
ینبغی ان تلحقا بالکبائر انتہی +

فصل

ڈرانا مسلمان کو اور اشارہ کرنا طرف اوسکے ہتھیار وغیرہ سے گناہ کبیرہ ہے عامر بن ربیعہ کہتے ہین ایک آدمی نے ایک شخص کی پاپوش دل لگی سے لیکر چھپا دی اسکا ذکر حضرت سے ہوا فرمایا تم مت ڈراو مسلمان کو مسلمان کا ڈرانا ظلم عظیم ہے رواہ البزار والطبرانی وابو الشیخ ابن حبان طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے ڈرایا کسی مومن کو تو حق ہے اللہ پر کہ امن نہ دے اوسکو افزاع یوم القیامت سے ابو الشیخ وطبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے نظر کی طرف کسی مسلمان کے ڈراتا ہے اوسکو ناحق تو ڈراویگا اوسکو اللہ دن قیامت کے **حکایت** ایک آدمی سوتا تھا ایک شخص نے اوسکے سرہانے سے رسی نکال لی وہ ڈر کر جاگ پڑا اوسپر حضرت نے فرمایا لا یحل لمسلم ان یروع مسلما یعنی مسلمان کا مسلمان کو اسطرح ڈرانا حلال نہیں ہے رواہ ابو داؤد والطبرانی بسند ثقات مسلم کا لفظ یہ ہے جسنے اشارہ کیا طرف اپنے بھائی کے کسی ہتھیار سے تو لعنت کرتے ہین اوسکو فرشتے یہانتک کہ باز آوے گو اوسکا حقیقی بھائی ہو ایک ماں باپ سے **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث ہے جب ترویع سے ایسا خوف حاصل ہو جسکا تحمل عادتا نشاق ہو عادتا غیر محمول ہے تو ترویع حرام ہوگی اور اگر وہ خوف مودی ہے طرف مضرت بدن یا عقل کے تو کبیرہ ہے مگر معلوم نہین کہ کسیکے سامنے اسکے قدر جن کیا ہو انتہی البعض ترویع ایسی ہوتی ہے جس سے آدمی ڈر کر مر جاتا ہے اوسکو اگر اکبر الکبائر کہا جاوے تو ہو سکتا ہے اسلئے کہ قتل مسلم کبیرہ شدیدہ ہے واللہ اعلم ؟

فصل

سیکھنا سکھانا جادو کرانا ایسے سحر کا جسمین کفر نہین ہے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالیٰ** ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر الایات ان آیتون مین دلالات ظاہرہ ہین

تبیح سحر پر کہ وہ کفر ہے یا کبیرہ زواجر میں اس جگہ کلام کیا ہے سحر زمانہ سلیمان علیہ السلام پر
اور یہ کہ سحر کسکو کہتے ہیں اور سحر کی کچھ حقیقت ہے یا نری تخییل ہے پھر کہا ہے کہ سحر کی
حقیقت ہوتی ہے گو بعض سحر تخییل ہوتا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک یہودی نے
سحر کیا تھا اوسکا اثر ظاہر ہوا پھر سات انواع سحر کے ذکر کر کے یہ بحث کی ہے کہ کون نوع سحر
کی کفر ہے اور کون نوع کبیرہ ہے پھر علما کا اختلاف بیان کیا ہے ساحر کی حد قتل کرنا پھیرا
ہے یہی سنن احادیث میں بھی آئی ہے متصل سحر کو شیطان مرید جبار عنید کہا ہے صحیحین میں سحر
کو بجملہ سبع موبقات کے ذکر فرمایا ہے **ف** انکو جلال بلقینی نے کبائر میں گنا ہے یہ کبیرہ
صریح آیت وحدیث صحیح ہے بعض اہل علم نے جملہ انواع سحر کو کفر کہا ہے تو اب کبیرہ ہونے میں
کیا تامل ہے انتہی بے شبہ اکثر انواع سحر کے کفر ہوتے ہیں الا ما شاء اللہ تعالی +

فصل

کہانت عرافت طیرہ طرق تنجیم عیافت اتیان کاہن اتیان عراف اتیان طارق اتیان منجم اتیان
ذی طیرہ یا ذی عیافت یہ بارہ امور کبائر ہیں **قال تعالی** ولا تقف ما لیس لک بہ علم الآیۃ
یعنی جو بات تجھے معلوم نہیں ہے تو مت کہہ تیرے حواس سے سوال ہوگا اور فرمایا ہے عالم الغیب
فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول معلوم ہوا کہ سوا اللہ کے کوئی غیب دان
نہیں ہے زواجر میں کہا ہے نفع المنفرد بعلم المغیبات علی الاطلاق کلہا اور حدیث عاد دن
غیرہ عمران بن حصین مرفوعا کہتے ہیں جسنے بدفالی لی یا اوسکے لئے لی گئی یا کہانت کی یا کہانت
کی گئی یا جادو کیا یا جادو کیا گیا یا پاس کاہن کے آیا وہ کافر ہے اوس چیز کا جو محمد پر اوتری ہے
رواہ البزار باسناد جید طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے تصدیق کی کاہن کی وہ کافر ہوا اسلام کو نفل
یہ ہے جو آیا پاس عراف کے اور تصدیق کی اوسکی قبول نہوگی نماز اوسکی چالیس دن دوسرا
لفظ یہ ہے کہ مصدق عراف یا ساحر یا کاہن کافر ہے ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ عیافت وطیرہ

وطرق جبت سے ہے ف انکا کبائر گننا صریح احادیث باب ہے اگرچہ تصریح بعض کی نظر نہین
آئی اسلئے کہ ملخدان سب مین واحد ہے کاھن وہ ہے جو خبر دیتا ہے بعض مضمرات کی اور زعم
رکھتا ہے کہ یہ خبر اوسکو ذریعہ جن کے ملتی ہے یا وہ شخص ہے جو خبر غیب کی زمانہ مستقبل مین بتاتا ہے
اور مدعی علم غیب کا ہے عراف وہ ہے جو ادعا معرفت امور کا مقدمات سے کرتا ہے اور اسباب سے
استدلال مواقع امور پر لاتا ہے جیسے یہ بتانا کہ مال چوری کا یا جانور گم شدہ فلان جگہہ مین ہے
طرق کہتے ہین زجر طیر کو کہ اوس سے مین یا شوم کا استنباط کرین اگر وہ داہنی طرف اوڑا
تو مبارک ہے اور جو بائین طرف اوڑا تو نامبارک ہے یا مراد طرق سے ضرب بالحصی ہے تو یہ
ایک نوع تکہن کی ہے علم نجوم مین دعوی معرفت حوادث آیندہ کا ہوتا ہے جیسے جبکی سطر وقوع ثلج
ہبوب ریاح تغیر اسعار وغیرہ اسکو اقتران وافتراق کواکب سے دریافت کرتے ہین سو یہ ایک
ایسا علم ہے جو خاص منجد اہے سوا اوسکے کوئی نہین جانتا جو کوئی اسکا دعوی کرے وہ فاسق
ہے بلکہ یہ دعوی اوسکا مؤدی بکفر ہو جاتا ہے ف ان کبائر کا بیان اور شرک وکفر ہونا
انکا رسالۂ رعایۃ الایمان مین بسبط مناسب لکھا گیا ہے شرک وکفر پر اطلاق کبائر کا بطریق
تنزل کے ہوتا ہے ورنہ یہ کبائر مثل دیگر سئیات کے نہین ہین جنسے انسان فقط عاصی وآثم
ہو جاوے بلکہ یہ کبائر ایسے ہین کہ باوجود ادعاء اسلام وایمان کے آدمی کو حقیقت ایمان واسلام
سے باہر نکال کر دائرہ کفر وشرک مین مبالنس کر بالکل جنت ومغفرت سے محروم اور مستحق جہنم
کا بنا دیتے ہین کلمہ کہنا اور نماز روزہ وغیرہ ادا کرنا سب برباد جاتا ہے ❖

باب البغاۃ

بغی سے یہ خروج کرنا امام پر اگرچہ جائز ہو ساتہہ تاویل کے جسکا بطلان یقینی ہے یا بلا تاویل
کے گناہ کبیرہ ہے قال تعالی انما السبیل علی الذین یظلمون الناس ویبغون
فی الارض بغیر الحق اولئک لہم عذاب الیم مسلم کا لفظ یہ ہے اللہ نے وحی کی ہے

مجکو وحی کی تم تواضع کرو یہانتک کہ بغی نکرے کوئی شخص کسی شخص پر اور فخر نکرے کوئی کسی شخص پر ترمذی کا لفظ بسند صحیح یہ ہے نہیں ہے کوئی گناہ لائق تر ساتھ تعجیل عقوبت کے دنیا میں علاوہ آخرت کے بغی و قطیعت رحم سے اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے بیہقی کا لفظ یہ ہے لیس شیئ مما عصی اللہ بہ ھو اعجل عقابا من البغی **قال تعالی** ان قارون کان من قوم موسی فبغی علیھم ابن النبی کی سزا قارون کو یہ ملی تھی کہ زمین میں دہس گیا یہ بغی کبر تھا یا کثرۃ المال پا مہ لبقدر ایک بالشت کے یا ظلم کرنا بنی اسرائیل پر بحکم فرعون سے **ف** بعض نے اسکے کبیرہ ہونے کی تصریح کی ہے کیونکہ اسمین مفاسد لاتحصی ہیں اسکا شر متعدی نہیں ہوکر تا ہاں ہو نا سے بتاویل ظنی البطلان ہے اوسکے لئے ایک طرح کا عذر ہوسکتا ہے اسی لئے اونکے مدبر کو قتل نہیں کیا جاتا ہے ۛ

فصل

توڑدینا بیعت امام کا بسبب نوت ہونے کسی غرض دنیوی کے گناہ کبیرہ ہے صحیحین میں ابو ہریرہ مرفوعاً آیا ہے ورجل بایع اماما لایبایعہ الا لدنیا فان اعطاہ منھا وفی وان لم یعطہ منھا لم یف یعنی اگر بیعت سے دنیا ملی تو خیر ورنہ وفا نہیں کرتا اسکی سزا حدیث مذکور میں یہ آئی ہے کہ اللہ دن قیامت کو اوس سے بات نکریگا اور نہ اوسکی طرف دیکھیگا اور نہ اوسکو پاک کریگا بلکہ اوسکے لئے تو عذاب الیم ہوگا ابن ابی حاتم کا لفظ علی سے یہ ہے کہ منجملہ کبائر کے ایک نکث بیعت بھی ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح حدیث واثر مذکور ہے اسکی تصریح بعض متاخرین نے کی ہے کیونکہ اسپر مفاسد کثیرہ مترتب ہوتی ہیں **ف** جو بیعت توبہ باتھہ پر اہل علم و معرفت کے کیجاتی ہے اوسکا توڑنا بھی کبیرہ ہے اسلئے کہ وہ درحقیقت توبہ شکنی ہے اور توبہ شکنی کبیرہ ہوتی ہے لکن زواجر میں اس بیعت خاص کا ذکر نہیں کیا ہے حالانکہ یہ کبیرہ لائق ذکر کے تھا ۛ

باب امامت عظمیٰ کا

والی امامت یا امارت ہونا باوجود خیانت نفس یا عزم خیانت کے اور سوال کرنا اسکا اور خرچ کرنا
مال کا باوجود علم یا جزم مذکور کے گناہ کبیرہ ہے حدیث عوف بن مالک میں آیا ہے کہ حضرت نے
فرمایا ہے اگر تم چاہو تو میں تمکو خبر دون امارت سے جیسے پکار کر کہا وہ کیا ہے ای رسول خدا ؟
فرمایا اول اوسکا ملامت ہے دوسری ندامت ہے تیسرے عذاب ہے دن قیامت کو مگر جسنے عدل
کیا اور وہ کیونکر عدل کریگا ساتھ اپنے اقرباء کے رواہ البزار والطبرانی بسند صحیح احمد
کا لفظ بسند ثقات یہ ہے نہین ہے کوئی آدمی جو والی ہو دس شخص یا زیادہ کا مگر آویگا پاس اللہ
کے دن قیامت کو مغلول ہو کر ہاتھ اوسکے گردن سے بندے ہونگے مسلم کا لفظ یہ ہے ابوذر
سے کہا امارت دن قیامت کو رسوائی و پشیمانی ہے مگر جسنے لیا اوسکو حق سے اور ادا کیا حق
اوسکا دوسرا لفظ یہ ہے تو حکم نکر دو آدمیون پر بھی مقدام بن معدیکرب سے فرمایا افلحت
ان مت ولم تکن امیرًا ولا کاتبًا ولا عریفًا رواہ ابو داؤد طبرانی کا لفظ ابوہریرہ سے
یہ ہے اول امارت کا ندامت ہے اوسط اوسکا غرامت ہے آخر اوسکا عذاب یوم القیامت ہے
اسکی سند حسن ہے عمر مرفوعًا کہتے ہین جو کوئی والی ہو کسی شئے کا امر مسلمین مین سے وہ
کھڑا کیا جاویگا دن قیامت کو جسر جہنم پر اگر محسن ہے نجات پائیگا اگر مسیئی ہے تو وہ جسر
پھٹ جائیگا اور وہ ستر برس تک گرتا چلا جاویگا رواہ الطبرانی یہ حدیث ابوذر سے بھی
مروی ہے **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب ہے اگرچہ اوسکی تصریح نہین دیکھی

فصل

والی کرنا کسی جائر یا فاسق کا امور مسلمین پر گناہ کبیرہ ہے ابوبکر صدیق مرفوعًا کہتے ہین جو کوئی
والی ہو کسی شئے کا امر مسلمین سے پھر امیر کیا اوسنے اونپر کسی کو محابات سے اوسپر لعنت ہے

لعنت ہے اللہ کی قبول نہین کرتا اللہ اوس سے نفل نہ فرض یہانتک کہ داخل کریگا اوسکو جہنم مین رواہ الحاکم واحمد مراد محابات سے یہ ہے کہ اپنے دوست یا قریب کو حاکم بنادے ابن عباس کا لفظ یہ ہے جسنے عامل کیا کسی شخص کو ایک جماعت مین سے اور انمین ایسا شخص ہے جس سے اللہ زیادہ راضی ہے تو اوسنے خیانت کی اللہ و رسول و مومنین کی رواہ الحاکم **ف** اسکا کبیرہ ہونا حدیث اول سے جسمین لعنت آئی ہے ظاہر ہے اسی طرح دوسری حدیث سے بہی اگرچہ تصریح اوسکی نہین دیکہی پہر دیکہا کہ بعض نے یہ تصریح کی ہے کہ قاضی اور امام کرنا غیر قابل کا اپنے اہل قرابت یا محبت مین سے کبیرہ ہے

فصل

معزول کرنا صالح کا اور والی کرنا کم رتبہ کا گناہ کبیرہ ہے بعض اہل علم نے اسکی طرف اشارہ کیا ہے اور حدیث فامر علیہم احداً محاباۃ فعلیہ لعنۃ اللہ سے استدلال فرمایا ہے

فصل

جور و ستم کرنا امام یا امیر یا قاضی کا اور دہوکا دینا رعیت کو اور جان چورانا اونکی تعتار حوائج سے جسکی طرف وہ مضطر ہین گناہ کبیرہ ہے خواہ خود احتجاب کرے یا نائب اوسکا حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ اشد مردم عذاب مین دن قیامت کے امام جائر ہوگا رواہ الطبرانی باسناد ثقات بزار کا لفظ باسناد جید امام ضلالت ہے ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ اللہ دشمن رکہتا ہے امام جائر کو مسلم کا لفظ ملک کذاب ہے یعنی جہوٹا بادشاہ حاکم کا لفظ طلحہ بن عبید اللہ سے یہ ہے کہ قبول نہین ہوتی نماز امام جائر کی الحدیث وطبرانی واحمد کا لفظ باسناد جید یہ ہے انس سے کہا حضرت نے در کعبہ پر کہڑے ہوکر فرمایا ائمہ قریش مین سے ہوتے ہین میرا حق ہے تمپر اور اونکا حق ہے تمپر مثل اسکے جب تک کہ وہ وقت طلب رحم کے رحم کرین

اور عہد کیو وفا کرین اور حکم مین عدل کرین پھر جو کوئی یہ نکرے اوسپر لعنت ہے اللہ و ملائکہ اور سارے خلق کی اس باب مین بہت سی وعیدات شدیدات آئی ہین جنکا ذکر زواجر مین کیا ہے

ف ان تینون کا کبائر ہونا صریح احادیث باب سے ہے اگرچہ بتصریح اونکی نہین دیکھی صحیحین مین آیا ہے ما من عبد یسترعیہ اللہ رعیۃ یموت یوم یموت وھو غاش لرعیتہ الاحرم اللہ علیہ الجنۃ یعنی حاکم خائن پر جنت حرام ہے بعض نے جور حکام اور اونکے غش واحتجاب کو اہل حاجات ومسکنت سے کبائر گنا ہے +

فصل

ظلم کرنا سلاطین و امرا و قضاۃ کا کسی مسلمان یا ذمی پر جیسے مال کہا جانا مارنا گالی دینا مظلوم کی مدد با وجود قدرت کے نکرنا ظالمون کے پاس جانا اونکے ظلم سے راضی رہنا اونکی مدد ظلم مین کرنا سعایت باطلہ اونکے پاس لیجانا یہ سب امور کبائر ذنوب ہین قال تعالی ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون انما یؤخرھم لیوم تشخص فیہ الابصار وقال تعالی سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون وقال تعالی ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار مراد رکون سے سکون و میل کرنا ہے طرف ظالم کے محبت سے ابن عباس نے کہا ہے تم اونکی طرف نہ جھکو محبت و نرم گفتگو و مودت سے سدی و ابن زید نے کہا ہے کہ مداہنت نکرو عکرمہ نے کہا ہے اونکی اطاعت و دوستدار نہ بنو ابو العالیہ نے کہا ہے اونکے اعمال سے راضی نہو ظاہر یہ ہے کہ مراد آیت شریف سے یہ سب معنی ہین وقال تعالی احشروا الذین ظلموا وازواجھم مراد ازواج سے اشباہ و اتباع ظلمہ ہین جو ظالمون کے ہم پیالہ ہم نوالہ ہم مقالہ رہتے ہین صحیحین مین ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہے الظلم ظلمات یوم القیامۃ مسلم مین اللہ پاک سے آیا ہے کہ اے بندو میرے مینے حرام کیا ہے ظلم کو اپنی ذات پر اور حرام کیا ہے اوسکو درمیان تمہارے سو ظلم نکرو تم ایک دوسرے پر الحدیث

طبرانی کا لفظ بسند ثقات یہ ہے دو گروہ ہین میری امت سے کہ اونکو میری شفاعت نہ پہنچیگی امام ظلوم غشوم اور ہر غالی مارق مسلم کا لفظ یہ ہے تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے کہا جسکے پاس درہم و متاع نہو فرمایا مفلس میری امت مین وہ ہے جو آویگا دن قیامت کو نماز روزہ زکوٰۃ لیکر کسی کو اوسنے گالی دی ہے کسی پر تہمت لگائی ہے کسی کا مال کھالیا ہے کسی کا خون بہایا ہے کسیکو مارا پیٹا ہے اسکے حسنات اونکو دیئے جاوینگے اگر حسنات ختم ہوگئے تو اونکے خطایا اسپر ڈالینگے پھر وہ جہنم مین پھینکدیا جاویگا **ف** زواجر مین احادیث ظلم و ذم ظلمہ و امارت سفہا وغیرہم کو مطابق ترجمۃ الباب کے جمع کیا ہے پھر کہا ہے کہ ان پانچون امر کا کبائر ہونا صریح آیات و احادیث باب سے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ بجز امر اول وغیرہ کے اور امور کی تصریح ہمنے نہین دیکھی ہے پھر ہر ایک امر کا کبیرہ ہونا ثابت کیا ہے ٭

فصل جگہ دینا اہل حادثات کو گناہ کبیرہ ہے

مراد محدثین سے وہ لوگ ہین جو کوئی مفسدہ برپا کرتے ہین جسکے سبب سے اونکو امر شرعی لازم آتا ہے **ف** اسکے کبیرہ ہونے کی تصریح جلال بلقینی نے بحدیث علی مرتضیٰ جو نزدیک مسلم کے ہے کی ہے ٭

کتاب الردۃ

کسی مسلمان کو کافر یا عدو اللہ کہنا الطور دشنام دہی کے نہ اسلئے کہ اسلام کا نام کفر رکھا ہے گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین آیا ہے جسنے پکارا کسی شخص کو ساتھ کفر کے یا عدو اللہ کہا تو یہ کہنا اوسی پر پھر آتا ہے دوسری روایت یہ ہے من رمی مومنا بکفر فہو کقتلہ **ف** یہ وعید بہت سخت ہے یعنے رجوع کفر کا قائل پر اور برابر ہونا اوسکا ساتھ قتل کے اگر یہ کہنا اسلئے ہے کہ اوسکو حیثیت اسلام کے موصوف بکفر کیا ہے اور مقتضی عداوت

خدا کا ٹھیرایا ہے تو کفر ہے اور اگر نری گالی دی ہے تو کبیرہ ہے بعض علما نے ذمی مسلم کو کبائر میں شمار کیا ہے بعض متاخرین کے نزدیک سلبہ اللہ الایمان اور مثل اسکے کہنا کفر ہے +

کتاب الحدود

سفارش کرنا کسی حد میں حدود خدا سے گناہ کبیرہ ہے ابن عمر مرفوعاً کہتے ہیں حائل ہوئی جسکی شفاعت کسی حد میں حدود خدا سے اوسنے ضد باندھی اللہ سے رواہ ابو داؤد والطبرانی بسند جید وسر الفظ طبرانی کا یہ ہے وہ ہمیشہ غضب خدا میں ہے یہانتک کہ باز رہے یہ مضمون کئی حدیثوں میں آیا ہے جنکو زواجر میں ذکر کیا ہے ف اسکا کبیرہ گناہ صریح حدیث باب ہے گو کسی نے ذکر اسکا نہیں کیا ہے کیونکہ ترک اقامت حد میں مفاسد عظیمہ ہیں +

فصل

کسی مسلمان کی ہتک حرمت کرنا اور اوسکے عیبوں کی جستجو کرنا لوگوں میں اوسے ذلیل کرنیکو گناہ کبیرہ ہے ابن ماجہ نے بسند حسن ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے جسنے ظاہر کیا عیب اپنے بھائی مسلمان کا ظاہر کریگا اللہ عیب اوسکا یہانتک کہ رسوا کریگا اوسکو اندر اوسکے گھر کے ترمذی کا لفظ ابن عمر سے یہ ہے مت ایذا دو مسلمانوں کو جستجو نکرو اونکے عیبوں کی جو کوئی تلاش کریگا عیب اپنے بھائی کا تلاش کریگا اللہ عیب اوسکا اور جسکے عیب اللہ نے تلاش کئے قریب ہے کہ رسوا کریگا اوسکو اندر اوسکی منزل کے ابن حبان کا لفظ یہ ہے لا تؤذوا المسلمین ولا تعیروھم ولا تطلبوا عثراتھم الحدیث ابو داؤد کا لفظ معاویہ سے مرفوعاً یہ ہے تو اگر جستجو کریگا عیب لوگوں کے تو تو اونکو بگاڑ دیگا یا قریب افساد کے کر دیگا ف اسکا کبیرہ گناہ ظاہر احادیث باب ہے شافعیہ کہتے ہیں زانی اور ہر مرتکب معصیت کو مستحب ہے کہ اپنے گناہ کو چھپا دے ظاہر نکرے کہ حد و تعزیر تک نوبت پہنچے بدلیل حدیث حاکم و بیہقی کے باسناد جید

باقی شیئا من هذه القاذورات فلیستر بستر الله تعالی فان من ابدٰی لنا صفحته نقم علیه الحد۔ بات حقوق خدا مین ہے صورت قتل یا قذف کے کہ اسکا اقرار کرنا لازم ہے

تاکہ استیفاء حق آدمی کیا جائے بخلاف قذف بہیمہ کے جو بطور تفکہ و مباہرت کے کیجاتی ہے

لیکن قطعاً حرام ہے بدلیل اخبار صحیحہ **ف** گواہ کو ستر کرنا درست ہے یعنے اگر ترک شہادت

مین مصلحت دیکھے تو گواہی نہ دے اور نہ دیکھے تو گواہی دے یہ ترک اوسکا مندوب ہے جبکہ

غیر پر حد واجب ہوتی ہو ورنہ گواہی رہنا ہی بہتر ہے اور جو ستار اگر توقف کریگا تو اوسکو

گواہی دینا لازم آوے گا ۱۲ منہ

فصل

المصابیح تی صلی ارکانہ مین اور ہتک محارم کا کو مغفرت کرو نہ یاد مین گناہ کبیرہ ہے ثوبان

کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے مین جانتا ہون اون قومون کو اپنی امت مین سے جو آوینگے دن

قیامت کو اعمال لیکر برابر جبال تہامہ کے چمکتے ہوئے الله اونکو بیابان منثور کر دیگا ثوبان نے کہا

بیان فرمائیے وہ کون لوگ ہین فرمایا تمہارے بھائی تمہارے ہی گوشت پوست ہین راتکو

تمہاری طرح کام کرتے ہین لیکن جب تنہا ہوتے ہین ساتھ محارم خدا کے تو ہتک کرتے ہین

رواہ ابن ماجۃ بسند رواتہ ثقات **ہ**

چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند		واعظان کین جلوه بر محراب و منبر میکنند

بزار و بیہقی کا لفظ یہ ہے کہ مہر پایہ عرش سے لٹکتی ہے سو جب کسی حرمت کا ہتک ہوتا ہے

یا معاصی عمل مین آتے ہین اور الله پر جرأت کیجاتی ہے تو الله اوس مہر کو بھیجکر اوس شخص

کے دل پر لگا دیتا ہے پھر وہ شخص بعد اوسکے کچھ نہین سمجھتا دوسرا لفظ بزار کا یہ ہے مین

پکڑے ہوئے ہون تمہاری کمر کو اور کہتا ہون بچو تم جہنم سے اور بچو تم حدود سے جب مین مر جاؤنگا

تو تمکو چھوڑ جاؤنگا الحدیث شیخین کا لفظ یہ ہے الله غیرت وار ہے الله کی غیرت یہ ہے کہ

وہ کام کرے جو اللہ نے اوسپر حرام کیا ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ ظاہر حدیث ہے اگرچہ اسکا ذکر نہین دیکھا کیونکہ جسکی عادت یہ ہے کہ حسن ظاہر سے قبیح کو چھپاتا ہے تو اوسکا ضرر عظیم ہوتا ہے وہ مسلمانون کو گویا اغوا کرتا ہے خوف وتقوی کی رسی اوسکی گردن سے کھل گئی ❊

فصل

مداہنت کرنا اقامت مین کسی حد کی حدود سے کبیرہ ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے ایک حد جو زمین پر قائم کیجاتی ہے بہتر ہے واسطے اہل ارض کے تیس دن پانی برسنے سے احمد وابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ باران چہل روز سے بھی بہتر ہے صحاح ستہ مین قصہ سفارش کرنے اسامہ بن زید کا شان مخزومیہ مین آیا ہے حضرت نے اسامہ سے کہا اتشفع فی حد من حدود اللہ پہر خطبہ پڑھا اور کہا تم سے پہلے کے لوگ اسی طرح ہلاک ہوئے کہ اونمین جب کوئی شریف چوری کرتا اوسکو چھوڑ دیتے جب کوئی وضیع چوراتا تو اوسپر حد قایم کرتے واللہ اگر فاطمہ چوری کرے تو مین اوسکا ہاتھ بھی کاٹ ڈالون **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث اخیر ہے اگرچہ اسکا ذکر نہین دیکھا سو جبکہ شفاعت کرنا حد مین کبیرہ ہے تو پہر اوس حاکم کا کیا حال ہوگا جو براہ مداہنت وتساہل کسی حد شرعی کو ترک کردیگا

فصل زنا گناہ کبیرہ ہے

اعاذنا اللہ منہ **قال تعالی** ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا **و قال تعالی** واللاتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشہدوا علیہن اربعۃ منکم **الی قولہ** واللذان یاتیانہا منکم فآذوہما **وقال تعالی** ولا تنکحوا ما نکح اباؤکم من النساء الآیہ پہلے زنا کو فقط فاحشہ وبدراہ کہا تھا پچھلے زنا کو مقت بھی فرمایا اسلئے کہ یہ افحش واقبح ہے کیونکہ باپ کی جورو مثل مان کے ہوتی ہے اور مان سے نکاح کرنا کس

کی بیحیائی و قباحت ہے حتےٰ کہ اہل جاہلیت بھی اوسکو اقبح مساعی جانتے تھے مراتب قبح کے تین
ہو رہتے ہین عقلی شرعی عادی فاحشہ اشارہ ہے طرف نوع اول کے مقت طرف نوع ثانی کے
ساء سبیلاً طرف نوع ثالث کے سو جس کسی مین یہ سب قبائح جمع ہوئے وہ نہایت درجہ قبح کو
پہنچ گیا مراد فاحشہ سے اس جگہ بالاجماع زنا ہے زنا مین چار گواہ واسطے رکھے ہین کہ مدعی پہ
تغلیظا ور مبالغہ بستر ہو یہی حکم توریت و انجیل مین بھی ہے حدیث مین آیا ہے جب مرد پاس
مرد کے گیا تو وہ دونون زانی ہین اور جب عورت پاس عورت کے گئی تو وہ دونون زانیہ ہین
ثیب مرجوم ہے اور بکر مجلود زنا مین چھ باتین ہین دنیا مین رونق چہرہ کی جاتی رہتی ہے محتاجی
آتی ہے عمر کم ہوتی ہے آخرت مین اللہ کا غصہ اور سوء حساب اور عذاب نار ہے زن ہمسایہ سے
زنا کرنا اور بھی زیادہ بدتر ہے اس بارہ مین تغلیظ شدید آئی ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ اللہ طرف
شیخ زانی اور عجوز زانیہ کے نظر نکریگا بزار کا لفظ باسناد جید یہ ہے کہ شیخ زانی جنت مین نہ جائیگا
شیخین کا لفظ یہ ہے زانی وقت زنا کے مومن نہین ہوتا ہے صحاح و سنن کا لفظ یہ ہے کہ
حلال نہین ہے خون کسی مسلمان کا مگر ثیب زانی کا الخ طبرانی کا لفظ یہ ہے زانیون کے منھ
آگ سے بھڑکتے ہونگے حضرت نے مرد و عورت زناۃ و زوانی کو تنور آگ مین برہنہ دیکھا تھا
یہ قصہ حدیث مین مفصل آیا ہے زنا کو ہمراہ شرک کے ذکر کیا ہے حدیث ابو موسی مین آیا ہے
مدمن خمر کو نہر غوطہ سے پانی پلائینگے پوچھا نہر غوطہ کیا ہے فرمایا ایک نہر ہے جو شرمگاہ زنان
مومسات سے جاری ہوگی اہل نار اوسکی بدبو سے ایذا پائینگے مومسات کہتے ہین کسبیون کو
خرائطی کا لفظ یہ ہے مقیم زنا پرمثل بت پرست کے ہے اسمین شک نہین کہ زنا نزدیک اللہ
پاک کے اشد و اعظم ہے شرب خمر سے بیہقی کا لفظ یہ ہے جب مین معراج مین گیا میرا گزر بعضے
مردون پر ہوا جنکی کھال آگ کی قینچیون سے کتری جاتی تھی مینے کہا یہ کون لوگ ہین جبرئیل علیہ السلام
نے کہا یہ وہ لوگ ہین جو زنا کرنیکے لئے بنتے سنورتے تھے پھر مین ایک کنوئین پر گزرا اوس سے
بہت بری بدبو آتی تھی وہان سے آوازین سنین پوچھا یہ کون ہین کہا یہ وہ عورتین ہین جو

واسطے زنا کے آرایش کرتی تہین اور اونکے وہ فعل تھے جو اونکو حلال نہ تھے احمد کا لفظ لبسند حسن یہ ہے میری امت ہمیشہ خیریت سے رہیگی جب تک کہ اونمین رواج زنا کا نہوگا جب رواج ہوگا تو قریب ہے کہ اللہ اون سب کو عذاب کرے **ف** اسکا کبیرہ ہونا مجمع علیہ ہے مطلق زنا قتل سے بڑہکر ہوتا ہے چہ جائیکہ زنا بزن ہمسایہ کے کہ وہ اقبح انواع فاحشہ ہے احیاء العلوم مین زنا کو لواطہ سے بہی اکبر کہا ہے کیونکہ زنا مین شہوت جانبین سے داعی ہوتی ہے اس وجہ سے زنا کثیر الوقوع عظیم الضرر ہوتا ہے انساب مین اختلاط پڑتا ہے اور لواط مین داعیہ شہوت کا جانبین سے نہین ہوتا ہے انتہی زنا ہرچند ساتھہ زن ہمسایہ کے اور ساتھہ ذات رحم اور اجنبیہ کے کبیرہ ہے لکن ماہ رمضان اور بلد حرام مین فاحشہ عظیمہ ہے اور اعظم زنا علی الاطلاق زنا ساتھہ محارم کے ہے حاکم کا لفظ مرفوع یہ ہے جو کوئی واقع ہو اوپر ذات محرم پر اوسکو قتل کرو زنا کے مراتب مین زنا ساتھہ اجنبیہ کے جسکا شوہر نہین ہے عظیم ہے اس سے اعظم تر وہ زنا ہے جو شوہر والی سے کیا جاتا ہے اوس سے بڑہ کر وہ زنا ہے جو محرم کے ساتھہ ہوتا ہے زنا ثیب کا اقبح تر ہے زنا ہی بکر سے بدلیل اختلاف حدود کے اور زنا شیخ کا بوجہ کمال عقل کے اقبح تر ہے زنا ہی شباب سے اور زنا آزاد و عالم کا اقبح تر ہے زنا ہی قن و جاہل سے *

فصل

لواط کرنا اور بہیمہ کے پاس جانا اور عورت اجنبیہ کے دبر مین آنا گناہ کبیرہ ہے جابر بن عبد اللہ مرفوعًا کہتے ہین بڑا ڈر جسکا اپنی امت پر عمل قوم لوط کا ہے رواہ ابن ماجۃ والترمذی وقال حسن غریب والحاکم وصححہ طبرانی کا لفظ یہ ہے جب کثرت سے لوطیت ہوگی تو اللہ اپنا ہاتھہ خلق سے اوٹھا لیگا پروا نکریگا کہ کس جنگل مین وہ ہلاک ہوگئے دوسرا لفظ طبرانی کا بسند صحیح یہ ہے ملعون ہے وہ جو قوم لوط کا سا کام کرے تین باریون ہی فرمایا ابن حبان و بیہقی کا لفظ یہ ہے لعنت کرے اللہ اوسپر جو عمل کرتا ہے قوم لوط کا سا تین بار اسیطرح کہا

دوسرا لفظ طبرانی وبیہقی کا یہ ہے چار آدمی ہین جو صبح و شام کرتے ہین اللہ کے غضب و سخط مین اونمین ایک وہ ہے جو پاس بہیمہ کے آتا ہے اور پاس مردون کے جاتا ہے یعنی فاعل بہیمہ اور لوطی ابوداؤد و ترمذی وابن ماجہ وبیہقی کا لفظ باسناد صحیح یہ ہے جسکو تم پاؤ کہ وہ عمل قوم لوط کا کرتا ہے تو قتل کرو فاعل مفعول دونون کو ابوداؤد وغیرہ کا لفظ یہ ہے من اتی بہیمۃ فاقتلوہ واقتلوها معہ طبرانی کا لفظ یہ ہے تین آدمی ہین جنکی شہادت لا الہ الا اللہ قبول نہین ہوتی ہے راکب مرکوب راکبہ مرکوبہ امام جائر ترمذی ونسائی وابن حبان کا لفظ یہ ہے نظر نہین کرتا اللہ طرف اوس مرد کے جو آتا ہے پاس مرد یا عورت کے اوسکی دبر مین احمد و بزار کا لفظ باسند صحیح یہ ہے کہ یہ لواطت صغریٰ ہے یعنی مرد کا پاس عورت کے اوسکی دبر مین جانا ابو یعلی کا لفظ باسناد جید یہ ہے تم شرماؤ اللہ بیان حق سے نہین شرم کرتا مت آؤ پاس عورتون کے اونکی دبر مین طبرانی کا لفظ بسند ثقات یہ ہے نہی عن محاش النساء دارقطنی کا لفظ یہ ہے لا یحل ما تاتی وحشو تہن طبرانی کا لفظ یہ ہے لعن اللہ الذین یاتون النساء فی محاشهن دوسرا لفظ طبرانی کا بسند ثقات یہ ہے من اتی النساء فی اعجازهن فقد کفر ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے لا ینظر اللہ الی رجل جامع امرأۃ فی دبرها احمد کا لفظ یہ ہے ملعون من اتی امرأۃ فی دبرها اسکے سوا اور بہت حدیثین اس باب مین آئی ہین ❊

ف ان تینون کا کبائر ہونا مجمع علیہ ہے اللہ نے انکا نام فاحشہ وخبیثہ رکھا ہے انکی امتون پر جو عقوبت اس گناہ پر کی تھی اوسکا ذکر فرمایا ہے صحابہ کا اجماع ہے قتل فاعل پر مگر کیفیت قتل مین اختلاف ہے ابو ہریرہ نے کہا ہے من اتی صبیا فقد کفر ❊ ابن عباس نے کہا ہے لوطی جب بغیر توبہ کے مر جاتا ہے تو قبر مین مسخ ہو کر سور ہو جاتا ہے کہا ہے کہ لوطی تین طرح کے ہوتے ہین ایک فقط نظرباز ہین دوسرے مصافحہ کرتے ہین تیسرے یہ کام کرتے ہین حسن بن ذکوان نے کہا ہے تو اولاد اغنیاء کے پاس مت بیٹھ اونکی صورتین مثل کنواری لڑکیون کے ہین اور انکا فتنہ عورتون کے فتنے سے سخت تر ہے بہت سے علما

خلوت کو ساتھ امرد کے گھر دکان مین حرام کہا ہے ٭

فصل مساحقت کرنا عورتون کا گناہ کبیرہ ہے

مساحقت یہ ہے کہ عورت عورت سے ویسا کام کرے جیسا کہ مرد مرد سے کرتا ہے اسکو بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے بدلیل حدیث السحاق زنا النساء بینھن وبدلیل حدیث راکبہ ومرکوبہ ٭

فصل

وطی کرنا شریک کنیز کا کنیز مشترکہ سے یا زوج کا زوجہ مردہ سے یا وطی کرنا نکاح مین بلا ولی وشہود کے یا نکاح متعہ مین یا وطی کرنا مستاجرہ سے یا روکنا کسی عورت کا واسطے کسی مرد زانی کے یہ پانچون امر کبائر ہین اگرچہ ذکر انکا نہین دیکھا ہے لکن یہ سب ظاہر ہین گو یہ بات ہو کہ اسکا نام زنا نہ کہا جاوے اس وجہ سے کہ انپر جلد و رجم نزدیک بعض ائمہ کے نہین ہے حاصل یہ ہے کہ جو شبہ مقتضی اباحت نہین ہے وہ مفید نہین ہوتا ہے مگر رفع حد کو نہ زوال اسم کبیرہ کو اسلئے کہ یہ امر منہی لنظر بحیثیت حرمت مغلظۂ زنا ہے اوسپر ترتیب فحش شنیع واختلاط انساب کی ہوتی ہے ابن عبد السلام نے کہا ہے جسنے کسی عورت کو ایسے شخص کے لئے روک رکھا ہے جو اوس سے زنا کریگا تو کچھہ شک نہین ہے کہ اسکا مفسدہ اکل مال یتیم کے مفسدہ سے بھی اعظم ہے زنا با کراہ سے زنا مباح نہین ہوتا ہے لکن اس شبہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے ٭

فصل چوری کرنا گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیہما جزاء بما کسبا نکالا من اللہ حدیث مین آیا ہے لا یسرق السارق حین یسرق وھو مومن رواہ السنة دوسری حدیث مین آیا ہے لعن اللہ السارق یسرق البیضة فتقطع یدہ الحدیث ف سرقہ کا

کبیرہ ہونا متفق علیہ اہل علم ہے صریح منافات و حدیث ہے حلیمی نے کہا ہے سرقہ کبیرہ ہے
لینا مال کا راہ رس ہے فاحشہ ہے جو اسکا ہے تا رفتہ کا صغیرہ ہے ناحق مال لینا لوگون کا کبیرہ ہے
بکراہ و قہر لینا فاحشہ ہے اسی طرح قمار سے مال لینا حرام ہے سارق و غاصب و غیرہما کو بات
اوس مال کے جو ناحق لیا ہے توبہ کرنا نفع نہین دیتا ہے ہان اگر مال ماخوذ پھیر دے تو توبہ
نافع ہوگی +

فصل

راہزنی یعنی راہ کو خوفناک کرنا گو کسی کو قتل نکرے اور کسی کا مال نلے گناہ کبیرہ ہے
قال اللہ تعالی انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون
فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیہم وارجلہم من خلاف
او ینفوا من الارض ذلک لہم خزی فی الدنیا ولہم فی الآخرۃ عذاب عظیم
الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیہم اس آیت مین ذکر محاربہ کا ساتھ اللہ و رسول
کے کیا ہے یہی حکم محاربہ کا ساتھ جملہ مسلمین کے بھی ہے یہ آیت حق مین قطاع الطریق
کے اوتری ہے اونکی سزا جزا کو دارین مین مشتمل ہے عام ہے حق مین ہر راہزن صحرا و شہر
کے اوزاعی و مالک و لیث و شافعی کا یہی قول ہے بلکہ شہر مین راہزنی کرنے کا گناہ بڑا
ہے اختلاف مکان سے یہ حد مختلف نہین ہوتی ہے جسطرح کہ سائر حدود کا حال ہے اسی طرح
ہے محمد و ابو حنیفہ کہتے ہین شہر کے راہزن قطاع نہین ہوتے ہین قول اول اولی ہے ف
اسکو ایک جماعت نے کبیرہ کہا ہے لیکن جدون اوس غایت کے جو تحریر فصل مین مذکور ہے
مگر آیت نص ہے ترجمہ پر اسلیے کہ اللہ پاک نے ہر نوع پر انواع سابقہ سے حکم لگایا ہے نسبت
اخافت طریق کو مستقر رکھا ہے پھر معلوم ہوا کہ بعض علما نے تصریح کی اس بات کی کہ مجرد
قطع طریق و اخافت سبیل ارتکاب کبیرہ ہے پھر مال کا لینا یا زخمی و مقتول کرنا تو بالا ولی

کبیرہ شمیر لیکا حالانکہ غالب قطاع تارک نماز ہوتے ہین مال ماخوذ کو خمر و زنا وغیر ذلک مین خرچ کرتے ہین

فصل

پینا شراب کا مطلقاً اور دیگر مسکرات کا اگرچہ ایک ہی قطرہ کیون نہو اگر شافعی مذہب ہے اور عصر و اعتصار خمر کا اور مسکر کا اور لادنا لدا دینا واسطے شرب و مقتی کے اور بیع و شرا کرنا اوسکی قیمت کہانا اور واسطے پینے کے طلب کرنا اور خمر یا مسکر کا رکھ چھوڑنا یہ سب کبائر ہین یہ سب بارہ کبیرہ ہوئے خمر مین اور سارے مسکرات مین سوای خمر کے یہی کبائر جاری ہوتے ہین **قال تعالی** قل فیھما اثم کبیر و منافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما عمر نے کہا ہے خمر وہ ہے جو عقل کو چھپا وے اسی لئے حدیث شیخین و اہل سنن مین آیا ہے ہر مسکر خمر ہے ہر مسکر حرام ہے احمد و ابو یعلی کا لفظ یہ ہے کہ الا کل مسکر خمر و کل خمر حرام دوسری حدیث مین آیا ہے ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام تیسر لفظ یہ ہے ما اسکر الفرق منہ فمل الکف منہ حرام ابو داؤد کا لفظ یہ ہے منع کی آنحضرت نے ہر مسکر و مفتر سے خطابی نے کہا ہے مفتر ہر وہ شراب ہے جو مورث فتور و خدر ہو اعضا مین سو یہ علت ساری انبذہ مین موجود ہوتی ہے وہ سب اسکی نظائر ہین تحریم خمر مین چار آیتین آئی ہین مفاسد خمر کے بیشمار ہین **حکایت** ابن ابی الدنیا کہتے ہین میر اگذر ایک مست پر ہوا وہ اپنے ہاتھ پر پیشاب کر کے مثل وضو کے اپنے منہ ہاتھ کو اوس بول سے دہوتا تھا اور کہتا تھا الحمد للہ الذی جعل الاسلام نورا والماء طہورا صحیحین مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے لا یشرب الخمر حین یشرب وھو مؤمن ابو داؤد کا لفظ یہ ہے لعنت کرے اللہ خمر و شارب و ساقی و مبتاع و بائع و عاصر و معتصر و حامل و محمول الیہ خمر پر ابن ماجہ نے آکل ثمن اور زیادہ کیا ہو منذری کی روایت مین بسند ثقات در بارۂ خمر دس آدمی پر لعنت آئی ہے ایک اونمین مشتری ہے بمعنی مبتاع ابو داؤد کا لفظ یہ ہے جو خمر بیچے اوسکو چاہئے کہ خنازیر کو بھی حلال کر لے یعنی حرمت و اثم مین یہ دونون برابر ہین جیسے شراب پینا ویسے سور کہانا احمد کا لفظ

اسنادہ صحیح و ابن حبان و حاکم کا لفظ باسناد صحیح یہ ہے کہ میرے پاس جبرئیل نے آکر کہا اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بیشک اللہ نے لعنت کی ہے خمر پر اور عاصر و معتصر و شارب و حامل و محمول الیہ و
بائع و مبتاع و ساقی و مستقی پر دوسرا لفظ احمد و ابن ابی الدنیا کا یہ ہے رات کریگی ایک قوم اس امت
سے طعم و شرب و لہو لعب پر صبح کو مسخ ہو کر بندر سؤر بنجائیگی الحدیث بطولہ اشاعۃ لاشراط الساعۃ
مین اس حدیث کا مصداق بتقریب وسائل ذکر کیا ہے حاکم کا لفظ یہ ہے جو زنا کرتا ہے اور شراب
پیتا ہے تو اوتار لیتا ہے اللہ اوس سے ایمان کو جیسے انسان اپنا پیرہن سر سے اوتار لیتا ہے
طبرانی مین آیا ہے مسلمان اوس دستر خوان پر نہ بیٹھے جسپر دور خمر کا ہوتا ہے ابن حبان کا لفظ
یہ ہے مدمن خمر جنت مین نہ جائیگا حاکم کا لفظ یہ ہے کہ نہر غوطہ سے پانی پلایا جائیگا وہ ایک نہر ہے
جو شرمگاہ سے حرامکار عورتون کے جاری ہوگی اہل نار اوسکی بدبو سے ایذا پائینگے احمد کا لفظ
بسند صحیح یہ ہے کہ مدمن خمر اگر مر جائیگا تو اللہ سے مانند بت پرست کے ملیگا صحابہ شراب کو اکبر
شرک کے رکھتے تھے حدیث ابو الدردا مین خمر کو مفتاح ہر شر فرمایا ہے رواہ ابن ماجہ و
نیز احمد مین احادیث ذم خمر کو جمع کیا ہے **ف** ان سب کا کبائر ہونا صریح احادیث باب سے
خاص خمر کا ایک قطرہ پینا بالاجماع کبیرہ ہے ساری مسکرات اس بارہ مین ملحق بخمر ہین خمر کا نام
اکبر الکبائر و ام الخبائث بھی آیا ہے ام الفواحش بھی فرمایا ہے **حکایت** فضیل بن عیاض
کہتے ہین کہ مین نزدیک ایک اپنے شاگرد کے وقت احتضار کے گیا تھا اوسکو تلقین شہادت کرتا تھا
اوسکی زبان نہ کھلتی تھی جب مکرر کہا تو اوس نے کہا مین اس کلمہ کو نہین کہتا مین اس سے بری ہون
وہ مرگیا یہ روتے ہوئے باہر آئے بعد ایک مدت کے اوسکو خواب مین دیکھا کہ آگ مین گھسیٹا جاتا ہے
کہا اے مسکین تجھسے معرفت کس طرح چھین لیگئی کہا اے استاد مین بیمار رہتا ایک طبیب نے مجھسے
کہا تھا ہر سال ایک پیالہ شراب کا پی لیا کر اگر تو ایسا نکریگا تو بیماری تیری باقی رہیگی مین ہر سال بطور
دوا کے ایک پیالہ پی لیا کرتا تھا انتہی اسے جبکہ انجام شرب کا واسطے تداوی کے یہ ہوا تو حال شرابی
کا خدا جانے کیا ہوگا نسأل اللہ العافیۃ من کل بلاء ومحنۃ **حکایت** بعض

تابعین سے سبب توبہ کا پوچھا کہا مین نباش قبور تھا مینے قبور مین ایسے لوگ دیکھے جنکے منہ قبلہ سے پھرے تھے مینے اونکے گھر والون سے پوچھا او نہون نے کہا وہ لوگ دنیا مین شراب پیتے تھے بغیر توبہ کے مرگئے **حکایت** بعض صلحا نے کہا ہے کہ میرا بیٹا مرگیا مینے بعد ایک مدت کے اسکو خواب مین دیکھا سر سفید ہوگیا تھا مینے کہا اے بیٹے مینے تجکو کم عمر کا دفن کیا تھا تو کس طرح بوڑھا ہوگیا کہا ای باپ جب تو نے مجکو دفن کیا تو میرے پہلو مین ایک شرابی مدفون ہوا دوسیر آگ نے ایک ایسی چیخ ماری جس سے کوئی طفل نہ بچا کہ بوڑھا نہین ہوگیا **حکایت** ایک جوان نزدیک عبد الملک بن مروان کے غمگین اور روتا ہوا آیا کہا ای امیر المومنین مینے ایک گناہ عظیم کیا ہے میری توبہ قبول ہو سکتی ہے کہا تیرا کیا گناہ ہے کہا بہت بڑا گناہ ہے کہا توبہ کر اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے اور سیئات کو معاف کر دیتا ہے کہا مین نباش قبور تھا عجائب امور مینے دیکھے پوچھا کیا دیکھا کہا مینے ایک قبر کو کھودا مردہ کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا تھا مین ڈرکر باہر نکلا ایک شخص نے قبر کے اندر سے مجھے پکار کر کہا تو نہین پوچھتا کہ اسکا منہ قبلہ سے کیون پھرا ہے مینے کہا اچھا بتا کیون پھرا ہے کہا یہ نماز کا استخفاف کرتا تھا یہ اوسکی جزا ہے دوسری قبر کھودی اوسکا منہ سور کا ہوگیا تھا وہ طوق زنجیرون مین گرفتار تھا مین ڈرکر بھاگا کسی نے مجھسے کہا تو اسکے عمل سے سوال نہین کرتا مینے کہا اسکو کیون عذاب ہوا کہا یہ شرابخوار تھا بے توبہ مرگیا تیسری قبر کھودی وہ زمین مین آگ کی میخون سے بندہا تھا زبان پشت کی طرف سے باہر نکلی تھی مین ڈرکر پھرا کہا اسکا حال نہین پوچھتا ہے مینے کہا کیا حال تھا کہا پیشاب سے احتراز نہین کرتا تھا اور چغلخور تھا چوتھی قبر کھودی وہ شعلۂ آگ مین پڑا ہوا تھا مین ڈرکر بھاگا کسینے کہا تو اسکا حال نہین دریافت کرتا مینے کہا کیا حال ہے کہا یہ تارک نماز تھا پھر ایک پانچوین قبر کو کھودا دیکھا مد بصر تک کشادہ ہے نور چمک رہا ہے مردہ ایک پلنگ پر آرام سے سو رہا ہے اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہے سہرا بندہ رہا ہے مجکو اوس سے ڈر لگا مینے نکلنا چاہا مجھسے کہا گیا تو اسکے حال سے سوال نہین کرتا کہ یہ اکرام اسکا کس سبب سے ہوا مینے کہا کہو کہا یہ ایک جوان طالع تھا طاعت و عبادت مین

اسنے نشوونما پایا صحبت الملک سے یہان سنکر کیا ان فی ذلک لعبرة للعاصین وبشارة للمطیعین
جعلنا اللہ ممن اطاعہ فرضی عنہ بمنہ وکرمہ آمین ✦

فصل

حملہ کرنا معصوم پر بارادہ قتل یا مذلل یا انتہاک حرمت بنیع یا ارادہ ترویع وتخویف کے گناہ کبیرہ ہے
مسلم مین ابو ہریرہ سے مرفوعًا آیا ہے من اشار الی اخیہ بحدیدة فان الملائکة تلعنہ
حتی ینتھی وان کان اخاہ لابیہ وامہ شیخین کا لفظ ابو بکر صدیق سے یون ہے جب متوجہ
ہوتے ہین دو مسلمان اپنی تلوارین لیکر تو قاتل ومقتول دونون آگ مین ہین دوسرا لفظ یہ ہے
دو مسلمانون مین جب ایک اپنے بھائی پر ہتھیار لیکر حملہ کرتا ہے تو وہ دونون کنارہ جہنم پر ہوتے
ہین پھر جب ایک نے دوسرے کو قتل کر ڈالا تو دونون جہنم مین جاتے ہین ابو داؤد کا لفظ بسند
صحیح یہ ہے حلال نہین ہے کسی مسلمان یا مومن کو کہ ڈراوے کسی مسلمان کو بزار وطبرانی وابن حبان
کا لفظ یہ ہے لا تروعوا المسلم فان روعة المسلم ظلم عظیم طبرانی وابو الشیخ کا لفظ یہ ہے
من نظر الی مومن او مسلم نظرة یخیفہ فیہا بغیر حق اخافہ اللہ یوم القیامة
ف ان سب کا کبائر ہونا صریح احادیث باب سے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ اسکا ذکر نہین کیا
لیکن ائمہ شافعیہ نے خون صائل علی الشیٔ کو انھین سے یاد کیا ہے کبھی اوسکے خون کو واسطے
مصول علیہ کے مباح کہا ہے اور کبھی دفع کرنا صائل کا اوسپر واجب بتایا ہے دفع احق نافعت
کرے جب بغیر مارے نہ بنے تو بقتل دفع کرے اس صورت مین خون اوسکا ہدر ہوگا مصول علیہ
پر قصاص نہ آویگا نہ دیت نہ کفارہ یہ اظہار صریح ہے فسق مین اسلئے کہ صیال جب نہ مدرد م ٹہیرا
تو فسق بالا والی ہوگا یہ حسب منا کہ احادیث نہ آتی اب تو اس بارہ مین احادیث بھی آچکی ہین
بلکہ حدیث مسلم نص ہے اس بارہ مین ایک شخص نے کہا امی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بتاؤ اگر کوئی آدمی میرا مال لینا چاہے تو مین کیا کرون فرمایا مت دے کہا اگر وہ مجھسے

مقاتلہ کرے کہا تو بھی اوس سے قتال کر کہا اگر وہ مجکو مار ڈالے فرمایا تو شہید ہے کہا اگر مین اوسکو
مار ڈالون فرمایا وہ آگ مین ہے نسائی کا لفظ یہ ہے فان قتلت ففی الجنۃ وان قتلت
ففی النار یہ بھی حدیث مین آیا ہے من قتل دون مالہ فھو شھید ومن قتل
دون دمہ فھو شھید ومن قتل دون دینہ فھو شھید ومن قتل دون
اھلہ فھو شھید یعنی جو کوئی مارا گیا مال خون دین بی بی کے بچانے مین وہ شہید ہے بعض متاخرین
شافعیہ نے ہتھیار سے ڈرانے کو کبیرہ گنا ہے +

فصل

جھانکنا کسی گھر مین روزن وغیرہ سے بغیر اوسکے اذن کے اوسکی حرم کو گناہ کبیرہ ہے صحیحین
مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے جسنے جھانکا گھر مین کسی قوم کے بغیر اونکے اذن کے تو حلال
ہے اونکو کہ اوسکی آنکھ مین پھوڑ ڈالین ابو داؤد کا لفظ یہ ہے کہ اگر آنکھ پھوڑ ڈالی ہے تو ہدر ہے
یعنی اوسکا قصاص نہین ہے نسائی کا لفظ یہ ہے فلا دیۃ ولا قصاص احمد کا لفظ بسند صحیح
یہ ہے جس آدمی نے پردہ اوٹھا کر اپنی نظر داخل کی قبل اذن کے اوسنے حد کا کام کیا اوسکو
حلال نہین کہ اب وہ آوے اور اگر کسی نے اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالی تو وہ رائگان گئی ہان اگر ایک
آدمی کا گذر دروازہ خانہ پر ہوا اور وہ در بے پردہ تھا اوسنے اوس گھر کی عورت کو دیکھ لیا
تو یہ خطا اوسپر نہین ہے گھر والون کی خطا ہے صحیحین مین ہے کہ ایک شخص نے حضرت کے حجرہ
مین جھانکا آپ سر مین کنگھی کر رہے تھے فرمایا اگر مین جانتا کہ تو دیکھتا ہے تو مین اس سے تیری
آنکھ کو زخمی کرتا استیذان اسی بصر کے لئے مقرر کیا گیا ہے **ف** اسکا کبیرہ گنا صریح احادیث
بابت ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ ذکر اوسکا نہین دیکھا کیونکہ ہدر چشم صریح دلیل ہے اس فعل
کے فسق ہو جانے پر گویا یہ فعل حد ہے اوسکے جرم کی اور حد امارات کبیرہ سے ہے +

فصل

سننا اوس بات کا جسپر لوگ مطلع ہوے نکر وہ رکھتے ہیں گناہ کبیرہ ہے بخاری مین ابن عباس سے مرفوعًا آیا ہے من استمع الی حدیث قوم وھم لہ کارھون صب فی اذنیہ الآنک یوم القیامۃ **ف** یہ حدیث صریح ہے کبیرہ ہونے مین اس کام کے اور ظاہر ہے اگرچہ [illegible] ذکر کیا ہے حدیث مین لا تجسسوا ولا تحسسوا آیا ہے معنی تجسس و تحسس کے طلب معرفت اخبار ہے کیسے کہا تجسس یہ ہے کہ اپنی ذات سے سنے تحسس یہ ہے کہ دوسرے سے پوچھے غرض کہ انسان کو استراق سمع کرنا مانو غیرہ سے ممنوع و مذموم ہے۔

فصل

ترک کرنا ختان مرد یا عورت کا بعد بلوغ کے گناہ کبیرہ ہے بعض نے اسکا ذکر کیا ہے کیونکہ اسمین مفاسد ہین از انجملہ ایک ترک نماز ہے اسلئے کہ غیر مختون کا استنجا بغیر غسل حشفہ کے صحیح نہین ہوتا ہے اور غیر مختون مین اسمین تساہل کرتے ہین تو ان کی نماز صحیح نہین ہوتی گویا متضمن کبیرہ ہی بات ہے ہان ترک ختان کا حق مین انکی کبیرہ کے لا وجہ ہے بعض شراح منہاج نے کہا ہے کہ ختان واجب ہے ترک کرنا اوسکا اغلب کبیرہ ہے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ یہ حکم حقیقی کبیرہ کے سے نہ اتنی کے فقط۔

کتاب الجہاد

ترک کرنا جہاد کا وقت تعین کے اس طرح پر کہ اہل حرب دار الاسلام مین گھس آوین یا کسی مسلمان کو پکڑ لیں اور اوسکا چھوڑانا ممکن ہو اور ترک کرنا لوگون کا جہاد کو سرے سے اور ترک کرنا اہل اقلیم

کا تحصین سرحدات کو اسطرح پر کہ خوف استیلاء کفار کا ہو گناہ کبیرہ ہے قال تعالیٰ
ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ ابن عباس وجمہور و بخاری کا مذہب یہ ہے کہ مراد ترک
نفقہ ہے حاجات جہاد میں ایسا نہ کہ اعداء مستولی ہو جاتین اور انکو ہلاک کر دین اور بعض نے
کہا ہے مراد اسراف ہے نفقہ مین بعض نے کہا مراد سفر الی الجہاد ہے بلا نفقہ بعض نے کہا مراد تنہا
جہاد کرنا ہے جس سے تعرض بہلاک ہو یا گھس پڑنا حرب مین بغیر حصول کسی نکایت عدو کے کہ
یہ قاتل نفس بنتا ہے بعض نے کہا احباط انفاق ہے جہاد مین ریا و سمعہ سے کسی نے کہا قنوط
ہے کہ گناہ کر کے ناامید ہو جائے خیال کرے کہ اب کوئی عمل نافع نہوگا اسلئے معاصی مین منہمک
ہو جاسلے یا انفاق خبیث کرے الی غیر ذلک طبری نے کہا یہ آیت عام ہے ان سب معانی
مین کیونکہ لفظ سب کو محتمل ہے ترمذی مین قصہ ابو ایوب کا مدینہ روم مین آیا ہے کہ اونھون نے
کہا تھا مراد تہلکہ سے اقامت ہے اموال اور اوسکی اصلاح پر اور ترک کرنا غزو کا ابوداؤد و ابن ماجہ
کا لفظ یہ ہے من لم یغز ولم یجھز غازیا او یخلف غازیا فی اھلہ بخیر اصابہ اللہ
تعالیٰ بقارعۃ قبل یوم القیامۃ ترمذی و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے من لقی اللہ بغیر اثر
من جہاد لقی اللہ وفیہ ثلمۃ طبرانی کا لفظ بسند حسن یہ ہے ما ترک قوم الجہاد
الا عمھم اللہ تعالیٰ بالعذاب ف کبیرہ ہونا ان تینون کا ظاہر ہے اسلئے کہ ہر ایک
امر سے ان امور مین سے فساد عائد علی الاسلام وعلی اہل الاسلام حاصل ہوتا ہے جسکا تدارک
نہین ہو سکتا اسی پر وعید شدید آیت و احادیث محمول ہے فتامل ذلک فانی لم ار احدا تعرض
لذلک مع ظھورہ انتھی کلام الزواجر

فصل

ترک کرنا امر بمعروف نہی عن المنکر کا باوجود قدرت کے یعنی حصول امن کے نفس و مال پر اور رجحان
قبول کی رو سے گناہ کبیرہ ہے قال تعالیٰ والمؤمنون والمؤمنات بعضھم اولیاء بعض

يامرون بالمعروف وينهون عن المنكر تا آخر آيات اس آيت سے يہ بات سمجھائی كہ
ہجرت سے ان دونوں کے امر و نہی مرد مومنین سے جدا ہوتا ہے قرطبی نے کہا ہے یہ فرق رکھا ہے
اللہ نے درمیان مومنین و منافقین کے ترک انکا تعاون سے اثم پر اور اس سے منع
کیا ہے حق میں بنی اسرائیل کے فرمایا ہے لعن الذين كفروا من بنی اسرائیل علی لسان
داؤد وعیسی بن مریم ذلك بما عصوا وكانوا يعتدون كانوا لا يتناهون
عن منكر فعلوه لبئس ما كانوا يفعلون یہ نہایت درجہ کی تہدید و تشدید ہے مسلم میں حدیث
ابو سعید خدری سے مرفوعا آیا ہے جو کوئی دیکھے تم میں کسی منکر کو تو چاہیے کہ تغییر کرے اوسکو
اپنے ہاتھ سے اگر نہ کر سکے تو اپنی زبان سے اور یہ بھی نہ کر سکے تو دل سے یہ اضعف ایمان ہے
اسی کے لگ بھگ نسائی نے بھی روایت کیا ہے ابو داؤد و ترمذی کا لفظ یہ ہے افضل جہاد
کلمہ حق ہے نزدیک سلطان جائر کے ترمذی میں آیا ہے کہ جب بنی اسرائیل معاصی میں پڑے
تو علما نے اونکو منع کیا جب اونہوں نے نہ مانا تو اونکے ساتھ مجالس میں بیٹھنے لگے پھر تو
ہم پیالہ ہوگئے اللہ نے بعض کے دل بعض پر مارے زبان داؤد وعیسی بن مریم پر اونکو لعنت
کی نسائی کا لفظ ابوبکر صدیق سے یہ ہے لوگ جب ظالم کو دیکھیں اور اوسکا ہاتھ نہ پکڑیں
تو قریب ہے کہ اللہ ان سب پر اپنا عقاب کرے دوسرا لفظ نسائی کا یہ ہے القوم اذا
راؤا المنكر فلم يغيروه عمهم الله بعقاب زواجر میں اس باب کی احادیث کو جمع کیا ہے

ف ان تینوں کا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب سے بوجہ وعیدات شدیدات زواجر میں ترک
امر و نہی اور عود کبائر و صغائر کو نسبت سے ذکر کیا ہے پھر کہا ہے کہ وجوب امر و نہی کا شامل
ہے ہر آزاد و رق و ذکر و انثی کو لیکن یہ وجوب علی الکفایہ ہے **لقوله تعالى** ولتكن
منكم امة اگر فرض عین ہوتا تو لتکن نہ فرمایا جاتا ہاں کبھی فرض عین بھی ہو جاتا ہے جیسے
ایسی جگہ جو کہ سوا اسکے دوسرا اوسکو نہیں جانتا ہے یا دوسرا غیر اسکا قدرت نہیں رکھتا ہے

فصل

سلام کا جواب نہ دینا گناہ کبیرہ ہے جسطرح کہ بعض نے ذکر کیا ہے اور بعض ائمہ نے صغیرہ بتایا ہے یہی ٹھیک ہے ہان اگر اس ترک مین اہانت وایذای شدید متصور ہو تو اسکا کبیرہ ہونا کچھ دور نہین ہے

فصل

دوست رکھنا انسان کا اس بات کو کہ لوگ اوسکے لئے کھڑے ہو جاوین تعظیما وافتخارا کبیرہ ہے ابوداؤد کا لفظ باسناد صحیح و ترمذی کا لفظ باسناد حسن معاویہ سے مرفوعا یون ہے من احب ان یتمثل له الرجال قیاما فلیتبوء مقعده من النار دوسرا لفظ ابوداؤد وابن ماجہ کا باسناد حسن ابوامامہ باہلی سے مرفوعا یہ ہے لا تقوموا کما تقوم الاعاجم یعظم بعضهم بعضا

ف اسکا کبیرہ گناہ صریح حدیث اول ہے شافعیہ کہتے ہین حرام ہے شخص داخل پر محبت قیام کی اپنے لئے بدلیل حدیث مذکور مراد تمثل سے یہ ہے کہ لوگ اوسکے سامنے مثل عادت جبابرہ کے کھڑے رہا کرین بیہقی نے اسطرف اشارہ کیا ہے بعض نے اونکے قول سے تعداد کبائر مین یہ اخذ کیا ہے کہ آدمی اس بات کو دوست رکھے کہ وہ تو بیٹھا رہے اور لوگ اوسکے سامنے کھڑے رہین یہی حال اوس قیام کا ہے جسکی محبت براہ تفاخر وتطاول علی الاقران کے ہووے ہان اگر یہ محبت براہ اکرام ہے نہ بروجہ مذکور تو تحریم اوسکی متجہ نہین ہے اسلئے کہ اس زمانہ مین یہ ایک شعار تحصیل مودت کا ہو گیا ہے ابن العماد نے اسپر تنبیہ کی ہے یہ کچھ منافی حدیث ثانی کے نہین ہے اسلئے شافعیہ نے کہا ہے کہ قیام کرنا واسطے اہل علم وصلاح وشرف یا ولادت یا رحم یا تولیت مصحوب یا صداقت یا نحوہا کے مستحب ہے کیونکہ اونھون نے اس قیام کو مقید ساتھہ بر واحترام و اکرام کے کیا ہے نہ وہ قیام جو واسطے ریا و تفخیم کے ہوتا ہے حضرت نے جو قیام سے نہی فرمائی ہے وہ یہی قیام ریا و فخامت ہے اسلئے اس قیام مقید کو مندوب کہتے ہین نووی نے اسپر باب

ہین ایک جز تقسیم کیا ہے اوسمین منکر بدعت قیام ہے انکا بلکہ ہے ادریش نے کہا اس زمانہ مین
واجب معلوم ہوتا ہے واسطے دفع عداوت و تقاطع کے جیسا کہ ابن عبد السلام نے بھی اسطرف
اشارہ کیا ہے اس بنا پر یہ قیام باب فروغ سنا سے ہے انتہی کذا فی الرواد اور شوکانی نے کہا
ہین کہ قیام تعظیمی ناجائز ہے اور قیام محبت جائز جسطرح کہ حضرت واسطے فاطمہ علیہا السلام کے
اور فاطمہ واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیام فرماتی تھیں انتہی لیکن عمل موافق ظاہر
حدیث باب کے اولی ہے کسی کے خوف سے اندیشہ ذلت او سکی تعظیم کرنا درست ہے لیکن جہان تک
ممکن ہو احترا اس کراہت سے اولی ہے +

فصل

فرار کرنا زحف یعنی کافر یا کفار سے جو دو چند سے زیادہ نہین ہین گناہ کبیرہ ہے مگر واسطے تحرف کے
طرف قتال کے یا تحیز ہونیکی طرف اپنے گروہ کے **قال اللہ تعالی** ومن یولہم یومئذ
دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئة فقد باء بغضب من اللہ ومأواہ جہنم
وبئس المصیر حدیث صحیحین مین ابوہریرہ سے مرفوعا سنحر سبع موبقات کے ایک فرار زحف
بھی آیا ہے روایت احمد و نسائی مین فرار یوم الزحف کو ہمراہ شرک باللہ و قتل نفس بغیر حق کے کبائر مین
گنا ہے اسکا کبیرہ ہونا احادیث متعددہ مین بصراحت تمام آیا ہے جس کسی حدیث مین کبائر کو
سات یا نو عدد کہا ہے وہان اسکا ذکر بھی موجود ہے **ف** علماء نے اسکے کبیرہ ہونیکی تفسیر
کی ہے شافعی نے کہا ہے مسلمان جب غزا کرین اور اعدا کو آپسے دو چند دیکھیں تو انپر گریز کرنا حرام
ہے مگر کترتے یا اپنی گروہ سے پناہ پکڑنے کو اور اگر مشرکین انکے دو چند عدد سے بھی زیادہ ہون تو
پھیرنا مضائقہ نہین رکھتا یہی مذہب ابن عباس کا بھی ہے +

فصل بھاگنا طاعون سے گناہ کبیرہ ہے

قال تعالیٰ الم تر الی الذین خرجوا من دیارہم وہم الوف حذر الموت فقال لہم اللہ موتوا ثم احیاہم اللہ پاک کی عادت ہے کہ بعد بیان احکام کے ذکر قصص کا واسطے اعتبار سامع کے فرمایا کرتا ہے مفسرین نے کہا ہے کہ یہ ایک قریہ تھا قریب واسط کے وہان طاعون آیا عامۂ اہل قریہ نکل بھاگے ایک گروہ باقی رہگیا وہ تھوڑے سے بیمار لوگ تھے جب طاعون جاتا رہا بھگوڑے صحیح سلامت پھر آئے بیمار ون نے کہا ہے تو بھی زیادہ ہوشیار نکلے کاش ہم بھی ایسا ہی کرتے تو نجات پاتے اب اگر کبھی پھر طاعون آیا تو ہم بھی ایسی زمین کی طرف نکل جاوینگے جہان وبا نہوگی اتفاقاً سال آیندہ مین پھر طاعون پڑا سارے اہل قریہ نکل گئے وہ کچھ اوپر تیس ہزار یا ستر ہزار یا تین ہزار تھے واحدی نے کہا کسی نے تین ہزار سے کم اور ستر ہزار سے زیادہ نہین بتائے ہین لفظ یہ چاہتا ہے کہ وہ دس ہزار سے زیادہ ہون اسلئے کہ دس اور دس سے کم مین الوف نہین بولتے ہین مگر نادرًا غرضکہ وہ ایک وادی خوش ہوا مین جاکر اوترے اور خیال کیا کہ بچ گئے ایک فرشتے نے اسفل وادی سے اور دوسرے نے اعلائے وادی سے پکارا کہ مرجاؤ سب مرکر رہگئے بدن اونکے گل سڑ گئے خرقیل علیہ السلام ثالث خلفاء بنی اسرائیل کا بعد موسیٰ علیہ السلام کے اونپر گذر ہوا بڑے خلیفہ اونکے یوشع تھے پھر کالب پھر خرقیل اسلئے کہ یہ خلیفہ کالب کے تھے انکو ابن العجوز کہتے تھے اسلئے کہ انکی مان نے بڑی عمر مین اللہ سے بیٹا مانگا تھا حسن و مقاتل کہتے ہین وہ ذو الکفل تھے بہرحال جب گذر خرقیل کا ہوا تو وہ اون موتی پر متفکرانہ متعجبانہ کھڑے ہوئے اللہ نے وحی کی کہ تو کوئی نشانی دیکھنا چاہتا ہے کہا ہان فرمایا پکارا ہی ہڈیو اللہ تمکو حکم کرتا ہے کہ تم جمع ہوجاؤ وہ اوڑکر بعض بعض سے لگمئین یہانتک کہ سب پوری ہوگئین پھر اللہ نے وحی کی کہ اب یون پکارا اے ہڈیو اللہ تمکو حکم دیتا ہے کہ تم گوشت و خون پہن لو پھر تیسرے بار پکارا کہ کھڑے ہوجاؤ وہ سب زندہ ہوکر سبحانک ربنا وحدک

الا اللہ الا آیت کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے پھر اپنی قوم کی طرف پھر آئے اور انپر ملامت شروع کی اور شک
چیزون اور بدلون پر ظاہر تھے یہانتک کہ اپنی اہل پر پہونچکر مرے حدیث عبدالرحمن بن عوف مین آیا ہے
جب تم کسی زمین مین وبا کو سنو تو وہان نہ جاؤ اور جس زمین مین ہو وہان سے مت بھاگو **ف**
طاعون کہتے ہین وبا کو قال الجوہری لکن صحیح یہ ہے کہ وبا نام ہے مرگ عام کا اور طاعون کہتے
چھوٹی چھوٹی پھڑیون کو جو بدن مین نکلتی ہین اور بغل مین ہو جاتی ہین حدیث عائشہ مین مرفوعا
آیا ہے کہ طاعون غدہ ہے مثل غدہ شتر کے جو مراق و آباط مین ہوتا ہے احمد کا لفظ بسند حسن
جابر سے مرفوعا یہ ہے کہ بھاگنے والا طاعون سے مثل فار کے زحف سے ہے اور جو اوس مین صبر کرے
اوسکو برابر شہید کے ہے رواہ البزار والطبرانی والترمذی وحسنہ ابن حبان
الیھا **ف** اسکا کبیرہ گناہ ہونا ظاہر ہے آیت و حدیث دونون سے ثابت ہوتا ہے کیونکہ مشابہ فرار من الزحف
کے ہے گو تشبیہ مقتضی مساوی کل کے نہو تاہم اوسپر وعید و عذاب فرمایا ہے بعض اہل علم
کالقصبہ بتایا ہے

فصل

قال تعالیٰ غلول یعنے خیانت کرنا غنیمت مین سے اور چھپانا اوسکا گناہ کبیرہ ہے
ومن یغلل یأت بما غل یوم القیامة بخاری مین ابن عمرو سے آیا ہے کہ حضرت کے اسباب
غنیمت پر ایک آدمی تھا کرکرہ نام بکسر ہر دو کاف یا بفتح ہر دو وہ مرگیا حضرت نے فرمایا وہ
ناری ہے لوگون نے جاکر دیکھا اوسنے ایک عبا کو خیانت کیا تھا غرضکہ ناری ہونا غال کا بہت
حدیثون مین آیا ہے **ف** علما نے اس کبیرہ کی تصریح کی ہے یہ خیانت کچھ مخصوص غنیمت
مین نہین ہے ایسے اموال مشترکہ مسلمین اور بیت المال اور زکوٰۃ وغیرہا کا بھی حکم یہی
اور پہنچا ہے طبرانی کی حدیث مین منجملہ کبائر کے غلول کو بھی شمار کیا ہے

باب الامان

قتل کرنا یا عہد توڑنا یا ظلم کرنا اہل امان یا ذمہ یا عہد والے پر گناہ کبیرہ ہے قال تعالی اوفوا بالعهد ان العهد كان مسئولا و قال تعالی اوفوا بالعقود مراد عقود سے عہود دینی آسمانی وہ عہد و امان بھی داخل ہے جو درمیان ہمارے اور مشرکین کے ہوا ہے کما قالہ بعض ائمة التفسير صحیحین مین آیا ہے کہ چار خصلتین نفاق کی ہین جسمین ہونگی وہ منافق خالص ہے ازانجملہ ایک عہد شکنی ہے حدیث مسلم مین عہد شکن پر لعنت آئی ہے اللہ و ملائکہ و سارے لوگونکی یہ بھی فرمایا ہے کہ نہ اوسکا فرض مقبول ہے نہ نفل احمد و بزار و طبرانی کا لفظ انس سے مرفوعًا یہ ہے لا دين لمن لا عهد له یعنی بدعہد بے دین ہوتا ہے ابوداؤد و نسائی و ابن حبان کا لفظ یہ ہے جسنے قتل کیا کسی معاہد کو ناحق وہ جنت کی ہوا تک نہ پائیگا الحدیث ف ان تینون کا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب سے اور یہ ظاہر ہے بعض نے اسکی تصریح بھی کی ہے فقط

فصل دلالت کرنا عیب مسلمین پر گناہ کبیرہ ہے

دلیل اسکی حدیث صحیح حاطب بن بلتعہ سے کہ اونہون نے اہل مکہ کو حال روانگی حضرت کا بھیجا تہا او سپر عمر نے کہا مجکو حکم دو تو مین اسکی گردن ماردون لیکن حضرت نے بسبب اہل بدر ہونیکے منع فرمادیا ف اس دلالت پر اگر دین اسلام یا اہل اسلام یا قتل یا قید یا نہب مرتب ہو [illegible] ولتسل ہے جسکا انجام جہنم و بئس المهاد ہے +

باب مسابقت و مناضلت کا

گہوڑا پالنا واسطے تکبر کے یا واسطے گہوڑ دوڑ کے بطور رہان یا مقامرت اور تیر انداز [illegible]

ترک کرنا تیر اندازی کا بعد سیکھنے کے بے رغبتی سے اس طرح پر کہ بھول ہی جاوے بطرف مقلبہ صنعا امیا سنتا
اہل اسلام ہو گناہ کبیرہ ہے صحیحین میں آیا ہے گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو لیئے
کو وہ فرمایا اندر روہ ہے جسکو واسطے ریا و فخر و مقابلہ عداوت اہل اسلام کے پالا ہے ابن خزیمہ
کا لفظ یہ ہے وزر وہ گھوڑا ہے جسکو واسطے اترانے و بطر و تبخیر کے باندھا ہے یعنی تکبر کے واسطے
تاکہ ضعفاء مسلمین پر ظلم و استکبار کرے طبرانی کا لفظ یہ ہے گھوڑے تین طرح کے ہیں ایک
گھوڑا رحمن کا دوسرا انسان کا تیسرا شیطان کا شیطان کا وہ ہے جسکو واسطے رہان و قمار
کے پالا ہے مسلم کا لفظ یہ ہے جسنے سیکھی تیر اندازی پھر ترک کر دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے
یا وہ عاصی ہے **ف** ان تینوں کا کبیرہ گناہ ہونا ظاہر حدیث و قیاس ہے ؛

کتاب الایمان

یمین غموس یعنی کاذب کا جرم سخت اور بہت کثرت سے قسم کھانا اگرچہ سچی قسم ہو گناہ کبیرہ ہے
**قال تعالی ان الذین یشترون بعهد الله وایمانهم ثمنا قلیلا اولئک
لا خلاق لهم فی الاخرة ولا یکلمهم الله ولا ینظر الیهم یوم القیامة ولا یزکیهم
ولهم عذاب الیم** شیخین کا لفظ ابن مسعود سے مرفوعاً یہ ہے جسنے حلف کیا مال پر کسی مرد مسلمان کے
ناحق وہ ملیگا خدا سے اور اللہ اسپر غضبناک ہوگا حدیث ابو داؤد میں ایسے حالف کو آثم فرمایا ہے
یہ لفظ حدیث ابن ماجہ میں بھی آیا ہے بخاری میں یمین غموس کو منجملہ کبائر کے شمار کیا ہے یمین
غموس یہ ہے کہ کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھا کر لیوے ابن حبان میں اسکو منجملہ اکبر کبائر
کے گنا ہے کوئی برابر ایک پر پشہ کے حلف یمین نکرے وہ ایک داغ ہوگا اسکے دل میں تا
قیامت کو طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ اکبر کبائر شرک باللہ اور یمین غموس ہے بیہقی کا لفظ یہ ہے
کہ یمین فاجرہ گھروں کو ویران کر دیتی ہے اس باب میں بہت احادیث آئی ہیں جنکا ترجمہ
میں گذر گیا ہے **ف** انکا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب سے ہے ؛

فصل

حلف کرنا ساتھ امانت یا صنم کے یا یون کہنا کہ اگر یون کرون تو کافر ہون یا اسلام سے بری ہون یا قسم کھانا کسی نبی کی گناہ کبیرہ ہے بعض نے ان تینون کی طرف اشارہ کیا ہے اور حلف بغیر اللہ کے مثال مین حلف بہ نبی و کعبہ و ملائکہ و سماء و آباء و حیات و امانت و روح و راس و حیات سلطان و نعمت سلطان و تربت فلان کو ذکر کر کے سوق اول کہا ہے احادیث سنی و غیرہ کو لکھا ہے جیسے ان اللہ ینھاکم ان تحلفوا بآبائکم حدیث لا تحلفوا بالطواغی وحدیث من حلف بالامانۃ فلیس منا وحدیث من حلف بغیر اللہ فقد اشرک حاکم کا لفظ یہ ہے من حلف فقال انی بری من الاسلام فان کان کاذبا فھو کما قال وان کان صادقا فلن یرجع الی الاسلام سالما دوسرا لفظ یہ ہے من حلف علی یمین فھو کما حلف ان قال ھو یھودی فھو یھودی وان قال ھو نصرانی فھو نصرانی الحدیث اس باب مین احادیث متعددہ آئی ہین ❊

فصل

جھوٹی قسم کھانا بملت غیر اسلام کی گناہ کبیرہ ہے جسطرح بعض جہلہ کہتے ہین کہ اگر یون کرون تو یہودی یا نصرانی ہو جاؤن ❊

فصل وفا نہ کرنا نذر کا گناہ کبیرہ ہے

خواہ نذر قربت ہو یا نذر لجاج اسکا کبیرہ گناہ ظاہر ہے کیونکہ باز رہنا ہے ادائے حق لازم سے جیسے کوئی شخص ادائے زکوۃ سے باز رہے ❊

فصل

تولیت مصالح اوقاف و تولی رسائل اوسکا باوجود ہونے خیانت نفس یا عجز کے اور حکم کرنا جہل وجور سے
گناہ کبیرہ ہے قال تعالیٰ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون
دوسری آیت مین ظالمون تیسری آیت مین فاسقون فرمایا ہے ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین جو والی
ہوا قضا کا یا قاضی کیا گیا درمیان لوگون کے ہو وہ بے چھری ذبح ہوا رواہ ابو داؤد والترمذی
وحسنہ وابن ماجہ والحاکم روش القضاة ابو داود و ترمذی کا یہ ہے قاضی تین ہین ایک جنت
مین دو آگ مین جسنے حق سمجھا کر حکم دیا وہ جنت مین ہے اور جسنے حق پہچان کر ظلم کیا وہ
نار مین ہے اور جسنے جہالة حکم دیا وہ بھی نار مین ہے حدیث ابو یعلیٰ و ابن حبان مین مرفوعاً آیا
ہے من کان قاضیا فقضی بجہل کان من اہل النار اس باب مین حدیثین بکثرت
آئی ہین زواجر مین سب کو جمع کر دیا ہے **ف** ان باتون کا کبیرہ ہونا صریح احادیث کیمہ
ناب ہے فضیل بن عیاض نے کہا ہے قاضی کو چاہئے ایکدن قضا مین رہے اور ایک دن رویا
مین اپنی جان پر محمد بن واسع نے کہا ہے سب سے پہلے واسطے حساب کے یہی قضاة بلائے
جاوینگے مکحول نے کہا ہے اگر مجھکو اختیار دیا جاوے درمیان قضا اور گردن مارنیکے تو مین
ضرب عنق اختیار کرون نہ قضا مالک بن منذر نے محمد بن واسع کو قضاء بصرہ پر مقرر کرنا
چاہا تھا انہون نے نہ مانا پھر کہا تم بیٹھو نہین تو مین تمکو پیٹونگا انہون نے کہا تم بادشاہ
ہو جو چاہو کرو دنیا کا ذلیل آخرت کے ذلیل سے بہتر ہے زواجر مین کہا ہے والحاصل ان منصب
القضاء خطر الناس لقبح العثار والمتاعب قد افردت قضاة السوء بتالیف مستقل سمیتہ
جمع القضا الی تولی القضاء وحکیت فیہ من احوالہم القبیحة واعمالہم الشنیعة ما تمجہ
الاسماع وتستنکرہ الطباع لما ان بجرأۃ علی فعلہ توجب القطع والیقین بانہم لیسوا
من المتقین بل ولا من المسلمین نسال اللہ العافیة انتہی اس بارہ مین ایک رسالہ میرا بھی ہے

ظفر اللاضی بما یجب فی القضا اللقاضی مشتمل احکام قضاء وقضاۃ پر وہ بہی لایق ملاحظہ اہل علم واستفادہ اہل دین کے ہے ✤

فصل

اعانت و مساعدت کرنا کسی مبطل کی گناہ کبیرہ ہے حاکم نے ابن عمر سے مرفوعًا روایت کیا ہے جسنے اعانت کی کسی خصومت پر ناحق وہ اللہ کے غصے و خفگی مین ہے جب تک کہ باز نہ آوے ابو داؤد کا لفظ یہ ہے فقد باء بغضب من اللہ ابن حبان کا لفظ یہ ہی جسنے اعانت کی اپنی قوم کی ناحق پر وہ مثل اونٹ کے ہے جو کنوئین مین گر پڑا ہے وہ دمسین اپنی مرا رہا ہی یعنی نکلنا چاہتا ہے مگر نکل نہین سکتا دوسرا لفظ طبرانی کا یہ ہے جو آدمی غصہ ناک ہو کسی مسلمان پر خصومت مین جسکا حال اسکو نہین ہی وہ اللہ کے حق کا معاند ہوا اور اوسنے اللہ کے سخط پر حرص کی اوسپر لعنت ہے اللہ کی پیاپے قیامت تک اصبہانی و طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے اعانت کی کسی ظالم کی تاکہ باوے کسی حق کو وہ بری ہوا اللہ و رسول کے ذمہ سے اور جو شخص چلا ساتھ کسی ظالم کے اوسکی مدد کو اور وہ جانتا ہے کہ وہ شخص ظالم ہے تو نکل گیا اسلام سے **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح احادیث باب ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ اوسکو نہین دیکھا ✤

فصل

راضی کرنا قاضی وغیرہ کا ساتھہ سخط خدا کے گناہ کبیرہ ہے ابن حبان مین عائشہ سے مرفوعًا آیا ہے جسنے تلاش کیا لوگونکی رضامندی کو اللہ کی سخط سے اللہ اوسپر غصہ کریگا اور ناراض کر دیگا اوسکو جسے اسنے راضی رکہا ہے حاکم کا لفظ یہ ہے جسنے راضی کیا پادشاہ کو جس سے اللہ خفا ہے وہ نکل گیا دین سے اللہ کے اس باب مین اور حدیثین بہی آئی ہین **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ اسکو نہین دیکہا

فصل

لینا رشوت کا اگرچہ حق سے ہو اور دینا رشوت کا باطل سے اور سعی کرنا درمیان راشی و مرتشی کے بارہ میں
لینا مال کا تولیت حکم پر اور دینا مال کا باوجود عدم تعین قضا کے اس شخص پر جبکہ بدل عمل اسکو
لازم نہیں ہے گناہ کبیرہ ہے قال تعالیٰ ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بہا
الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون مفسرین نے کہا ہے
کہ مراد کھانا خاص اکل نہیں ہے ذکر اکل کا اسلئے ہے کہ مقصود اعظم تحصیل اموال سے یہی اکل
ہوتا ہے لفظ اکل شامل ہے سائر وجوہ منافع کو مثلاً جیسے مسکن و مرکب و ملبوس و مصروف
و صرف فی المعصیۃ وغیرہ اور ادلا سے مراد دفع رشوت ہے طرف حکام کے بعض مفسرین نے کہا ہے
ہو اقرب الی الآیۃ ہے یعنی حکام کو مال رشوت دیکر اپنے موافق حکم کر کے غیر کا حق کھا جانا ابن عمر کہتے
ہیں لعنت کی ہے حضرت نے راشی و مرتشی پر رواہ ابو داؤد والترمذی وقال حسن صحیح ابن ماجہ
وابن حبان کا لفظ ہے لعنۃ اللہ علی الراشی والمرتشی وصححہ الحاکم طبرانی کا لفظ بسند ثقات
ہے الراشی والمرتشی فی النار احمد کا لفظ یہی ہے کہ کوئی قوم ایسا نہیں جو ظاہر ہو ان میں رشوت مگر پکڑی جاتی
ڈر سے رعب سے ابو ہریرہ کا لفظ ہے لعن رسول اللہ صلعم الراشی والمرتشی فی الحکم رواہ
الترمذی وحسنہ وابن ماجہ وابن حبان حاکم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے والرائش الذی
یسعی بینھما احمد و بزار و طبرانی کا لفظ ثوبان سے یہ ہے لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے راشی و مرتشی و رائش پر جو دوڑتا ہے درمیان میں دونوں کے طبرانی کا لفظ باسناد صحیح
ہے ابن مسعود سے کہا رشوت لینا حکم میں کفر ہے اور یہ رشوت درمیان لوگوں کے سحت ہے

ف اسکا کبیرہ ہونا صریح آیت و احادیث سے ثابت ہے جلال بلقینی نے کہا ہے لینا رشوت کا حاکم کو
پر حوالہ حکم باطل کرے یا حکم حق یکساں ہے انتہی جو قاضی قضا پر رشوت لے وہ اسکی قضا مردود ہے

فصل ہدیہ لینا سفارش پر گناہ کبیرہ ہے

ابو داؤد کا لفظ یہ ہے جسنے کسی کی سفارش کی اور اوسنے اسکو ہدیہ بھیجا اور اسنے لے لیا تو یہ ایک
بڑے دروازے پر ابواب کبائر سے آیا اسکو ابن مسعود نے سحت کہا ہے اور قرطبی نے مالک سے
نقل کیا ہے **ف** بعض ائمہ نے اسکی تصریح کی ہے لکن صاحب زواجر کہتے ہیں کہ یہ بات
ہمارے قواعد پر ٹھیک نہیں ہے کیونکہ ہمارے یہاں اگر محبوس نے کسیکو کچھ دیا کہ وہ اوسکے
رہائی میں گفتگو کرے تو یہ جعالہ جائز ہے اسلئے مستحب یہ ہے کہ یہ قبول کرنا ہدیہ کا حسب کبیرہ ہوگا
کہ بمقابلہ سفارش محرم کے ہو فقط +

فصل

خصومت باطل یا بغیر علم مثل وکلاء قاضی کے اور طلب حق باظہار لدد و کذب واسطے ایذاء خصم
و تسلط کے خصم پر اور خصومت براہ عناد محض بقصد قہر خصم و کسر خصم اور مراء و جدال مذموم گناہ
کبیرہ ہے **قال تعالیٰ** ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیاۃ الدنیا ویشہد اللہ علیٰ
ما فی قلبہ وھو الد الخصام واذا تولی سعی فی الارض لیفسد فیھا ویھلک الحرث
والنسل واللہ لا یحب الفساد واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جہنم
ولبئس المھاد ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے کہ یہی بات ان کلا تزال مخاصما یعنے تجکو اتنی ہی
معصیت کافی ہے کہ تو رات دن جھگڑتا ہے رواہ الترمذی وقال غریب بخاری کا لفظ یہ ہے
ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصم بڑا دشمن لوگوں میں خدا کو وہ شخص ہے جو بڑا جھگڑالو ہو اور
ایک حدیث میں یوں آیا ہے من جادل فی خصومۃ بغیر علم لم یزل فی سخط اللہ حتی
ینزع **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح حدیث بخاری سے اور یہ ظاہر ہے بعض علماء نے فجور کو مخاصمت
میں کبیرہ گنا ہے اور مراء و جدال کو کبیرہ شمار کیا ہے نووی نے بعض اہل علم سے نقل کیا ہے کہ

ما رأيت شيئا انقص للدين ولا افسد للمروءة ولا اضيع للذة ولا اشغل للقلب
من الخصومة. مذموم وہ خصومت ہے جو باطل یا بغیر علم کے ہو جس طرح وکیل قاضی کے یہان دریافت
اس امر کے کہ حق کس کے جانب ہے وکالت کرنے کو طیار ہو جاتا ہے بلکہ جو طالب حق ہے وہ بھی مذموم
ہوتا ہے اگر قدر حاجت پر اقتصار نہ کرے اور اظہار لدد وکذب بغرض ایذا یا تسلط علی الخصم کی کرے
اسی طرح وہ مخاصم جسکو مال خصومت پر محض عناد بغرض قہر وکسر خصم ہے یا وہ شخص جو خصومت
مین کلمات موذیہ کا خلط بلا ضرورت کے کرتا ہے اس طرح کی خصومت مذموم ہوتی ہے بخلاف اوس
خصومت کے جو بطریق شرع نصرت اپنی حجت کے بغیر لدد و اسراف وزیادت لجاج بغیر قصد عناد
وایذا کے کرتا ہے کہ یہ کچھ مذموم وحرام نہیں ہے لیکن جب تک ممکن ہو اسکا ترک کرنا ہی اولی
ہے کیونکہ ضبط کرنا انسان کا خصومت مین حد اعتدال پر بہت مشکل ہوتا ہے غزالی نے کہا ہے مراء
کہتے ہین کسی کی بات مین طعن کرنے کو واسطے اظہار خلل کے اوس کلام مین بغیر کسی غرض کے سوا
تحقیر قائل اور اظہار مرتبہ اپنے کے اور سیر جدال وہ ہے جسکا تعلق اظہار وتقریر مذاہب سے ہو
اور خصومت کہتے ہین لجاج کرنے کو کلام مین تو وصول مقصود ہو جدال کبھی حق سے ہوتا ہے تاکہ اظہار
وتقریر حق پر وقوف حاصل ہو اور کبھی باطل سے ہوتا ہے کہ مدافعت حق کرے یا بغیر علم کے جیسا
قال تعالی ولا تجادلوا اهل الكتاب الا بالتي هي احسن وقال تعالی
وجادلهم بالتي هي احسن وقال تعالی ما يجادل في آيات الله الا الذين كفروا
جو نصوص مدح وذم جدال وغیرہ مین آئے ہین وہ اسی پر محمول ہین صاحب عدہ نے کثرت
خصومات کو اگرچہ یہ شخص محق ہو صغائر مین سے شمار کیا ہے +

باب قسمت کا

عمدا کرنا قاسم کا قسمت مین اور مقوم کا تقویم مین گناہ کبیرہ ہے حدیث ابو سعید خدری مین مرفوعا
آیا ہے ان هذا الامر في قريش ما اذا استرحموا رحموا واذا حكموا عدلوا واذا قسموا

اقسطوا ومن لم یفعل فذالک فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین رواہ الطبرانی بسند صحیح **ف** دیکھا نہین کہ کیسے اسکو کبیرہ گناہ کہا لیکن اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث باب ہے اور دوسرا امر قیاس کیا گیا ہے پہلے امر پر اسلئے کہ جور قسمت مین شامل ہے جور کو انصبار وقیمت مین ۔

کتاب الشہادات

جھوٹی گواہی دینا اور اوسکا قبول کرنا گناہ کبیرہ ہے حدیث ابی بکرہ مین قول زور وشہادت زور کو سبنے اکبر کبائر کے گناہ ہے رواہ الشیخان بخاری مین یمین غموس کو کبائر مین ذکر کیا ہے صحیحین مین قول زور وشہادت زور کو اکبر کبائر ٹہیرایا ہے ابوداؤد وترمذی وابن ماجہ کا لفظ یہ ہے کہ تین بار فرمایا عدلت شہادۃ الزور الاشراک باللہ یعنی جھوٹی گواہی برابر شرک کے ہے پھر یہ آیت پڑہی فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ ابن ماجہ وحاکم کا لفظ صحیح یہ ہے لن تزول قدما شاھد الزور حتی یوجب اللہ لہ النار طبرانی کا لفظ یہ ہے لا یفارق قدماہ الارض حتی یقذف بہ فی النار دوسرا لفظ یہ ہے جسنے پوشیدہ رکھا گواہی کو وقت طلب کے وہ مثل شاہد زور کے ہے **ف** ان دونون کا کبیرہ ہونا صریح حدیث باب ہے شہادت زور یہ ہے کہ بلا تحقیق کے شاہد ہوجاوے ابن عبدالسلام کہتے ہین تکبیر اسکی مال خطیر مین ظاہر ہے اور اگر مال قلیل مین ہو جیسے ایک منقی یا ایک دانہ کھجور کا تو مشکل ہے لیکن اوسکو بھی کبیرہ ٹہیرانا جائز ہو سکتا ہے جسطرح کہ ایک قطرہ خمر کا پینا کبیرہ ہے اگرچہ مفسدہ متحقق نہو غرضیکہ حکم شہادت زور کا قلیل کثیر مین یکسان ہے اسیلئے اوسکو عدیل شرک فرمایا ہے ۔

فصل چھپانا گواہی کا بلا عذر گناہ کبیرہ ہے

قال تعالیٰ ومن یکتمہا فانہ آثم قلبہ طبرانی کا لفظ یہ ہے من کتم شہادۃ اذا دعی الیہا کان کمن شہد بالزور اس حدیث کی روایت سے بخاری نے احتجاج کیا ہے **ف** اسکا کبیرہ ہونا

اس حدیث اور تقریر سے اہل علم سے ثابت ہے ۔

فصل وہ جھوٹ جسمین حد یا ضرر ہو کبیرہ ہے

قال تعالیٰ الا لعنة الله علی الکاذبین ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے تم کو کذب سے بچنا چاہیے کذب راہ دکھاتا ہے فجور کی فجور راہ دکھاتا ہے نار کی بندہ ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور ارادہ جھوٹ کا کرتا ہے یہانتک کہ نزدیک اللہ کے جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے رواہ ابو داؤد والترمذی و صححہ احمد کا لفظ یہ ہے حضرت سے پوچھا عمل نار کا کیا ہے فرمایا کذب ہے بندہ جب جھوٹ بولتا ہے فاجر ہو جاتا ہے جب فجور کرتا ہے کافر ہو جاتا ہے جب کافر ہوا آگ میں گیا صحیحین میں جھوٹی بات کو علامت نفاق کی فرمایا ہے طبرانی و احمد کا لفظ یہ ہے بندہ مومن کامل نہیں ہوتا یہانتک کہ مزاح و مراء میں جھوٹ بولنا ترک کر دے اگرچہ سچا ہو بیہقی و ابو یعلی و طبرانی کا لفظ یہ ہے یطبع المؤمن علی کل خلة غیر الخیانة والکذب اسکی سند صحیح ہے ذم کذب میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں بزار کا لفظ بسند جید یہ ہے داخل نہو گا جنت میں بادشاہ کذاب **ف** اسکے کبیرہ ہونیکی تصریح کی ہے مگر صاحب زواجر نے کہا ہے کبھی ایک ہی کذب کبیرہ ہوتا ہے شافعی نے کتاب الام میں کہا ہے کہ منکشف الکذب مظہر الکذب غیر مستتر کی گواہی درست نہیں ہے انتہی کذب خواہ تھوڑا ہو یا بہت سب کا ایک ہی حکم ہے شافعی نے رسالہ میں کہا ہے کہ بعضا کذب خفی ہوتا ہے اسطرح کہ کوئی شخص کسی شخص سے کوئی خبر روایت کرے اور شخص نہیں جانتا کہ وہ سچا ہے یا جھوٹا ہے انتہی از زواجر میں انواع کذب و تقریر کو تفصیل سے لکھا ہے **ف** سچا کذاب کے ایک حرف [illegible] ہے حدیث میں آیا ہے کہ بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع صاحب زواجر نے اسکا ذکر اسواسطے نہیں کیا کہ یہ فرعت اونکے عہد میں مروج نہ تھی اس مسئلہ کی تفصیل کتاب دلیل الطالب میں مفصل مرقوم ہے ۔

فصل

بیٹھنا پاس شراب خوار و فساق وغیرہم کے بطور ایناس کے گناہ کبیرہ ہے اسکو اذرعی نے نقل کیا ہے نزد اجر کا لفظ یہ ہے کہ جلوس ہمراہ مےخواران و دیگر اہل فسوق و ملاہی محرم کے باوجود قدرت کے منہی پر یا مفارقت کے وقت عجز کے انکار منکر سے کبیرہ ہے خصوصاً جبکہ اونکے پاس نشست کر کے اونکا موافق بنے ❊

فصل

ہمنشینی کرنا قرار دو قمار رفستد کے ساتھ کبیرہ ہے بعض اہل علم نے اسکا ذکر کیا ہے ظاہر یہ ہے کہ خواہ نشست حالت مباشرت فسق مین ہو یا حالت مجانبت مین بلا فرق کبیرہ ہے غزالی نے دوستی فجار و مجالست شرابخوار کو منجملہ ذنوب کے شمار کیا ہے بلکہ نری دوستی حرام ہے گو بےمجالست ہو ❊

فصل

قمار بازی کرنا خواہ مستقل طور پر ہو خواہ مقترن ملعب مکروہ جیسے شطرنج یا لعب محرم جیسے نرد گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون الآیہ میسر سے مراد قمار ہے کسی طرح کا ہو جوا کھیلنے سے اسلئے منع کیا ہے کہ اسمین اکل مال بباطل ہوتا ہے **قال تعالے** ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل یہ قمار اس حدیث مین بھی داخل ہے ان رجالا یتخوضون فی مال الله بغیر حق فلہم النار بخاری مین آیا ہے جسنے کہا اپنے دوست سے آ جوا کھیلین وہ صدقہ دے سو جبکہ نری بات کہنے پر یہ کفارہ ہے تو فعل و مباشرت کا کیا کہنا اسکا کبیرہ گناہ صریح آیت شریف سے و ہو ظاہر ❊

فصل لعب نرد کبیرہ ہے

ابو موسی کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے لعب کیا نرد یا نردشیر سے وہ عاصی ہوا اللہ و رسول کا روایت کیا اسکو ابو داؤد
و صححہ ابن حبان والحاکم مسلم و ابو داؤد و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے گویا غوطہ دیا اوسنے اپنے ہاتھ کو
گوشت و خون خوک مین احمد و ابو یعلی و بیہقی مین آیا ہے کہ اوسکی نماز قبول نہین ہوتی ابو داؤد کا
لفظ یہ ہے تین چیزین منجملہ میسر کے ہین قمار و ضرب کعاب و صفیر کبوتر ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث
باب سے ہے اور کچھ وعید ہوتی تو عدم قبول نماز ہی کافی تھی کتاب الام مین نقل کی ہے حرمت قمار پر
اور قمار کو فاسق مردود الشہادۃ کہا ہے امام الحرمین و رافعی نے کہا ہے قمار کیا نرد مین ہے
ہے نردشیر منسوب ہے طرف اول ملوک فرس کے اسلئے کہ اول واضع اوسکا وہی تھا بیناد یکا
لکھا ہے سب سے پہلے اسکو سابور بن اردشیر ثانی ملوک ساسان نے نکالا ہے اسی واسطے اوسکا نام نردشیر

فصل

شطرنج کھیلنا نزدیک قائل تحریم شطرنج کے گناہ کبیرہ ہے اکثر علما قائل تحریم لعب مذکور کے ہین
اور جو قائل حل ہے وہ وقت اقتران قمار یا خروج وقت نماز وغیرہ اسباب سے کبیرہ کہتا ہے ابو بکر
اثرم اور ابو بکر آجری نے اپنی اپنی سند سے ذکر شطرنج کا مرفوعاً حدیث واثلہ بن الاسقع سے روایت
کیا ہے کہ اللہ ہر دن تین سو ساٹھ بار طرف اپنی خلق کے نظر کرتا ہے مگر صاحب شاہ کا اوسمین
کچھ حصہ نہین ہے صاحب شاہ کو ترجمہ کیا ہے ساتھ لاعب شطرنج کے اسلئے کہ اوسمین شاہ ہوتا ہے
دوسری حدیث مین سلام کرنیسے شطرنج باز پر منع فرمایا ہے ایک لفظ مین یون آیا ہے اشد الناس
عذابا یوم القیامۃ صاحب الشاہ الا تراہ یقول قتلتہ واللہ مات واللہ افتراء وکذبا
علی اللہ علی مرتضی نے کہا ہے شطرنج جوا ہے اعاجم کا ایکبار اونکا اہل شطرنج پر گذر ہوا تو کہا
ما ہذہ التماثیل التی انتم لہا عاکفون تم اگر چنگاری کو لو یہانتک کہ بجھ جائے بہتر ہے

اس سے کہ تم اسکو ہاتھہ لگاؤ پھر کہا واللہ لغیر ھذا خلقتم یہ بھی کہا ہے کہ سب سے زیادہ جھوٹا شطرنج باز ہوتا ہے کہتا ہے قتل کیا حالانکہ نہین کیا کہتا ہے مات ہوا حالانکہ نہین ہوا ابو موسی اشعری کہتے ہین لاعب شطرنج خاطی ہے یعنی عاصی ابن راہویہ سے کسی نے پوچھا تہا شطرنج کہیلنے مین کچہہ ڈر ہے کہا سارا ڈر اسی مین تو ہے کہا سرحد والے حرب کے لئے کہیلا کرتے ہین کہا یہ فجور ہے ابن عمر نے کہا یہ میسر سے بھی بدتر ہے مالک نے کہا شطرنج نرد سے ہے اور اکثر علما کے نزدیک کبیرہ ہے ابن عباس نے ایک یتیم کے مال مین شطرنج پاکر آگ سے جلا دی نخعی نے لاعب شطرنج کو ملعون کہا ہے **حکایت** ایک آدمی مرنے لگا اوس سے کہا کلمہ کہہ اوس نے کہا شاھک پہر مرگیا اوسکی زبان کو یہی عادت پڑی تہی مرتے دم عوض کلمۂ اخلاص کے منھہ سے ذکر شاہ کا نکلا اسی طرح کی ایک دوسری حکایت ہے ایک شرابی سے مرتے وقت کہا تہا کلمہ پڑہ اوس نے کہا اشرب واسقنی پہر مرگیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ حدیث مین آیا ہے یموت کل انسان علی ما عاش علیہ ویبعث علی ما مات علیہ نووی نے فتاوی مین شطرنج کو نزدیک اکثر علما کے حرام لکہا ہے زواجر مین دربارۂ حکم شطرنج بہت بسط کیا ہے پہر کہا ہے کہ لعب مسمی بطاب دوک ولعب گنجفہ ولعب خاتم سب ممنوع وحرام ہین زرکشی کا لفظ یہ ہے ویلحق باللعب بالنرد اللعب بالاربعۃ عشر وبالصدر والسلفۃ والثواقیل والکعاب والزیاریب والذرانات پہر کہا ہے وکل من لعب بھذا الجنس ضعیف مردود الشھادۃ تمام ہوا وغیرہ انتہی اذرعی نے کہا ہم بعض اشیاء کو انمین سے نہین پہچانتے ہین انتہی **ف** احادیث مذکورہ لائق نظر و لحاظ کے ہین معلوم نہین کہ اسانید کا کیا حال ہے مگر آثار صحابہ مؤید ومصدق تحریم و تکبیر کے ہین اسمین شک نہین ہے کہ نفس ملاعب ملاہی علی الاطلاق حرام ہین مگر وہ ایک دو لعب جسکو شارع نے مباح رکہا ہے جیسے مسابقت افراس وتلاعب شوہر بزن وغیرہ جبکہ انواع میسر واقسام قمار سے جدا ہوئی اسی بنیاد پر خواہ لعب شطرنج ہو یا اور کوئی لعب واہی حرام ٹہیریگا حرمت مقتضی تکبیر کی ہے اسجگہ ادلۂ عامہ بہی کفایت کرتی ہین اگر کوئی دلیل خاص واسطے کسی لعب خاص کے میسر نہ آوے ٭

فصل

ستار سیکھنا یا اور کوئی مزمار اور استماع کرنا اور ستار کو خرید نا گناہ کبیرہ ہے **قال تعالیٰ** ومن الناس من یشتری لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذہا ہزوا اولٰئک لہم عذاب مہین ابن عباس و حسن نے تفسیر لہو الحدیث کی ملاہی کی ہے **وقال تعالیٰ** واستفزز من استطعت منہم بصوتک مجاہد نے اسکی تفسیر غنا و مزامیر سے کی ہے حدیث میں آیا ہے اللہ ہر مذنب کو بخشتا ہے مگر صاحب عرطبہ یا مرطابہ یا کوبہ کو عرطبہ عود کو کہتے ہین **ف** ان ہر شش امور کو بہ تبعیت اکثر مین کبائر مین شمار کیا گیا ہے اہل عراق یقینا انکو منجملہ کبائر کے بتاتے ہین کتاب شامل مین کہا ہے جسنے استماع کیا کسی ایک شئے کا ان محرمات مین سے وہ فاسق مردود الشہادۃ ہوا اسمین کچھ تکرار سماع شرط نہین ہے انتہیٰ صاحب زواجر کہتے ہین ضرب و استماع ہر شہ کا حرام ہے جیسے طنبور و عود و رباب و چنگ و کمنجہ و دیج و صنج و مزمار عراقی و یراع یعنے شبابہ و کوبہ وغیرہ اوتار و معازف جمع ہے معزف کی اصوات قیان کو کہتے ہین جبکہ ہمراہ عود ہو ورنہ معزف نہین کہینگے بعض نے کہا ہے ہر باجا جسمین تار ہو معزف ہے اسلیے کہ وہ آلات شرب سے ہے حدیث ابو عامر میں نزدیک اہل سنن کے آیا ہے میری امت مین ایک قوم ہوگی جو حلال جانیگی فرج و حریر و خمر و معازف کو حلال کرینگے یہ حدیث تحریم جمیع آلات لہو و طرب مین صریح ظاہر ہے ابن حزم کا اس حدیث کو موضوع و کذب کہنا غلط ہے اسلیے کہ بخاری نے اوسکو تعلیقا اور اسمعیلی نے موصولا اور احمد و ابن ماجہ و ابو نعیم و ابو داؤد نے باسانید صحیحہ جنمین کوئی طعن نہین ہے روایت کیا ہے اور ایک جماعت ائمہ نے اوسکی تصحیح فرمائی ہے زواجر مین کئی ورق تک آلات لہو پر نام بنام ختم کلام فقہاء اسلام لسبط کیا ہے حاصل یہ شہیر کہ استعمال و استماع جملہ آلات ملاہی و معازف کا حرام ہے اور جملہ مزامیر و اعواد و اوتار و مزامیر وغیرہ کبائر مین داخل ہین اگرچہ بعض میں خفیف اختلاف فقہاء کا ہے ❊

فصل

اشعار و منظومات مین تشبیب کرنا ساتھہ غلام کے ہرچند کہ معین نہو ہمراہ ذکر عشق کے یا ساتھہ
کسی عورت اجنبیہ کے اگرچہ ذکر اوسکا فحش سے نکرے یا ساتھہ کسی عورت مبہمہ کے جسکا ذکر فحش سے
کرے اور پڑھنا اوس تشبیب کا گناہ کبیرہ ہے پہلی بات کو ردیانی نے کبیرہ کہا ہے اور یون لکھا
ولو کان یشبب بغلام ویذکر انہ یعشقہ فسق وان لم یعینہ لان النظر الی الذکور بالشہوۃ
حرام بکل حال انتہی لکن تہذیب مین اعتبار تعیین کا کیا ہے اور عی کہتے ہین یہی اقرب ہے اور
قول اول ضعیف ہے اسلیے کہ شاعر حقیقت مین کچھہ عاشق نہین ہوتا ہے بلکہ اظہار صنعت کا
واسطے ترقیق شعر کے کرتا ہے اسلیے محض تشبیب مجہول سے فاسق نہین ہوگا شافعی نے اپنی غزل
مین کہا ہے مصرع

وان عنی الباث الدہر نا تلزۃ +		+ جاءت وفاتی ولم اشبع من النظر

پہر کہا ہے کہ اس شعر مین کچھہ تصریح غلام کی نہین ہے جایز ہے کہ امام رضی اللہ عنہ نے یہ شعر
حق مین اپنی بی بی یا کنیز کے کہا ہو انتہی مین کہتا ہون کہ شاعر کو مقصود شعر سے صرف مضمون بندی
ہوتی ہے بلاغت معنی و فصاحت لفظ پر نظر رہتی ہے نہ وہان کوئی غلام ہوتا ہے نہ کوئی عورت
حلال یا حرام نہ کبیرہ ہونا دوسری تیسری بات کا سوا اوسکا ذکر شریح نے روضۃ الحکام
مین کیا ہے اذا شبب بامرأۃ وذکرہا بالفحش فہو فاسق وان ذکرہا بالطول والقصر
انتہی روضہ کا لفظ یہ ہے التشبیب بالنساء والغلمان من غیر تعیین لا یخل بالعدالۃ
وان اکثر منہ لان التشبیب صنعۃ وغرض الشاعر تحسین الکلام لا تحقیق المذکور
انتہی کعب بن زہیر نے حضرت کے سامنے تشبیب بسعاد کی تہی انکار نفرمایا بعض نے کہا ہے
کہ وہ اوسکے چچا کی بیٹی اور بی بی تہی وہ مدت سے غائب تہا اسی جنس کی یہ بات ہے کہ شعراء
ذکر لیلی و سعدی و دعد و ہند و سلمی و لبنی کا کیا کرتے ہین ابن عبد البر نے کہا ہے و کان یکرہ الحسن

من أنشد شعرًا من أهل العلم ركان من أولى النهى وليس أحد من كبار الصحابة وأهل العلم
مواضع القدوة إلا وقد قال الشعر أو تمثل به أو سمعه فرضيه ما كان حكمة أو مباحًا
لم يكن فيه فحش ولا خنا ولا لمسلم أذى وكان عبيد الله بن عتبة بن مسعود أحد فقهاء
المدينة العشرة ثم المشيخة السبعة شاعرًا مجيدًا انتهى +

فصل

شعر مشتمل ہجو مسلم پر کہنا اگرچہ سچی ہو یا فحش وکذب پر مشتمل ہو اور اوس ہجو کا پڑھنا مشہور کرنا
گناہ کبیرہ ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ ہونا بموجب تصریح جرجانی وغیرہ کے ہے انشاد وانشاء شعر سے
کوئی مردود الشہادۃ نہیں ہوتا ہے جب تک کہ ہجو کسی مسلمان کی یا فحش یا کذب یا فاحش نہو
علماء محققین نے بابت ہجو مسلم وذمی وغیرہ کے بہت بسط کیا ہے قول فیصل اس بارہ میں یہ ہے
کہ شعر ایک کلام ہے حسن اوسکا حسن اور قبیح اوسکا قبیح ہے +

فصل

شعر میں ایسا مبالغہ کرنا جسکی عادت نہیں ہے جیسے کسی جاہل یا فاسق کو عالم شہیر یا عادل
کہنا اور شعر کے ذریعہ سے کمائی کرنا اور بہت سا وقت شعر گوئی میں صرف کرنا اور جب عطاء
نملے تو ذم وفحش میں مبالغہ کرنا گناہ کبیرہ ہے **ف** ان دونوں کا کبائر ہونا مدلول اقوال
اہل علم ہے عمدہ میں کہا ہے ممدوح کو مانند شیر یا بدر کے کہنا قادح عدالت اور موجب رد
شہادت نہیں ہے یا کاتب کا یوں کہنا انا فی ذکرک آناء اللیل والنہار ولا اخلی مجلسًا
من ذکرک وانت احب الی من نفسی کہ یہ بھی قادح نہیں ہے کیونکہ مقصود اس سے تزئین
کلام ہے نکذب گویا بمنزلہ لغو یمین کے ہے ہاں کسی فاسق یا اہل بخیل کو عالم اعدل اکرم کہنا جو
بدلالت حسن کذب ہے بشبہ طرح طلب ہیا و مروت ہے اسی طرح مدح کو حرفہ ٹھیرانا اور اسکا

وقت اوسمین ضائع کرنا مذموم وگناہ ہے جب شعر آفات ترجبہ فحش سے خالی ہو تو اوسکا انشاد و انشا
لاباس بہ ہے حضرت کے شعرا تھے جیسے حسان اور عبداللہ بن رواحہ وکعب بن مالک اور حضرت نے
سو شعر امیہ بن الصلت کے سُنے تھے ورفرمایش کرکے انشاد کرائے تھے اور ایک خلائق نے
صحابہ وتابعین ومن بعدہم سے انشاد واشعار کا کیا ہے اصمعی کہتے ہین مینے شعر ہذلیین کے امام
شافعی کو سنائے بلکہ حفظ دواوین عربیہ مین بڑی معونت ہے معرفت کتاب وسنت پر بخاری کا لفظ
یہ ہے ان من الشعر لحکمۃ شافعی کا لفظ مرفوعًا یہ ہے الشعر کلام حسنہ حسن وقبیحہ قبیح
نزدا ہرمین کہا ہے اسمین شک نہین ہے کہ جو شعر طاعت خدا واتباع سنت واجتناب بدعت
وحذر معصیت پر آمادہ کرے وہ قربت ہے یا مدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہو
شاعر کا ہجو کرنا بیج ہو یا دروغ حرام اور موجب رد شہادت ہے اسیطرح اشعار فاحشہ وقذف
وغیرہ کا حکم ہے ؎

فصل

ادمان صغیرہ یا صغائر کا اس طرح کہ معصیت طاعت پر غالب آجاوے گناہ کبیرہ ہے علما نے
اسکی تصریح کی ہے رآفعی نے کہا ہے کہ اصرار صغیرہ پر مثل ارتکاب کبیرہ کی ہے جمہور کہتے ہین
جسکے معاصی طاعت پر غالب ہین وہ مردود الشہادۃ ہے حاصل یہ ہے کہ معتمد باتفاق متاخرین
مثل اذرعی وبلقینی وزرکشی وابن العماد وغیرہم کے یہ بات ہے کہ مداومت کسی صغیرہ پر یا
انواع صغائر پر خواہ اوسپر مقیم ہو یا کثیر بصورت غلبۂ طاعات کے معاصی پر مفسق نہین ہوتی ہے
ورنہ مفسق ہے ولم یصروا علی ما فعلوا کی تفسیر یہ کی ہے کہ لم یعتزموا علی ان لا یعودوا الیہ
مطلب یہ ہے کہ اصرار کہتے ہین عزم کو عود پر یا ترک عزم عدم عود ابن الصلاح کا لفظ یہ ہے کہ اصرار تلبس
ہے ساتھ ضد توبہ کے اس طرح پر کہ عزم عود کا مستمر ہو اور مدام اوس کام کو کرتا رہے یہانتک کہ صغیرہ
کبیرہ ہو جانے مین داخل ہو اسکے لیئے کوئی زمانہ اور حد محصور نہین ہے غرضکہ مدار غلبہ طاعات یا معاصی پر ہے

فصل

ترک کرنا توبہ کا کبیرہ سے گناہ کبیرہ ہے اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ ذکر اوسکا نہین دیکھا قال **تعالےٰ** **وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہا المومنون لعلکم تفلحون** اسی طرف اشارہ ہے یعنے عدم توبہ خسارہ ہے اسیلئے توبہ کرنا کبیرہ سے واجب عین ہے فوراً بنص کتاب و سنت و اجماع امت باقلانی کہتے ہین واجب ہے توبہ تاخیر توبہ سے بلکہ ابوالحسن اشعری نے کہا ہے کہ توبہ کرنا صغیرہ سے بھی فوراً واجب عین ہے جسطرح سے کہ کبیرہ سے واجب ہے بلکہ امام الحرمین نے اسپر اجماع نقل کیا ہے **ف** اسمین اختلاف ہے کہ قبول ہونا توبہ کا قطعی ہے یا ظنی تو وسی نے کہا ہے قبول ہونا توبہ کافر کا اسلام سے قطعی ہے اور قبول ہونا توبہ غیر کافر کا وقت وجود شروط کے ظنی ہے امام نے کہا ہے وندکفر کا ایمان لانیسے اور کفر پر نادم ہونیسے بالاجماع ساقط ہوجاتا ہے اسکے سوا اجر اور انواع توبہ کے ہین اونکا قبول ہونا مظنون ہے بیہقی نے شعب الایمان مین کہا حدیث مین حدود کو کفارہ ٹھیرایا ہے جبکہ توبہ کرے کیونکہ سارق سے بعد قطع کے فرمایا تھا تب الی اللہ **ف** وہ توبہ جو ماحی اثم ہوتی ہے دو طرح پر ہے ایک یہ کہ متعلق حق آدمی نہو دوسرے وہ جو اوس سے متعلق ہو اول جیسے وطی اجنبیہ بدون فرج مین اور شرب خمر حدیث مین آیا ہے الندم توبۃ بقدر ماہو رہنا فی الحال اور عدم عود یہ سو یہ ثمرہ ہے ندامت کا کچھ شرط نہین ہے مگر تاج سبکی نے کہا ہے متحقق ندم کا نہین ہوتا مگر بقیہ امور سے وہ تین یا پانچ امر ہین ایک ندامت دوسرے عزم عدم عود تیسرے فی الحال باز رہنا گناہ سے چوتھے استغفار کرنا زبان سے یا پانچوین وقوع توبہ کا قبل غرغرہ و معائنہ کے بعض نے کہا پانچ سے بھی زیادہ ہین جیسے ہونا توبہ کا اضطراً بظہور آیات جیسے نکلنا سورج کا مغرب سے اور جیسے چھوڑ دینا مکان معصیت کا اور جیسے تجدید توبہ کی معصیت سے جبکہ بعد توبہ کے یاد آئے اور جیسے عود نکرنا طرف اوس معصیت کے اور جیسے تمکین دینا حاکم کو اقامت حد پر اور جیسے تدارک کرنا اوسکا بادار قضا دوسری قسم

توبہ کی جو متعلق حق آدمی ہے اونمین بھی یہی شروط ہین بلکہ یہ شرط زیادہ ہے کہ اوس حق کو اپنے
ذمہ سے ساقط کرے اگر مال ہو تو واپس کر دے اور اگر اور کچھ ہو تو اوسکا ویسا تدارک کرے
قاضی حسین نے کہا ہے کما یحرم فعل الحرام یحرم الفکر فیہ **لقولہ تعالے** ولا تتمنوا
ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض فمنع من التمنی کما منع من النظر الی ما لا یحل لقولہ تعالے
قل للمومنین یغضوا من ابصارھم انتھی اگر یہ نیت کی ہے کہ کل مین کافر ہو جاونگا تو وہ آج
ہی کافر ہو گیا علی الاصح زواجر مین بحث مسائل توبہ کو سات ورق مین لبسط سے لکھا ہے مذاہب
فقہا اور اہل علم کو مع خلاف کے ذکر کیا ہے ؎

فصل

انصار سے بغض رکھنا اور کسی صحابی کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے بخاری مین آیا ہے علامت ایمانکی
حب انصار اور علامت نفاق کی بغض انصار ہے دوسرا لفظ صحیحین کا یہ ہے لا یحبھم الا مومن و
لا یبغضھم الا منافق من احبھم احبہ اللہ ومن ابغضھم ابغضہ اللہ مراد انصار سے
اوس و خزرج ہین اگرچہ بعض حنابلہ نے کہا ہے کہ مراد انصار خدا و رسول و دین اسلام ہین اور
وہ قیامت تک باقی ہین شیخین کا لفظ یہ ہے لا تسبوا اصحابی فو الذی نفسی بیدہ لو ان
احدکم مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہ نہی واسطے تحریم کے آتی ہے
یہ حدیث شامل ہے جملہ مہاجرین و انصار و غیرہم کو ترمذی کا لفظ یہ ہے تم ڈرو اللہ سے حق مین میرے
اصحاب کے مت نشانہ بناؤ اونکو بعد میرے جو کوئی اونکو دوست رکھیگا وہ میری محبت سے
اور جو کوئی اونکو دشمن رکھیگا وہ میرے بغض سے جسنے اونکو ایذا دی اوسنے مجکو ایذا دی
اور جسنے مجکو ایذا دی اوسنے اللہ کو ایذا دی جسنے اللہ کو ایذا دی قریب ہے کہ اللہ اوسکو پکڑ لے
اس بارہ مین بہت حدیثین آئی ہین کتب سنت مین باب فضائل و مناقب صحابہ کا مستقل منعقد
ہے صاحب زواجر کہتے ہین وقد استوفیتھا و ما یتعلق بھا فی کتاب حافل لم یصنف فی

هذا الباب ينا الى مثله ومن ترجمة الصواعق المحرقة لاخوان الشياطين اهل الابتداع
والضلال والزندقة فالمبادرة ستثبت لترى ما فيه من محاسن الصحابة وثناء
اهل البيت عليهم لاسيما الشيخان ومن افتضاح الشيعة والرافضة في كذبهم وتقولهم
وافتراءهم عليهم بما هم بريئون منه رضوان الله عليهم اجمعين **ف** ان مرتکب
کے کبیرہ ہونیکی تصریح بہت سے علمانے کی ہے شیخین وغیرہما نے کہا ہے کہ سب صحابہ کبیرہ
ہے بلقینی نے کہا ہے داخل ہے نیچے مفارقت جماعت کے جیسے سب صحابہ کیا وہ بلا نزاع
مرتکب کبیرہ ہوا انتہی اکثر علما نے کہا ہے کہ سب ابوبکر و عمر کفر ہے اسلئے کہ ایک حدیث مین آیا ہے
من سب ابا بکر فقد کفر سو جبکہ حدیث صحیح مین یون آیا ہے من قال لاخیہ یا کافر فقد
باء بها احدهما تو بیشبہہ ساب ابی بکر و فرقت ابی بکر قطعاً کافر ہوگا اللہ پاک نے قرآن مین
کئی جگہ نص کی ہے کہ وہ صحابہ سے راضی ہے سو اب جو کوئی کسی ایک صحابی کو برا کہیگا وہ گویا
اللہ سے محاربہ کرتا ہے حضرت نے صحابہ کی محبت و بغض کو اپنی محبت و بغض ٹھیرایا ہے فضائل
صحابہ کے بیگنتی ہین اونکے آثار حمیدہ اسلام مین مشہور ہین اگر صحابہ نہوتے ہم تک علم قرآن و حدیث
کا کچھ نہ پہنچتا شرایع اسلام کا ظہور نہوتا علی الخصوص خلفاء راشدین خاصکر عشرہ مبشرہ پھر درجہ
بدرجہ تا آخر صحابی سب کی محبت و تعظیم کرنا امت پر واجب ہے جو لوگ اونکو برا کہتے ہین یہ
سب دلیل ہے اونکے خبث باطن پر **حکایت** کمال ابن قدیم نے تاریخ حلب مین ذکر کیا
کہ جب ابن منیر مر گیا ایک جماعت جوانان حلب کی سیر کرنیکو نکلی تھی بعض نے بعض سے کہا ہمنے
سنا ہے کہ کوئی ساب ابوبکر و عمر نہین مرتا ہے لیکن اللہ اوسکو قبر مین سور کی صورت کر دیتا ہے اسمین
شک نہین ہے کہ ابن منیر ساب شیخین تھا سب کی راے یہ ہوئی کہ اوسکی قبر پر جا کر اوسکی صورت
دیکھین چنانچہ قبر کو کھودا دیکھا کہ سور ہو گیا ہے منہ اوسکا قبلہ سے اور طرف کو پھرا ہے اوسکو
نکال کر کنارہ قبر پر ڈالدیا کہ لوگ دیکھین پھر سب کی سمجھ مین یہ آیا کہ اوسکو آگ سے جلا دین
چنانچہ منہ جھلس کر قبر مین ڈالدیا اور مٹی ڈال کر چلے آئے شعبی اکابر تابعین سے تھے وہ کہتے ہین

رافضہ یہود ہین اس امت کے اسلئے کہ مثل یہود کے بغض اسلام رکھتے ہین پھر مطابقت اونکے عقائد
واعمال کی ساتھہ یہود کے ذکر کی پھر کہا کہ یہود ونصاری کو اونپر فضیلت حاصل ہے پھر وجہ مزیت کی
بیان کی جسکا ذکر مع دیگر حکایات کے زواجر مین مذکور ہے **ف** علما نے کہا ہے سب عائشہ
بفاحشہ بالاجماع کفر ہے اسلئے کہ اس سب مین تکذیب ہے قرآن کی اسیطرح انکار صحبت ابوبکر کا بالاجماع کفر ہے کیونکہ
اسمین بھی تکذیب قرآن کی ہے **قال تعالیٰ** اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا بہت سے علما نے فتوی دیا ہے کہ ساب
عائشہ کو قتل کرنا چاہیے حسن بن زید کے سامنے ایک شخص نے عائشہ کو برا کہا تھا غلام سے کہا اوٹھہ اسکا سر کاٹ لے
چنانچہ اوسنے سر اوسکا کاٹ لیا عائشہ کے مناقب بہت ہین ستر ہزار محاویج مین صرف کئے اور خود پیوند لگائے
ہوئے پہنتین انہون نے جبرئیل کو دیکھا تھا حضرت نے کہا اے عائشہ سلام کر پھر کہا یہ جبرئیل ہین
تمکو سلام کرتے ہین زواجر مین اسجگہ بہت سے فضائل وخصائص عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذکر کئے ہین ۔

فصل

جھوٹا دعوی کرنا کسی شخص پر باوجود علم کے گناہ کبیرہ ہے حدیث مین آیا ہے من ادعی ما لیس له
فلیتبوء مقعده من النار ۔ وعید بہت سخت ہے اس وعید کی وجہ سے اسکا کبیرہ گناہ ہونا متجہ
ہے اگرچہ کسیکی تصریح اس باب مین ہمنے نہین دیکھی ہے ۔

کتاب العتق

خادم بنانا مرد آزاد کا بغیر کسی مسوغ شرعی کے مثلاً باطن مین آزاد کر دیا ہے اور ظاہر مین اوس سے
خدمت لیتا ہے استرار گناہ کبیرہ ہے اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ اسکی تصریح نہین دیکھی جو وعید
شدید غلام بنانے مین کسی آزاد کے آئی ہے وہ اس کبیرہ کو بھی شامل ہے زواجر مین خاتمہ
تعداد کبائر کا اسی کتاب العتق پر کیا ہے عتق کہتے ہین آزاد کرنے کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

کا لقب عتیق تھا اسلئے کہ اللہ نے اونکو آگ جہنم سے آزاد کر دیا تھا میرا نام بھی صدیق ہے اگرچہ مجھکو
بجز مشارکت اسمی کے کوئی مناسبت اونسے نہین ہے لیکن اللہ کی رحمت اوسکے غضب پر سابق
ہے اگر مجھکو بھی وہ اپنے فضل و کرم سے عذاب و عقاب اخروی سے آزاد کر دے تو کیا دور نہین ہے
الحمد للہ تعالی کہ اتمام کبائر کا بیان آزادی کا رپہ ہوا اعتقنا اللہ من النار وجعلنا من اولیائہ
المصطفین الاخیار +

خاتمہ بیان مین فضائل و متعلقات توبہ کے

اس باب مین آیات و احادیث کثیرہ مشہورہ وارد ہین **قال تعالے** وتوبوا الی اللہ
جمیعا ایہا المومنون لعلکم تفلحون **وقال تعالی** الا من تاب و امن وعمل
صالحا فاولئک یبدل اللہ سیئاتہم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما **وقال تعالی**
ومن تاب وعمل صالحا فانہ یتوب الی اللہ متابا مسلم کا لفظ مرفوعا یہ ہے بیشک اللہ
بڑہاتا ہے ہاتھ اپنا رات کو تاکہ توبہ کرے گنہگار دن کا اور بڑہاتا ہے ہاتھ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے
گنہگار رات کا یہانتک کہ نکلے سورج مغرب سے ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ مغرب کی طرف ایک دروازہ
ہے جسکا عرض چالیس یا ستر برس کا رستہ ہے کھول رکھا ہے اللہ نے اوسکو اوس دن سے
جب سے کہ آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ہے اوسکو بند نہ کریگا یہانتک کہ نکلے سورج اوس طرف سے
وذلک قولہ تعالی یوم یاتی بعض آیات ربک لا ینفع نفسا ایمانہا اسکو
ترمذی نے صحیح کہا ہے طبرانی کا لفظ بسند جید یہ ہے جنت کے آٹھ دروازے ہین سات بند ہین
ایک واسطے توبہ کے کھلا ہے یہانتک کہ اوس طرف سے سورج نکلے ابن ماجہ کا لفظ بسند جید یہ ہے
اگر خطا کرو تم یہانتک کہ پہنچین خطائین تمہاری آسمان کو پھر توبہ کرو تم تو قبول کریگا اللہ توبہ تمہاری
ترمذی و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے سارے بنی آدم خطاوار ہین اور بہتر خطاوارون مین بہت توبہ کرنیوالے
ہین اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے ترمذی کا لفظ بسند حسن یہ ہے اللہ قبول کرتا ہے توبہ بندہ کی جب تک

کہ غرغرہ نہین لگا ہے یعنی جان حلق تک نہین پہنچی ہے طبرانی کا لفظ بسند صحیح یہ ہے کہ التائب من الذنب
کمن لا ذنب لہ لکن اسکی سند مین انقطاع ہے مگر بیہقی نے اسکو دوسرے طریق سے روایت کیا ہے۔
ابن حبان و حاکم کا لفظ یہ ہے الندم توبۃ اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے مسلم وغیرہ کا لفظ یہ ہے قسم ہے
اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری اگر تم گناہ نکرتے اور استغفر نہ ہوتے تو اللہ تمکو لیجاتا اور ایک
دوسری قوم کو سوا تمہارے لاتا جو گناہ کرتی اور استغفار کرتی پھر اونکو بخشتا مسلم مین یہ قصہ
آیا ہے کہ ایک عورت نے حرام کا بچہ جنا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوسکو رجم کیا اور اوسپر
نماز جنازہ پڑہی پھر فرمایا لقد تابت توبۃ لو قسمت بین سبعین من اھل المدینۃ لوسعتھم
وھل وجدت افضل ممن جادت بنفسھا للہ عز وجل ابن عمر کہتے ہین مینے ایک حدیث
حضرت سے سنی نہ ایکبار و دوبار بلکہ سات بار فرماتے تھے کفل بنی اسرائیل مین تھا کسی گناہ سے پرہیز
نکرتا تھا اوسکے پاس ایک عورت آئی اوسکو ساٹھہ دینار دیئے وطی کرنے پہ پھر جب بیٹھا جیسے مرد
عورت پر بیٹھتا ہے تو وہ عورت کانپی اور روئی کہا کیون روتی ہے کہا مینے تجھپر زبردستی کی ہے
کہا نہین لکن یہ ایک ایسا کام ہے جو مینے کبھی نہین کیا اور مجکو اس کام پر آمادہ نہین کیا ہے
مگر حاجت نے کہا تو یہ کام کرتی ہے جو تو نے کبھی نہین کیا تو جا یہ دینار مینے تجکو دیئے اور قسم ہے
اللہ کی کہ مین بھی اب کبھی اللہ کی معصیت نکرونگا پھر وہ اوسی رات مرگیا صبح کو اوسکے دروازے
پر یہ لکہا ہوا تھا ان اللہ قد غفر للکفل یعنی اللہ نے کفل کو بخشا صحیحین مین قصہ ایک شخص
کا آیا ہے جسنے ننانوے خون کیئے تھے جب وہ اوس زمین معصیت سے نکل کر چلا راہ مین مرگیا ملائکہ
رحمت و عذاب مین جھگڑا ہوا آخر اوسکو دوسری زمین سے قریب پایا ملائکہ رحمت لیگئے اس قصہ کو
طبرانی نے بھی بسند جید روایت کیا ہے زواجر مین دونون روایات کو مطولہا نقل کیا ہے مسلم کا
لفظ یہ ہے اللہ فرماتا ہے مین پاس گمان اپنے بندہ کے ہون جو مجھ سے رکھے اور اوسکے ساتھہ ہون جب
وہ مجھکو یاد کرتا ہے واللہ کہ اللہ بہت خوش ہوتا ہے توبہ سے اپنے بندے کی جتنا کہ کوئی تم مین
سے اپنے گم کردہ جانور کی جنگل مین پانے سے خوش نہین ہوتا جو کوئی مجھسے ایک بالشت قریب

ہوتا ہے مین اوس سے ایک گز قریب ہوتا ہون اور جو کوئی مجھسے ایک گز قریب ہوتا ہے مین ایک دست
ایک باع قریب ہوتا ہون اور جب وہ میری طرف متوجہ ہو کر چلتا ہے تو مین اوسکی طرف دوڑ کر
آتا ہون اسکو بخاری نے بھی روایت کیا ہے قرآن کا لفظ یہ ہے جسنے اچھا کام کیا آئندہ بخشا گیا
اوسکا کام گزشتہ اور جسنے برا کام کیا آئندہ وہ پکڑا گیا گزشتہ و آئندہ پر مسلم مین آیا ہے کہ ایک
شخص جسنے سوا جماع کے سب کام ایک عورت سے کیے تھے حضرت سے آکر کہا کچھ جواب نہ دیا جب
وہ چلا گیا اوسکو بلا کر یہ آیت پڑھی واقم الصلوة طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات
یذہبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین ایک شخص نے قوم مین سے کہا ای رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یہ خاص اسکے لئے ہے فرمایا نہین بلکہ سب لوگون کے لئے ہے بزار و طبرانی کا لفظ
بسند جید یہ ہے کہ ایک آدمی نے آکر حضرت سے کہا بھلا بتاؤ کہ جسنے سارے گناہ کئے ہین اور کوئی
شے نہین چھوڑی اور اوسنے اس حال مین کسی حاجہ و داجہ کو ترک نہین کیا وہ بھی توبہ کر سکتا ہے
فرمایا تو مسلمان ہو چکا ہے کہا ہان مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ
فرمایا تو حسنات کر سیئات کو چھوڑ دے اللہ تعالی ان سبکا ہون کو تیرے لئے خیرات کر دیگا
اوسنے کہا بھلا میرے غدرات فجرات بھی خیرات ہو جاوینگے فرمایا ہان اوسنے کہا اللہ اکبر پھر تکبیر
کہتا ہوا چلا گیا یہانتک کہ آنکھ سے اوجھل ہو گیا حاجہ وہ شخص ہے جو حاجیون کی راہ زنی وقت
توجہ کے طرف حج کے کرے داجہ وہ شخص ہے جو پھرتے وقت حاجیون کو لوٹے راہزنی کرے
اگلی حدیث دلیل ہے تکفیر سیئات صغائر پر کہ نماز پڑھنے سے چھوٹے گناہ معاف ہو جاتے ہین
دوسری حدیث دلیل ہے تکفیر کبائر پر کہ توبہ کرنے اور حسنات بجا لانے سے زمانہ آئندہ مین
گو وہ کیسے ہی بڑے گناہ کیون نہون مبدل بخیرات ہو جاتے ہین وللہ الحمد ای اللہ
تو میرے غدرات و فجرات کو بھی اپنی رحمت سے خیرات کر دے اور مجھکو توفیق فعل حسنات و ترک
سیئات کی باقی عمر مین لطف فرما تیری رحمت واسعہ کے سامنے ایک مشت خاشاک کا پاک کر دینا
کچھ بڑی بات نہین ہے سمجھین مین آیا ہے ایک آدمی اپنی جان پر اسراف کرتا تھا اوسکو جب

موت آئی اپنے بیٹون سے کہا جب مین مرجاؤن مجکو جلاکر پیس کر ہوا مین اوڑا دینا واللہ اگر اللہ
مجپر قدرت پائیگا یعنی ارادہ کریگا تو مجھے ایسا عذاب کریگا جو کسی کو نہ کیا ہوگا جب وہ مرگیا تو
اوسکے ساتھہ ایسا ہی کیا گیا اللہ نے زمین کو حکم دیا کہ جو کچہ تجہ مین ہے اوسکو جمع کردے
زمین نے ایسا ہی کیا وہ کہڑا ہوگیا اللہ نے پوچھا تجکو اس کام پر کسنے آمادہ کیا اوسنے کہا
خشیتک یا رب یا یون کہا مخافتک اللہ نے اوسکو بخشدیا ترمذی کا لفظ بسند حسن وغریب یون
ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے نکالو آگ سے اوس شخص کو جسنے یاد کیا مجکو ایک دن یا ڈرا مجسے کسی
جگہہ مین صحیحین کا لفظ یہ ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے جب ارادہ کرتا ہے بندہ میرا اس بات کا کہ کوئی
سیئہ کرے تو تم اوسکو نہ لکہو جب تک کہ عمل مین نہ لائے پہر اگر عمل مین لائے تو اوسکو مثل
اوسکے لکہو یعنی ایک ہی سیئہ اور اگر اوسکو میرے سبب سے چہوڑ دے تو تم ایک حسنہ لکہو الحدیث
ابن حبان کا لفظ یہ ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے مجکو قسم ہے میری عزت کی جمع نکرونگا مین اپنے
بندے پر دو خوف اور دو امن جب وہ مجسے دنیا مین ڈریگا تو امن دونگا مین اوسکو قیامت مین
اور جب امن مین رہیگا وہ دنیا مین تو ڈراؤنگا اوسکو قیامت مین ابن عباس کہتے ہین جب یہ آیت
اوتری یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم واہلیکم نارا وقودہا الناس والحجارۃ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب پر تلاوت کی ایک جوان بیہوش ہوکر گر پڑا حضرتؐ نے اوسکے
دل پر ہاتہہ رکہا وہ متحرک تہا فرمایا ای جوان کہہ لا الٰہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے اوسکو بشارت جنت کی دی اصحاب نے کہا ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیا یہ بشارت ہمارے درمیان مین ہے فرمایا تمنے یہ قول اللہ تعالیٰ کا نہین سنا ہے ذالک
لمن خاف مقامی وخاف وعید رواہ الحاکم وصححہ غرضکہ خوف بڑی نعمت ہے خوف
سے جنت ملتی ہے پہر جو کوئی خوف سے اللہ کے کوئی گناہ ترک کردیتا ہے اوسکو تو ضرور ہی
بہشت نصیب ہوتی ہے قرآن پاک مین فرمایا ہے فاما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوے
فان الجنۃ ہی الماوی یہ اللہ کا وعدہ ہے اوسکے وعدے مین تخلف نہین ہوسکتا ہو بلکہ

خائف کے لئے دو جنتون کا وعدہ بھی فرمایا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان گویا دار مدار
حصول نعیم جنت کا خوف وخشیت پر ہے اور کیون نہو کہ جسکو خشیت نہین ہے اوسکو معاصی و
آثام وسیئات صغائر وکبائر پر جراُت ہوتی ہے جسکو خوف دامنگیر حال ہوتا ہے وہ بہ نسبت
غیر خائف کے گناہ سے زیادہ بچتا ہے یہ خوف بہ نسبت عموم خلائق کے اہل علم کو زیادہ ہوتا
انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء مراد علماء سے اس جگہ وہ لوگ ہین جو عارف اسماء
وصفات الٰہی واحکام تشریعی اور تابع کتاب وسنت ہین اعتقاد وعمل مین گویا خوف کو انہین
مین منحصر فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ جو لوگ علماء سوء ہین یا تبع رائے مجرد وہ اس خشیت سے
بے بہرہ محض ہوتے ہین بلکہ جو رعونت وجراُت گناہون پر انکو ہوتی ہے وہ غیر کو بلکہ جہلاء
عوام کو نہین ہوتی ہے سو جبکہ یہ خشیت مخصوص باہل علم ٹھیری تو اب معلوم ہوا کہ جنت بھی
خاص انہین کا حصہ ہے اسلئے کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے ذلک لمن خشی ربہ یعنے جنت
واسطے اہل خشیت کے ہے اور اہل خشیت یہی اہل علم ہین تو جنت انہین کی میراث ٹھیری یا اوسکی جو کہ
انکے حکم مین ہے اہل تقوی وزہد واعمال صالحہ سے گو علم وعمل مین برابر انکے نہو اسلئے کہ دوستدار
صلحاء و اہل علم کا بھی درجہ آخرت مین ہمسان انکا ہوگا حدیث مین آیا ہے المرء مع من احب دوسرا
لفظ یہ ہے انت مع من احببت ای اللہ مین ایک ادنی مسلمان عاصی ہون نہ عالم ہون نہ خاشی
ہون مجھسے رات دن صدور معاصی کا یون ہوتا ہے جیسے مینہہ برستا ہو مین ہر چند چاہتا ہون
کہ اس ورطۂ سیئات سے کسی طرح علٰحدہ ہو کر تیرے ہی کام کا خالصاً مخلصاً ہو جاؤن مگر
نفس امارہ وتلبیس ابلیس ہر دم راہزن ہے بجز تیری توفیق کے کوئی رستہ نجات کا نظر نہین
آتا تو ہی ہر مشکل کا آسان کرنے والا ہے تو مجھکو سب سے منقطع کرکے اپنی طرف بلا لے سارے
کبائر وصغائر سے بچا کر کلمۂ توحید پر استقامت بخشکر خاتمہ بالخیر کر دنیا سے با ایمان صحیح
وسلامت اوٹھا کر تبعات قبر وبرزخ وآفات ہول محشر وتکلیفات موقف سے نجات دیکر نعیم
آخرت نصیب فرما وما ذلک علیک بعزیز الحمد للہ کہ آج روز پنجشنبہ بتواخت ۲ ساعت

اوّل روز یہ رسالہ مختصر کتاب مبسوط زواجر سے منتخب ہوکر بتاریخ بست ہشتم صفر ۱۳۱۲ ہجری قدسی کو تمام ہوا ختم اللہ لنا بالحسنیٰ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید رسلہ خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ وصلحاء امتہ اجمعین آمین ثم آمین ٭

خاتمہ کتاب مستطاب قواطع البشر

از تصنیف سید جمیل احمد صاحب

آسان نہین ہے حمد خدا مشکل ہے گویائی کی جا ہے نہ خموشی کا محل	توصیف رسول دوسرا مشکل ہے مشکل ہے بہر حال دلا مشکل ہے

اما بعد گوش شنوا کو بشارت ہے چشم بینا کو اشارت مشتقین کو مژدہ آئین کو صلا کہ ان دنون یہ کتاب ہدایت مآب فہرست معاصی گنہگاران گوشوارہ ذنوب سیہ کاران فاتح ابواب اتقا و پرہیزگاری ساتر ذرایع تردامنی ونکوہیدہ کاری ہمہ تن قبول سراپا اثر موسوم بہ قواطع البشر عن انواع الشر مطبع بلند نام مفید عام مین مزین بہ طبع ہوکر مطبوع طبائع اہل دین مرغوب خواطر کہین ومہین ہوئی ؎

نہ صرف لالہ دلسرین زنوبہار شگفت	کہ گل شگفت صنوبر شگفت انار شگفت

کیون نہو کسکی سعی کا نتیجہ ہے کسکا باندھا ہوا نقشہ ہے جسکی صورت دیکھے سے خدا یاد آئے پاس بیٹھے سے آدمی الشان بنجائے وہ ناموسون کا ناموس مسلمانون کا حامی غریبون کا ساتھ دینے والا بیکسون کا دل ہاتھ مین لینے والا متقیون کا دوستدار گنہگارون کا غمخوار

دین کی اشاعت مین سرگرم امور آخرت مین سخت معاملات دنیا مین نرم شرافت کی جان سیادت کا ایمان عاسیون کا پشت عالمون کا معتمد تفاخر کا اقبال اقبال کا افتخار سیدنا مولانا سید

محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر ادام اللہ اقبالہ ۵

کہتی ہے اوسے دیکھکے خلقت ہمہ ایسا ۔۔۔ دیکھا نہین سردار خدا کی قسم ایسا

ناظرین اس کتاب پر انصاف سے نظر فرمائین میرے ممدوح کی کثرت تحقیق وسعت نظر کی داد زبان پر لائین اسکا طرز تالیف سب سے جداگانہ ہے خوبی مین فرد خوش اسلوبی مین یگانہ ہے معجز راست گفتار ہے گنہگارون کے حالات سے خبر دار ہے کبائر متعلقہ ظاہر کو ایک ایک کرکے بتاتی ہے ایک ایک گناہ کی وعید سناتی ہے آیات و احادیث سے مملو ہے اب کسیکو کیا جائے گفتگو ہے گنہگار و خدا سے ڈرو توبہ کرکے متقی ہو ۵

اے گنہگارو یہی وقت ہے توبہ کرلو ۔۔۔ بند ہو جائیگا پھر باب اجابت دیکھو

خداوند کریم عامۂ مسلمین کو توفیق خیر عطا فرمائے قرب کبائر سے دور بھگائے صغائر کو سخت ذلات سے درگزر کرے ۵

معاف کر میرے جرمون کو رحم کر مجپر ۔۔۔ الہی تجھکو غفور الرحیم کہتے ہین

قطعہ تاریخ

بیان ہو کیا تیری نام آوری کا اے ممدوح ۔۔۔ ملی ہے ناموری تجھسے نامدارون کو

شمار ہو نہین سکتا تیرے فضائل کا ۔۔۔ کوئی بھی گن نہین سکتا فلک کے تارونکو

عزیز رکھے نہ کیونکر سبھی ہر ایک بشر ۔۔۔ وہ کون ہے جو نہ چاہے خدا کے پیارونکو

نکیون ہون خوش ترا دیدار دیکھکر دیندار ۔۔۔ فشاط عید سے ہوتا ہے روزہ دارونکو

سیادت و شرف و سروری و سرداری ۔۔۔ ہے فخر ذات مبارک پہ تیری چارون کا

تیرے زمانۂ بخشش مین آجتک ہمنے ۔۔۔ سنا نہین کبھی مایوس امیدوارون کو

دکھا رہا ہے تو وحدت میں جلوۂ کثرت
ہیں اب وہ تیری بدولت ہر ایک علم میں طاق

ہر ایک عالم میں یکسان سبکے مہارت ہے
جو غور تیری تصانیف کی تفصیل میں آج

لکھا ہے کیسا عدیم المثال یہ نامہ
ہوا کبائر ظاہر کا اس سے وہ اظہار

سکتے مبتلا جو معاصی ملا نیہ سب بے شرم
سنا یہ نامہ تو ایسے ڈر سے کہ شرمایا

نہیں کتاب یہ نسخہ ہے مو سیائی کا
لکھی جمیل نے تاریخ اسکے چھپنے کی

ق

ہزاروں فائدے اک تجھسے ہیں ہزاروں کو
نہ تھی تمیز الف وبا میں جن گنواروں کو

بلند و پست برابر ہے شہسواروں کو
ہے بیشمار مسائل یہ بیشماروں کو

جو خضر راہ ہدایت ہے دین شعاروں کو
کہ شرم آتی ہے سنکر گناہگاروں کو

خدا کا خوف نہ تھا کچھ خدا کے ماروں کو
گناہگاروں نے آج اتقا شعاروں کو

صلا ہے خنجر عصیان کے دل فگاروں کو
ملی یہ شمع ہدایت سیاہکاروں کو

سنہ ۱۳ ھ

دیگر

جمیل اس رسالہ میں قوم ہے سب
جو تاریخ چھپنے کی مدنظر ہے

کبائر سے ہیں جتنے عصیان ظاہر
تو کہدے بجے بسط گناہان ظاہر

۱۳ ھ سہ

صحتنامہ قواطع الشمر

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳	۲	تو وہ	تو وہ تو	۸	۱۴	ھم	ھمہ
۴	۱۰	غافلات کو	غافلات کو عقوق والدین	۹	۵	عبارہ	عبارہ
۵	۱۸	یلبق	یلیق	″	۷	انسیان	نسیان

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
۱۲	۱۴	رسیان	رسیاں	۵۲	۱۳	ماآپ	یاآپ
۲	۳	مأاَئی	رأی	〃	۱۱	اوسکو	ادسکو
۲۲	۷	متشہات	متشمعات	۵۷	۹	الحرات	الحارث
۲۳	۱۹	گدوہ	〃	〃	۱۳	سیں ہے	سیں ہیں
۱	۲	وقت	〃	〃	۱۰	تھا	پر
۲۷	۲	یقیل	یقبل	۵۸	۵	وکر	اگرچہ ذکر
〃	۸	الشی	السی	〃	۱۲	حرالم	حرم
۳۲	۱	ممت	حبت	۵۹	۱۰	دیتے	دیتے ہیں
〃	۱۳	روایت	〃	۲	۱۲	بنالے	بتالے
۳۵	۵	ہلال	ملال	۲۳	۲	اقوال	〃
۳۷	۲	جبد	عقد	〃	〃	یاساری اقوال میں	یاترلنا ہے
〃	۸	ناالعبو	ناالعوا	۲۷	۹	وغیرہا	وغیرہ
۴۰	۱	میگہ	سیئہ	〃	۱۱	لعبہ	کعبہ
۴۳	۱	کما	کہا	۲۸	۹	القضار	القضاۃ
〃	۵	جالبت	جاہلیت	۴۰	۳	تحذیر	تخدیر
۴۵	۱۹	تمیمتہ	تمیمتہ	〃	۴	عریدہ	عریدہ
۴۰	۲	سواللہ	واللہ	۴۱	۲	تحذیر	تعزیر
۴۹	۱۸	رویہ	رویہ	〃	۱۰	والمترویۃ	والمتردیۃ
۵۱	۱۵	ححنر	تحیر	۴۲	۲	طواغیست	طواغیت
۵۲	۱۳	اسلی	اسی التی	〃	۲۰	بادرخت	یادرخت

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷۵	۱۷	دست بدست بیچنا	بیچنا لکن ایک کے لئے مین مجلس سے تاخیر یا تخایر کرنا
〃	〃	〃	
۷۶	۱۹	ردّسی	ردّی
〃	〃	بہیچکر	بیچکر
۷۹	۲۱	انتہی	اتنی
۸۱	۱۸	یا ہاتھہ امرد کے جو مجبور کریگا یا ہاتھہ	یا امرد کا اوسکے یا ہاتھہ جو مجبور کریگا یا کنیز
〃	〃	جو بیٹی سمجھا جائیگی	اوسکے ہاتھہ جو اوس کی حرام کرائیگا
〃	〃	〃	
۸۱	۱۹	یا ہاتھہ واسطے اہل حرب کے	یا ہتھیار بیچنا ہاتھہ اہل حرب کے
〃	〃		
۸۲	۱	بنائیگا	〃
〃	۴	دینہ	دینی
〃	۹	پہ ہے	پر سے ہے
〃	۱۲	احرار	اضرار
۸۳	۵	مگر	مگر
۸۴	۱۱	للمطفقین	للمطففین
	۱۲	ہجالے	بچالے
۸۶	۲	فرض	قرض
۹۳	۱۴	ہجو اوس	ہوا اوس
۹۶	۱۱	حفیف	خفیف

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۰۲	۱۲	اور ہیز	اور لمز
۱۰۳	۷	بنمیم	بنمیم صاع للخیر معتدا ثیم
۱۱۲	۱	اجماع کا	اجماع
۱۱۵	۸	حق	احق
۱۱۶	۱۵	حرام	حرام
۱۱۸	۱۴	اور لاٹھی	لاٹھی
۱۲۰	۴	خزیمۃ	خزیمۃ
۱۲۲	۱۰	ای قحبہ	ای قحبہ ای لوطیہ یابنت الزنا
۱۲۲	۱۱	یابنت الزنا	〃
〃	۱۲	ولوطیہ	〃
۱۲۸	۴	مین سے	سے
۱۳۰	۱۱	ولھم و	ولھم
〃	۱۲	ہے کہ	یہ ہے کہ
۱۳۳	۱۰	نکالما	فکانما
۱۳۸	۱۲	لقف	تقف
۱۳۹	۹	نغیر	تغیر
۱۴۱	۱۴	جسر	جسر
۱۴۲	۱	لعنت ہے	〃
۱۴۳	۱۷	بگفر	یکفر

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۳۵	۱۵	لاتقذاو	لاتقدوا
۱۳۶	۱۱	ہبار	ہبار
۱۵۳	۳	اورمسکر	یااورمسکر
〃	۶	دیہا	دیکھا
۱۵۷	۱	ماگنا	جاگنا
۱۶۰	۵	لما	بجا
۱۶۵	۱۳	دیں اسلام	دشمن اسلام
۱۶۷	۶	حدیث	وحدیث
۱۷	۴	وجود	وجوہ
۱۷۸	۱۱	صوات	مترفناصوات
۱۷۹	۱۲	التسیب	التتبیب
۱۸۱	〃	یبوداو	یعودوا
۱۸۲	۱۳	صدم	عزم عدم
۱۸۳	۱۴	الزندقنہ	الزندقۃ
۱۸۵	۱۱	تخص کا	شخص پر
۱۸۸	۲	زلفا	وزلفا
〃	۷	صین	حین
۱۸۹	۲۰	نھے	دیکھے